حمید ویشالوی

توشۂ آخرت

مرتب
ظفر انصاری ظفر

توشۂ آخرت

حمید ویشالوی

مرتب

ظفر انصاری ظفرؔ

نام کتاب	:	توشۂ آخرت
مصنف کا نام	:	عبدالحمید انصاری
قلمی نام	:	حمیؔد ویشالوی
ولد	:	نور محمد انصاری
تلمیذ	:	علی احمد خاں یکتاؔ کلکتوی
پیدائش	:	۱۹۳۴ء (موضع چھپرہ خرد، ضلع ویشالی، بہار)
وفات	:	یکم اپریل ۲۰۰۵ء، صبح پانچ بجے، بروز جمعہ (چھپرہ خرد)
تصانیف	:	تجسس، مجموعۂ غزلیات وقطعات (۱۹۹۴ء)
		یادگار اولیاء (زیر طبع)

ناشر	:	نعت مرکز بہار، پٹنہ
©	:	ظفؔر انصاری ظفر
کمپوزنگ	:	ریاض الدین
سال اشاعت	:	2006
ایم ۔ ایس ۔ پرنٹرس	:	9313987551
ہدیہ	:	

کتاب ملنے کا پتہ

پٹنہ بک سنٹر، بی. ایم. داس روڈ پٹنہ-۴

TOSHA-E-AAKHRAT

BY

Hameed Vaishalwi

Compiled by Zafar Ansari Zafar

2006

انتساب

بنام

رہبرِ راہِ طریقت، قاطعِ شرک
و بدعت، غوثِ زماں، شیخ المشائخ
حضرتِ تیغ علی رحمہ اللہ

یہ نہیں کہ صرف ایک انتساب تیرے نام
زندگی کا سارا رنگ، سارا خواب تیرے نام

ترتیب

ہزاروں جبرئیل الجھے ہوئے ہیں گردِ منزل میں
نہ جانے کس بلندی پر ہے کاشانہ محمد کا

علاّمہ آرزو سہارن پوری

ترتیب

۱- تو سب کا نگہبان ہے، تو سب کا خدا ہے
۲- کوئی ہم سر ہی نہیں خلق میں شاہا تیرا
۳- فہم سے باہر ہے رتبہ سرورِ کونین کا
۴- عشقِ نبیؐ نے میرا مقدر بنا دیا
۵- مسلمانو! درِ خیر الوریٰ چھوٹا تو سب چھوٹا
۶- کس طرح خوف ہو مجھے یوم النشور کا
۷- عشقِ محبوبِ خدا میں جو فنا ہو جائے گا
۸- کرم کی ہو نظر مجھ پر مکینِ گنبدِ خضریٰ
۹- کیا سمجھ پائے کوئی رتبہ رسول اللہ کا
۱۰- نمایاں ہے ہر ایک شئے سے مرے سرکار کا جلوہ
۱۱- یہاں دنیا نہیں ملتی ہے یا عقبیٰ نہیں ملتا
۱۲- کردوں دل و جگر کو میں قربانِ مصطفےٰ
۱۳- حاجیو جا کے تم حال میرا، دونوں عالم کے سرور سے کہنا
۱۴- بپا ہو گا ہنگامۂ روزِ محشر تو اس کے سوا اور کیا مانگ لوں گا
۱۵- بزمِ انسانیت جگمگانے لگی، ہر بشر میں شعورِ وفا آ گیا
۱۶- دل سے جب یا محمدؐ پکارا
۱۷- درِ مولا پہ سر اپنا جھکا لے جس کا جی چاہے
۱۸- نظر ہے طالبِ دیدار یا رسول اللہ
۱۹- کروں کیا آپ کی مدحت سرائی یا رسول اللہ
۲۰- سہارا دیجئے، ہیں بے سہارا یا رسول اللہ

۲۱- اے ذوقِ طلب میں طیبہ میں پہنچوں گا کبھی انشاءاللہ
۲۲- ہیں میرے نبی محبوب خدا سبحان اللہ سبحان اللہ
۲۳- مدینے کی دلکش فضا اللہ اللہ
۲۴- مبارک ہو اے زائرو ہو مبارک، تمہیں خانۂ کبریا کی زیارت
۲۵- نورِ ذاتِ خدا، خاتم الانبیا ہیں مرے مصطفٰے مرحبا مرحبا
۲۶- گلِ باغِ جنت سے بہتر ہے بے شک، ہماری نگاہوں میں خارِ مدینہ
۲۷- کیا بتاؤں میں کیا ہے مدینہ، خلد سے بھی سوا ہے مدینہ
۲۸- حالِ دل میرا بے حد ہے ابتر، مجھ پہ ہو اک نظر یا محمد
۲۹- شہرت کی تمنا ہے نہ کچھ نام سے مطلب
۳۰- محبوبِ ربِّ اکبر صلِّ علیٰ محمدؐ
۳۱- مرے دل کو ہے آرزوئے محمدؐ
۳۲- آجائے نظر جلوۂ رخسارِ محمدؐ
۳۳- کیا بتاؤں میں کیا ہیں محمدؐ
۳۴- حبیبِ خدا بن کے آئے محمدؐ
۳۵- زمانے کے حاجت روا ہیں محمدؐ
۳۶- آپ ہیں دلبرِ خدا صلِّ علیٰ محمدؐ
۳۷- نہ دیں آپ جس کو سہارے محمدؐ
۳۸- گزرتی ہے جو کچھ خدا جانتا ہے، اسے کیا کروں میں بیاں یا محمدؐ
۳۹- کوئی پہنچا نہ پہنچے گا وہاں تک
۴۰- دل سے محبوبِ یزداں پہ لاکھوں سلام
۴۱- حکمِ خدا فرمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
۴۲- ہے عقل وفہم سے باہر مقامِ شاہِ اممؐ
۴۳- سر کے بل جانبِ طیبہ جائیں گے ہم

۴۴- ان کے ملنے سے ملے گا حشر میں کوثر کا جام

۴۵- عرب کی سرزمیں اللہ اکبر

۴۶- یقیناً ہے اسی کو عشق میں قربِ خدا حاصل

۴۷- حق شناس، حق آشنا، حق بیں ہوا جاتا ہے دل

۴۸- خوشی سے اہلِ محشر سب مچل جائیں گے محشر میں

۴۹- ہے خواب گاہِ شہِ بحر و بر مدینے میں

۵۰- زمیں سے عرش کا زینہ تلاش کرتا ہوں

۵۱- ثنائے حبیبِ خدا کر رہا ہوں

۵۲- میں کیا بتاؤں کیا ہے حلیمہ کی گود میں

۵۳- جو ہیں نبیوں میں معراج والے نبی، مجھ کو ان کے سہارے ملے ہیں

۵۴- کوئی بھی خلقِ خدا میں آپ سے بڑھ کر نہیں

۵۵- یارب یہ التجا ہے تری بارگاہ میں

۵۶- نازاں ہے جن پہ عرشِ بریں آپ ہی تو ہیں

۵۷- لاکھ سجدے کرو بھی تو کیا فائدہ، جب میسر تمہیں حق کی قربت نہیں

۵۸- سر گروہِ پیمبر کہاں ہیں، دلبرِ ربِ اکبر کہاں ہیں

۵۹- فلک پر شور ہے خیر الوریٰ تشریف لاتے ہیں

۶۰- وہ ہرگز مل نہیں سکتا کبھی عیش و مسرت میں

۶۱- خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام ہے کہ نہیں؟

۶۲- شورِ صلِّ علیٰ ہے فلک پر، آج خیر الانام آرہے ہیں

۶۳- کیا بتاؤں تمہیں، کیا نگاہوں میں ہے

۶۴- طالبِ رحم ہوں سرکار مدینے والے

۶۵- خدا سے مخاطب حبیبِ خدا ہے

۶۶- سر کے بل جاؤں گا میں، اگر لے گیا سوئے طیبہ مقدر، ارادہ تو ہے

۶۷- شفیع المذنبیں آئے ،حبیبِ کردگار آئے

۶۸- تصدق مرا ان پہ دل اور جگر ہے

۶۹- بحمد اللہ دنیا میں انیسِ بے کساں آئے

۷۰- ذاتِ پاکِ حبیبِ خدا سے ،خلق میں کوئی بڑھ کر نہیں ہے

۷۱- یوں ہونے کو سرِ محشر ہزاروں پیشوا ہوں گے

۷۲- نہ مجھے دعا کی تلاش ہے، نہ مجھے دوا کی تلاش ہے

۷۳- ہے ادھر باغِ خلدِ بریں منتظر، عاشقانِ حبیبِ خدا کے لئے

۷۴- کرم یہ خاص ہے ان کا جو وہ سوئے زمیں آئے

۷۵- اس کو ہر مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہے

۷۶- بحمد اللہ کرم گستر کا دامن ہاتھ آیا ہے

۷۷- شرک و بدعت سمجھ کر جو تم نے ،مصطفٰے کو پکارا نہیں ہے

۷۸- رحمتوں کے خزینے کی کیا بات ہے

۷۹- ہیں محبوبِ خدا، خیر الوریٰ ، یہ بھی حقیقت ہے

۸۰- یا حبیبِ کبریا یہ آپ سے فریاد ہے

۸۱- عشقِ محبوبِ خدا دل میں چھپا رکھا ہے

۸۲- دنیا سے جاؤں گا یہی تحفہ لئے ہوئے

۸۳- بھیک دیتے ہوئے رحمتوں کی، آمنہ کے دلارے ملیں گے

۸۴- حاجیوں نے کعبے کو ہر طرف سے گھیرا ہے

۸۵- کیوں مرے دل ہی پہ الزامِ تمنائی ہے

۸۶- بانئ دینِ وحدت کی کیا بات ہے

۸۷- بیخودئ شوق سے یہ کام لینا چاہئے

۸۸- دل کی محفل سجائے بہت دن ہوئے ،ان کو اپنا بنائے بہت دن ہوئے

۸۹- وہاں کی زمیں خلد سے بھی سوا ہے

۹۰- ضبط کی بھی کوئی انتہا ہے، ضبط کا کوئی یارا نہیں ہے

۹۱- کفر و ظلمت کو زمانے سے مٹانے آ گئے

۹۲- سرورِ کونین، ختم المرسلیں پیدا ہوئے

۹۳- ہر شئے پہ حکومت ہے، کیا فرماں روائی ہے

۹۴- شمعِ بزمِ دو عالم مدینے میں ہے

۹۵- کیا بتائیں درِ سرکار سے کیا ملتا ہے

۹۶- آپؐ کے جلوے سے مانوس نظر ہو جائے

۹۷- زمانہ جن کو کہتا ہے حبیبِ کبریا، سمجھے!

۹۸- فراقِ نبیؐ میں دلِ مضطرب کو، مزہ زندگانی کا آنے لگا ہے

۹۹- کیوں نہ ہو جاؤں میں قربانِ رسول عربیؐ

۱۰۰- جب ہوئی فخرِ انساں کی جلوہ گری، قلبِ انساں میں انسانیت جاگ اٹھی

۱۰۱- قیدِ ہستی سے اس کو رہائی ملی، دونوں عالم کی فرماں روائی ملی

۱۰۲- حسابِ حشر سے سمجھوں گا میں نجات ملی

۱۰۳- بحمدِ اللہ زمیں پر آسماں کی بات آ پہنچی

۱۰۴- دینِ فطرت کی لذّت ملے گی، رونقِ باغِ جنّت ملے گی

۱۰۵- جب شہِ بحر و بر کا خیال آ گیا، زندگی میں نئی اک بہار آ گئی

۱۰۶- جب جہاں میں حبیبِ خدا آ گئے، روح پرور جہاں کی فضا ہو گئی

۱۰۷- سارے نبیوں سے جدا شانِ نبوت تیری

۱۰۸- اپنے رب کا دلارا ہمارا نبیؐ

۱۰۹- دونوں عالم کے سرور ہیں میرے نبیؐ

۱۱۰- پورا ہو جائے ارمان دل کا، دیکھ لوں میں بہارِ مدینہ

۱۱۱- درِ مصطفٰےؐ پہ جاتے تو کچھ اور بات ہوتی

۱۱۲- اے جلوۂ رخسارِ پیمبر ترے آگے

۱۱۳- کب میں دیر و حرم چاہتا ہوں، کب میں باغِ ارم چاہتا ہوں

۱۱۴- ہے دیوانہ دلِ محزوں مرا، اس جانِ رحمت کا

۱۱۵- شہنشاہی سے بڑھ کر آپ کے در کی گدائی ہے

۱۱۶- افسرِ انبیا آرہے ہیں، مالکِ دوسرا آرہے ہیں

۱۱۷- سرورِ انبیا ہیں محمدؐ، رہبرِ حق نما ہیں محمدؐ

۱۱۸- ناز ہے اپنی قسمت پہ مجھ کو، میری عظمت کا کیا پوچھنا ہے

۱۱۹- کیا بتاؤں میں کیا ہیں مرے مصطفیٰ

۱۲۰- رہبرِ حق نما مل گئے ہیں، سرورِ انبیا مل گئے ہیں

۱۲۱- تقویٰ نہ مجھ کو زہد و عبادت پہ ناز ہے

۱۲۲- جس دل کو مصطفیٰ کی محبت نصیب ہے

۱۲۳- مظہرِ ذاتِ پاکِ خدا نور ہے

۱۲۴- یا نبی سارے عالم کی جاں آپ ہیں

۱۲۵- بعد خالق ہی ہے جب سرکار کا رتبہ شریعت

۱۲۶- بزمِ عالم میں یہ شہرت ہے رسول اللہ کی

۱۲۷- مومنو کرنا کبھی ایسی نہ بھول

۱۲۸- مرا دل ہے شیدا رسولِ خدا کا

۱۲۹- تم اگر ہو غلامِ رسول

۱۳۰- کوئی ثانی نہیں سرکار کا تم کیا سمجھتے ہو

۱۳۱- ہے لقب جن کا دنیا میں خیر الانام، ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

۱۳۲- تمنا ہے نورِ خدا دیکھ لیتے

۱۳۳- وہ پرتوِ رخسارِ شہِ جن و بشر ہے

۱۳۴- ہم نشینو! دردِ عصیاں کی دوا کرتے رہو

۱۳۵- دہر میں جس نے جلایا شانِ وحدت کا چراغ

۱۳۶- قربِ حق عشقِ محمد کے سوا ملتا نہیں

۱۳۷- شبِ معراج

۱۳۸- سواری آ گئی

۱۳۹- یا محمد حبیبِ خدا آپ ہیں

۱۴۰- محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

۱۴۱- آئینۂ جمالِ خدا آپؐ ہی تو ہیں

۱۴۲- سارے عالم کا ہے تو پرودگار

۱۴۳- خدائے پاک کا فرمان دیکھو

۱۴۴- غلامِ احمدِ مختار ہوں میں

۱۴۵- ہر دلِ مضطر کے ارماں کی جھلک

۱۴۶- نماز پڑھنے کی فرصت نہیں، تعجب ہے!

۱۴۷- جس کو سرکار سے الفت ہے ہمیشہ کے لئے

۱۴۸- یہ میلاد النبیؐ ہے ساقیِ کوثر کی محفل ہے

۱۴۹- جو شاہِ مدینہ کا طلب گار نہیں ہے

۱۵۰- روشنی مجھ کو دکھا ظلمت میں ہوں

۱۵۱- کس طرح عقل سے سمجھے گا کوئی شانِ رسول

۱۵۲- آپ ہیں محبوبِ رب، اس میں نہیں کوئی کلام

۱۵۳- نہ عالم ہوں، نہ تو زردار ہوں میں

۱۵۴- رحمتوں کا خزینہ بنا لیجئے

۱۵۵- حسنِ محبوبِ خدا ہے بے مثال

۱۵۶- زندگی بھر کی دعاؤں کا اثر اچھا رہا

۱۵۷- مجھے عرشِ اعظم کا زینہ ملا ہے

۱۵۸- ترے محبوب کا کلمہ ہو یارب مشغلہ اپنا

۱۵۹- یہی فریاد ہے تجھ سے، یہی ہے التجا میری

۱۶۰- یہی ارمان ہے یارب، مجھے ایسا نظر آئے

معروضات

ایں سعادت بہ زورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

الحمدللہ کہ استاذیٔ مکرم حضرت عبدالحمید صاحب، حمیدؔ ویشالوی مرحوم و مغفور کا نعتیہ مجموعۂ کلام مسمّٰی بہ توشۂ آخرت صاحبان ذوق و عاشقانِ رسولِ معظم ؐ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔ حضرت استاذیٔ مرحوم و مغفور کی یہ تمنّا تھی کہ اُن کا مجموعۂ نعت اُن کے تاحینِ حیات ہی زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر اشاعت پذیر ہو جائے مگر اُن کے ناگفتہ بہ معاشی و اقتصادی حالات کے پیشِ نظر ان کی یہ تمنا برگ و بار نہ لا پائی۔ میں اس جانب سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک خبر ملی کہ وہ اس عالم گیتی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ کر چل دیے۔ جب اُن کے سانحۂ ارتحال و وفاتِ حسرت آیات کی خبر ملی تو دل کو گہرا صدمہ پہنچا، جس کا اظہار لفظوں میں کرنا میرے لئے ممکن نہیں۔ کاش! یہ مجموعہ اُن کے جیتے جی شائع ہو جاتا۔ مگر خیر، خدا جو کرتا ہے، ٹھیک ہی کرتا ہے۔

حضرت استاذیٔ مرحوم و مغفور تعلیم و تعلم کے اعتبار سے بالکل تہی مایہ تھے، باوجود اس کے ان کے اندر گہرا فنی شعور موجود تھا جس کا اظہار ان کی شاعری میں بحُسن و خوبی ہوا ہے۔ زبان و بیان کی جو خوبیاں ان کے یہاں موجود ہیں وہ اردو کے کم ہی نعت گو شعرا کے یہاں ملیں گی۔ علاوہ ازیں لازمۂ فن نعت یعنی جوش اور ہوش اور محبت و شریعت کے درمیان اعتدال و توازن ان کی شاعری کو امتیاز و اختصاص بخشتا ہے۔ انہوں نے اپنی نعتوں میں کے لئے ایسی شگفتہ زمینوں اور مترنم بحور کا انتخاب کیا ہے جن کی وجہ سے ان کی ان نعتوں کو پڑھتے ہی ذہن و دل پر کیف و مستی کا عالم طاری ہو جاتا

ہے اور عشق رسول کے جذبے میں شدت پیدا ہونے لگتی ہے۔ موضوع کے اعتبار سے ان کے اکثر و بیشتر نعتیہ اشعار قرآن و حدیث کی شرح معلوم ہوتے ہیں اور فن نعت گوئی سے متعلق میرا یہ عقیدہ ہے کہ وہی اشعار لائقِ اعتنا ہیں جن کا تعلق آیاتِ قرآنی و احادیثِ نبوی سے ہو یا جن کے احقاق کے لئے دینی نصوص موجود ہوں۔ حضور اکرم سے محبت کا اظہار اسی انداز میں ہونا چاہئے جس کی اجازت شریعت اسلام نے دی ہے اور جس کے حامل صحابۂ کرام وصوفیائے عظام وائمۂ دین متین تھے۔ اگر محبت رسول کا جذبہ دائرۂ اسلام سے متجاوز کر جاتا ہے تو اس کا احتساب بھی ضروری ہے۔

بہر حال، یہ حقیقت ہے کہ دور حاضر میں ایسی شخصیات کی کمی بڑی شدت کے ساتھ کھٹکتی ہے جن کی زندگی عشقِ رسول کے سانچے میں پوری طرح ڈھلی ہو، حالانکہ زندگی کا مقصد یہی ہونا چاہئے، کیوں کہ خالقِ حیات وکائنات کی رضا اسی میں ہے۔ فرمان ربانی ہے: ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ۔ عشق رسول کے سلسلے میں یہ دعویٰ بھی کسی دلیل کا محتاج نہیں کہ عشق رسول کا راز لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ میں پوشیدہ ہے۔

مجھے استاذیٔ مرحوم ومغفور کی صحبت میں برسوں رہنے کا اتفاق ہوا ہے اور میں نے ان کے شب وروز کے معمولات کو بڑے قریب سے دیکھا ہے۔ صبر وشکر اور تسلیم و رضا کی خو ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ وہ ایک صاحب عرفاں وصوفی منش انسان تھے۔ ان کی ذات عشقِ رسول کا آئینہ تھی۔ اس پر مستزاد یہ کہ انہوں نے جذبۂ عشق سے معمور نعتیہ اشعار بھی کہے ہیں۔ ان کی نعتیہ شاعری حضورِ پرنور محسن اعظمؐ کی ذاتِ بابرکات سے محبت کی بین وواثق دلیل ہے۔ جب تک ان کی شاعری موجود رہے گی، ان کے عشق کا افسانہ تازہ رہے گا اور اس افسانۂ روح افزا سے پروانۂ شمعِ رسالت اپنی قندیلِ عقیدت روشن کرتے رہیں گے۔ حمید ویشالوی بظاہر وفات پا چکے ہیں لیکن بہ معنی ان کی موت ہرگز ہرگز نہیں ہوئی ہے۔ یوں بھی مومن کی حقیقی موت نہیں

ہوتی کیوں کہ اس کا دل عشق سے لبریز ہوتا ہے اور بقول حافظؔ ؎

ہرگز نمیرد آں کہ دلش زندہ شد بہ عشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

میں اس مجموعۂ کلام میں استاذیٔ مرحوم و مغفور کی نعتیہ شاعری سے متعلق اپنی رائے شامل کرنا مناسب نہیں سمجھتا ہوں کیوں کہ اس سے متعلق عہدِ رواں کے جید علمائے دین و ماہرینِ ادب کی آرا موجود ہیں، حالانکہ بندۂ ناچیز کے پاس ان کی نعتیہ شاعری سے متعلق تحریر وجود میں آچکی ہے۔ اس سلسلے میں میری صرف یہ دعا ہے کہ ان کا یہ مجموعۂ کلام اسم بامسمّٰی ثابت ہو، ان کا عشق رسول ان کے کام آئے اور اس کے طفیل میں باری تعالیٰ ان کی تقصیرات و تساہمات کو بخش کر انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، ساتھ ہی ان کے عشقِ رسول کے طفیل میں میری نجات کا سامان بھی مہیّا ہو جائے۔ آمین!

اس کتاب کی اشاعت کے مسعود و میمون موقع پر اپنے دوستوں میں خورشید احمد (انجینئر) مامون رشید مولانا محمد شیث ادریس تیمی اور عبدالواسع تیمی کو یاد کرنا خوشگوار فریضہ تصور کرتا ہوں جو مولانائے موصوف سے غایت درجے کی عقیدت رکھتے ہیں اور جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت و طباعت کی تشویق و تحریک میرے اندر پیدا کی ساتھ ہی مالی تعاون سے بھی نوازا۔ اس کارِ خیر کے لئے اللہ تعالیٰ انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے آمین!

ظفر انصاری ظفرؔ

۱۴ مئی ۲۰۰۵ء جواہر لال نہرو یونیورسٹی، نئی دہلی

تاثر

حضرت مولانا سید محمد شمس الحق
شیخ الحدیث، جامعہ رحمانی، مونگیر

جناب حمید صاحب کو میں بہت پہلے سے جانتا ہوں۔ وہ میرے پڑوسی ہیں۔ لیکن ان کا مجموعۂ نعت مسمّٰی بہ توشۂ آخرت پڑھ کر ایک جدید تعارف ہوا کہ ماشاء اللہ آپ بہترین نعت گو شاعر بھی ہیں۔ ان کے مجموعۂ کلام کو جستہ جستہ دیکھا، جس میں والہانہ جذبات کے ساتھ رسول پاک ﷺ کی توصیف کی گئی ہے۔ الفاظ کی نشست، زبان کی سلاست اور طرزِ ادا کی پاکیزگی قابل تحسین ہے۔ حمید ویشالوی کی نعت کو پڑھ کر زائرِ حرم حمید صدیقی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

مجھے پوری توقع ہے کہ یہ مجموعہ ارباب ذوق کے حلقہ میں دلچسپی سے پڑھا جائے گا اور انشاء اللہ حمید صاحب کے لئے نعت رسول کا یہ مجموعہ توشۂ آخرت ثابت ہوگا۔

تقدیم

حضرت مولانا حسن رضا خان
(پی ایچ .ڈی)
ڈائریکٹر ادارہ تحقیقات عربی و فارسی، پٹنہ

وہ سارے حرف جو لوح ازل پہ روشن ہیں
میں لکھ رہا ہوں وہی کچھ شکستہ کاغذ پر

قلم کی حرمت بہت لکھنے میں نہیں بلکہ سچ لکھنے میں ہے۔ موضوع کے تقاضے جب تک جذبہ نہ بن جائیں، قلم کیسے اٹھے۔ یہ کیفیت میرا ایمان ہے۔ مرحلہ لکھنا نہیں ہے۔ مرحلہ جذبے کا رقص میں آنا ہے۔ معاشرتی تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے لکھنا بہت آسان ہے۔ جذبے کو زبان دینا بہت مشکل ہے۔ میں ایک عجیب سی کشمکش میں ہوں جس سے میرا ممدوح بھی واقف نہیں۔ موضوع کی رفعت وہ ہے جس سے آرام جاں ہی نہیں بلکہ رشتۂ جاں قائم ہے۔ دوسری طرف ایک کم نہاد بندۂ عاجز۔

ویشالی کے شعری منظرنامے پر ابھرنے والے شعرا میں حمید ویشالوی ایک ایسا نام ہے جسے سزاوارِ اعتنا سمجھنا چاہئے۔ ویشالی جیسے محدود وسائل اور تعلیمی بے بضاعت مقام پر حمید جیسے شاعر کا معرض وجود میں آنا ایک خوشگوار تاریخ مرتب کرنے کے مترادف ہے۔

حمید ویشالوی کے نعتیہ مجموعے کو دیکھنے کے بعد یہ بات یقین کے اجالے میں آجاتی ہے کہ قدم قدم پر معاشرے کی اصلاح اور تزکیۂ نفس کا جذبہ موجود ہے۔ ان کے اشعار کے مطالعہ سے یہ باور کرنا ضروری ہوجاتا ہے کہ زبان پر قدرت ہے، موضوع

میں ندرت ہے اور استعارہ وتشبیہات کے اعتبار سے باکمال شعرا کا عکس ان کے اشعار میں ازخود بغیر کسی شعوری کوشش کے در آیا ہے۔ تسنیم و کوثر سے دھلی ہوئی زبان اور ملکوتی انداز بیان نے متانت اور وقار بخشا ہے۔

رسول اکرمؐ سے محبت و وابستگی حاصل دین ہے، پیمانۂ ایمان ہے اور اخلاص وصداقت کا معیار ہے۔ یہ تعلق جس قدر پختہ، گہرا اور راسخ ہوگا اسی درجہ اشعار میں بالیدگی اور شیفتگی کا جلوہ نظر آئے گا۔ حمید ویشالوی کی نعتیہ شاعری صرف شاعری نہیں ہے بلکہ ان کی زندگی کی جلوہ گری اور عشق رسولؐ میں سرشار توانائی کا ہر قدم پر اظہار ہے جس سے پڑھنے والے اور سننے والے کے جذبات رقص میں آجاتے ہیں۔

حضورؐ کی نعت میں سب سے پہلے جس نے زبان کھولی وہ آنحضرتؐ کے عم نامدار ابو طالب کا اسم گرامی ہے۔ اس زمانے میں شعر کی بڑی اہمیت تھی۔ جس کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ چند شعر ایک بڑی جنگ کی آگ بھڑکا سکتے تھے یا لگی ہوئی آگ کو بجھا سکتے تھے۔ اشعار اس زمانے میں اشتہار کا درجہ رکھتے تھے اور اکثر ان سے وہ کام لیا جاتا تھا جو موجودہ زمانے میں وسائل اطلاعات (information media) سے لیا جاتا ہے۔

حضرت ابو طالب کے اشعار میں سے صرف ایک شعر پر اکتفا کرتا ہوں۔ وہ فرماتے ہیں۔

وابیض یُستسقیٰ الغمامُ بوجہِهٖ
ثِمالُ الیتامیٰ عصمةُ للأ رامِل

اس شعر میں دو لفظ ثمال اور عصمة کے آئے ہیں۔ ثمال. فریادرس، سہارا، جس پر شدت اور مصیبت کے وقت بھروسہ کیا جائے۔ لسان عرب میں اس کی مثال یہ

دی گئی ہے کہ فلاں قوم فلاں قوم کا ثمال ہے یعنی اس کا ایسا ستون ہے جس پر اس کی عمارت قائم ہے۔ ابو طالب کے شعر میں نبیِ کریم کو ثمال الیتامیٰ کہا گیا ہے، یعنی بے سہارا لوگوں کے آپ ہی سہارا ہیں جن کی خبر گیری بھی آپ کرتے ہیں اور ان کی صلاحیتوں کو ابھار کر بروے کار لاتے ہیں۔ گویا آپ sustainer ہیں۔

پہلے مصرع میں رسول کریمؐ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آپ کی ذات ایسی بابرکت ہے کہ آپ کے چہرۂ انور کے صدقے میں بارش طلب کی جاتی ہے۔ بارش سے سب سیراب ہوتے ہیں۔ دوست دشمن سب کی کھیتی نہال ہوتی ہے۔ گویا آپ کا وجود پاک ہر ایک کے لئے رحمت ہے۔ ابن نباتہ مصری جو خود ایک صاحب ذوق بلند پا ادیب ہیں، کہتے ہیں کہ یستسقیٰ الغمامة کو بجائے مجہول کے معروف کے صیغے سے پڑھتا ہوں[1] یعنی یستسقی الغمامة جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ خود بادل آپ کے چہرۂ انور کے صدقے برسنے کی اجازت چاہتا ہے۔

اس شعر کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ رسول اللہ کی طرف سے سند قبولیت مل چکی ہے۔

اردو نعت گو شعرا میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی کا ایک بلند پایہ مقام ہے۔ انہوں نے فرمایا ''نعت لکھنا تلوار کی دھار پر چلنا ہے، آگے بڑھے تو الوہیت میں جا ملے اور پیچھے ہٹے تو تنقیص نبوت کے مرتکب ہوئے۔'' الحمدللہ کہ حمید ویشالوی ہر ہر قدم پر محفوظ اور سلامت روی سے گزرتے نظر آتے ہیں۔ گویا رب نے ان کو اپنی حفاظت کرم میں لے لیا ہے۔

بڑی مسرت کا مقام ہے کہ جناب ظفر انصاری ظفؔر کی قسمت میں اس مجموعۂ نعت کے ایڈٹ کا موقع ملا اور ان کو اس محبوب موضوع پر قلم اٹھانے کی توفیق نصیب

---

[1] عمر النابلسی۔ دیوان نباتہ طبع قاہرہ ۱۳۴۲ھ صفحہ ۸

ہوئی۔ظفر انصاری ظفرؔ خود ایک صاحب ذوق ادیب ہیں، پختہ کار ناقد ہیں اور بلند پایہ شاعر ہیں اور ذات نبویؐ سے محبت وعقیدت کسی نہ کسی درجہ ان کے خمیر میں پیوست اور ان کے عقیدہ کا جزو ہے۔

نقش ہیں سب ناتمام خون جگر کے بغیر
نغمہ ہے سودائے خام خون جگر کے بغیر

ظفر انصاری ظفرؔ انگریزی، اردو اور ہندی شگفتہ لکھتے ہیں، قلم برداشتہ لکھتے ہیں۔ ان کے بعض مضامین کو پڑھنے سے یہ بات یقین کے اجالے میں آجاتی ہے کہ ابھی سے یہ عالم ہے کہ اپنے معاصرین میں امتیازی شان کے مالک ہیں اور یہ طے ہے کہ جب فنکار بوڑھا ہوتا ہے تب فن جوان ہوتا ہے۔ ان کی جوانی جب علم کی جوت جگا رہی ہے تو بڑھاپا ادب کے آسمان پر بادل بن کر چھا جائے گا۔ انشاءاللہ۔

ظفر انصاری ظفرؔ جس لگن سے ادب کی خدمت انجام دے رہے ہیں مجھے یقین ہے کہ مستقبل میں بھی وہ اپنی روش پر برقرار رہیں گے۔ پرودگار ان کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ حبیب المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

خاکسار تشنۂ دعا
حسن رضا

پروفیسر اختر الواسع
ڈائریکٹر ذاکر حسین انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک اسٹڈیز
جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

توشۂ آخرت: ایک خوش آہنگ ہدیۂ نعت

اسلام نے جہاں انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی رہنمائی اور دنیا و آخرت کی صلاح وفلاح کا مکمل ضابطہ دیا ہے جس کی بنیاد پر ایک عالم گیر تہذیب وجود میں آئی ہے وہیں رسول اللہ کی ذات گرامی اور حیات طیبہ کی صورت میں عقیدت کا ایک ایسا مرکز نور بھی بخشا ہے جس نے صدیوں سے نہ جانے کتنے دلوں کو گرمایا اور منور کیا ہے، نہ جانے کتنے ذہنوں کو بلند خیالی اور علوئے فکر سے تابندہ کیا ہے، نہ جانے کتنی روحوں کو پاکیزگی اور طہارت کے تجربے سے ہم کنار کر کے تقدس مآب کیا ہے اور نہ جانے کتنی زبانوں کو خوش گفتاری اور شیریں بیانی سے سرفراز کیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات اور حیات مقدسہ کو قرآن کریم کی عملی تفسیر کہا گیا ہے، کچھ اس طرح کہ اقبال کے لفظوں میں 'اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است' یعنی اگر ذات مصطفوی تک رسائی حاصل نہ ہو تو پھر مذہب سے نظری اور اصولی وابستگی بھی ہمارے کسی کام کی نہیں رہتی کیوں کہ اس وابستگی سے وہ گہرا تعلق خاطر پیدا نہیں ہوسکتا جو آدمی کو ایک ہمہ گیر روحانی انقلاب سے ہم کنار کرتا ہے اور یہ روحانی انقلاب عشق محمدؐ کے سوا اور کسی طرح برپا نہیں ہوسکتا۔

عشق رسولؐ ایک نہایت پراسرار معاملہ ہے جس کی مکمل تشریح وتعبیر آج تک کسی سے نہیں ہوسکی۔ دنیا کے مختلف مذاہب کے پیروکار اپنے پیشواؤں اور رہنماؤں سے عقیدت رکھتے ہیں اور ان پر دل وجان نثار کرتے ہیں مگر وہ انتہائی جذباتی اور روحانی تعلق جو رسول اللہؐ کے ساتھ ان کے ماننے والوں کا ہے تمام عقل وخرد اور تمام علمی تحلیل و

تجزیے سے بالاتر ہے۔قرونِ اعلیٰ سے آج تک کروڑوں دل آپؐ کا نام آتے ہی ایک وجد کی کیفیت سے گذرتے رہے ہیں اور لاکھوں زبانیں آپؐ کی مدح وثنا سے روشن رہی ہیں۔ یہ والہانہ تعلق صرف مسلمانوں تک محدود نہیں رہا بلکہ تمام مذاہب کے لوگ اس میں شریک رہے ہیں ۔ یہ سلسلہ آج تک جاری ہے اور تاابد جاری رہے گا۔ انسانوں کا بلا تفریق مذہب وملت رسول اکرمؐ کے ساتھ شیفتگی اور فریفتگی کا یہ تعلق دراصل پیغمبر اسلامؐ کے رحمت للعالمین ہونے کی سب سے بڑی دلیل اور مظہر ہے۔

نعت بطور صنفِ سخن عربی، فارسی اور اردو کی شعری روایت کا ایک جزو رہی ہے جس میں بڑے بڑے باکمال شعرا نے اپنے فن کے جواہر دکھائے ہیں مگر اسی کے ساتھ وہ حدادب بھی ملحوظ رکھی ہے جس کا مدحِ رسول کے سلسلے میں پیش نظر رکھنا لازمی ہے۔ اسلام میں مقام نبوت کا ادراک و بیان نازک اور لطیف مرحلہ ہے جس کے سلسلے بشریت اور الوہیت کی دو انتہاؤں کے درمیان پھیلے ہوئے ہیں۔ اس وادیٔ پرخار میں آدمی کا وفورشوق اور جوش عقیدت کبھی کبھی اس مقام تک جانکلتا ہے جہاں جبریل کے پر بھی جلنے لگتے ہیں۔ ایسے مقامات سے اس طرف ہی رہنا نعت گوئی کی سب سے بڑی آزمائش ہے۔

جنابِ عبدالحمید انصاری، حمید ویشالوی کا نعتیہ کلام جو' توشۂ آخرت' کے عنوان سے جمع کیا گیا ہے، آقائے نامدارؐ سے ان کے والہانہ تعلق اور گہری عقیدت کا روشن آئینہ ہے۔ انہوں نے نہایت خوش بیانی کے ساتھ اور فنی لوازم کا خیال رکھتے ہوئے مدحت رسولؐ کا حق ادا کیا ہے۔ حمید صاحب نے ہر جگہ نعت گوئی سے متعلق حد ادب کا لحاظ رکھا ہے مگر اسی کے ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ ان کے کلام میں روایتی نعت گوئی سے آگے بڑھ کر ذاتی جذبے کی ایسی حرارت محسوس کی جاسکتی ہے جو دلوں کو گرماتی ہے۔ مختلف بحروں کے استعمال سے ان کے نعتیہ آہنگ میں خوش گوار تنوع پیدا ہوگیا ہے۔ امید ہے کہ بارگاہِ رسول میں یہ ہدیۂ نعت اس دنیا میں بھی قبول ہوگا اور آخرت میں وجہ نجات ثابت ہوگا۔ انشاءاللہ

مَـــااِن مِــدحـــتُ مُـــحــمــدااَبَــمـقَــالَـتِـي
لٰـــكِـــنْ مَـــدُحَـــتُ مَـقـــا لَـتِـيِ بـمـحَـمَّـدِ
(حضرت حسّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ: میں نے اپنے کلام میں محمدؐ کی تعریف نہ کی بلکہ ان کے ذکر پاکؐ سے اپنے کلام کو قابل تعریف بنالیا۔

۞

و احســن منك لـم تــر قــط عين
و اجـمـل منك لـم تـلـد الـنسـاء
خــلــقـت مبـــرأ من كــل عيـب
كــأنك قـد خــلــقـت كـمـا تشـاء
(حضرت حسّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

ترجمہ: نہ کسی آنکھ نے آپ سا حسین دیکھا اور نہ کسی عورت نے آپ سا حسین پیدا کیا۔ آپ تمام عیوب سے پاک کر کے اسی طرح پیدا کئے گئے جیسا آپ چاہتے تھے۔

نہ تو حافظ ہوں، نہ عالم ہوں نہ زردار ہوں میں
بندۂ حق ہوں، محمد کا طلب گار ہوں میں

حمید

نعتیہ کلام

تو سب کا نگہبان ہے، تو سب کا خدا ہے
توسب سے بڑا، سب سے بڑا، سب سے بڑا ہے

دنیا بھی تری اور زمانہ بھی ترا ہے　رہتے ہیں جہاں ہم وہ ٹھکانہ بھی ترا ہے
یہ تیرا کرم ہے کہ جو رہنے کو دیا ہے
توسب سے بڑا، سب سے بڑا، سب سے بڑا ہے

تیرا کوئی ثانی نہیں، ہم سر نہیں یارب!　تجھ سے کوئی برتر، کوئی بڑھ کر نہیں یارب!
تو خالقِ اکبر ہے، تری شان جدا ہے
توسب سے بڑا، سب سے بڑا، سب سے بڑا ہے

اے خالقِ کونین تری ذات ہے یکتا　اوصاف ہیں یکتا، تری ہر بات ہے یکتا
یکتا تو رہے گا سدا یکتا تو رہا ہے
توسب سے بڑا، سب سے بڑا، سب سے بڑا ہے

تو کاتبِ تقدیر ہے، تو مالکِ جاں ہے　مولا تو ہے داتا، ترا منگتا یہ جہاں ہے
جس کو جو ملا ہے وہ ترے در سے ملا ہے
توسب سے بڑا، سب سے بڑا، سب سے بڑا ہے

مولا تو ہمیں افضلِ مخلوق بنایا　اپنے کرمِ خاص سے تو ہم کو نوازا
اے قادرِ مطلق بڑا احسان ترا ہے
توسب سے بڑا، سب سے بڑا، سب سے بڑا ہے

میں ہوں ترے محبوب کی امت میں خدایا　رکھنا تو مجھے سایۂ رحمت میں ہمیشہ

ہر وقت مرے وردِ زبان تیری ثنا ہے
توسب سے بڑا، سب سے بڑا، سب سے بڑا ہے
ہر دم یہی کہتا ہے حمیدؔ اے مرے داور
تو ہر جگہ موجود ہے ہر وقت، برابر
ہر شئے سے نمایاں ترے جلوؤں کی ضیا ہے
توسب سے بڑا، سب سے بڑا، سب سے بڑا ہے

کوئی ہمسر ہی نہیں خلق میں شاہا تیرا
مرتبہ بعدِ خدا سب سے ہے اعلیٰ تیرا
مظہرِ نورِ الٰہی ہے سراپا تیرا
اس لیے کوئی بھی دیکھا نہیں سایہ تیرا
مرحبا کتنا حسیں ہے رخِ زیبا تیرا
جو بنایا ہے تجھے، ہے وہی شیدا تیرا
غیر ممکن ہے، کرے وصف کوئی کیا تیرا!
جب خدا خود ہے ثنا گرِ شہِ بطحیٰ تیرا
تو خدا کا ہے، خدا چاہنے والا تیرا
فرش کیا، عرشِ معلّٰی پہ ہے چرچا تیرا
کیا کوئی تیری بلندی کو پہنچ سکتا ہے!
اونچے اونچوں سے بھی اونچا ہے یہ تلوا تیرا
جس سے سیراب تھے ہر وقت صحابہ تیرے
ہے رواں آج بھی ہر سمت وہ دریا تیرا
تیرے اوصاف ہی ایسے ہیں کہ اے شاہِ زمن
"اک جہاں آج بھی بے دیکھے ہے شیدا تیرا"
نور ہی نور کا منظر ہے یہاں ہر جانب
رشکِ صد جلوہ گہِ طور ہے طیبہ تیرا
اس حقیقت کو کوئی مانے نہ مانے لیکن
علم و حکمت کا سمندر ہے گھرانا تیرا
کیوں نہ قسمت پہ کرے ناز حمیدِ خستہ
اس کے سر پر جو ہمہ وقت ہے سایہ تیرا

فہم سے باہر ہے رتبہ سرورِ کونین کا
وصف ہو انسان سے کیا سرورِ کونین کا

ان کے رتبے کو کوئی سمجھے تو سمجھے کس طرح
بعدِ خالق ہی ہے رتبہ سرورِ کونین کا

ہو گئی ہے اس پہ بے شک آتشِ دوزخ حرام
جس نے دیکھا روئے زیبا سرورِ کونین کا

ڈوبا سورج بھی پلٹ آیا، ہوا شق القمر
جب ہوا ادنیٰ اشارا سرورِ کونین کا

چشمِ حق بیں سے کوئی دیکھے تو آئے گا نظر
ہے عیاں ہر شئے سے جلوہ سرورِ کونین کا

اے مسلمانو تمہیں پر تو نہیں ہے منحصر!
سارے عالم میں ہے چرچا سرورِ کونین کا

خود بہ خود دل کہہ اٹھا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ
لب پہ جس دم نام آیا سرورِ کونین کا

دامنِ دل بھر گیا اس کا گلِ مقصود سے
مل گیا ہے جس کو صدقہ سرورِ کونین کا

کیا کوئی دعویٰ کرے، عشق ومحبت کا حمید
ہے خدا جب خود ہی شیدا سرورِ کونین کا

عشقِ نبیؐ نے میرا مقدّر بنا دیا
ہر داغِ دل کو مہرِ منوّر بنا دیا

اس شاہِ دیں کا وصف بشر سے محال ہے
ذرّے کو جس نے مہرِ منوّر بنا دیا

میرے نبی کے لطف عنایت کی حد نہیں
قطرے کو شاہِ دیں نے سمندر بنا دیا

بے شک ہوں خوش نصیب کہ اللہ نے مجھے
مدّاح روئے پاکِ پیمبر بنا دیا

مجھ تشنہ کام کے لئے ربِّ قدیر نے
میرے نبی کو ساقیٔ کوثر بنا دیا

سارے نبی تلاش کریں کیوں نہ حشر میں
حق نے جوان کو شافعِ محشر بنا دیا

بے شک ملے گا منزلِ مقصود کا نشاں
راہِ طلب میں شوق کو رہبر بنا دیا

غم دے کے اپنے ہجر کا، کیا کچھ نہ دے دیا
مجھ کو تو مصطفیٰ نے تو نگر بنا دیا

عشقِ رسولِ پاک ہو جس دل میں جلوہ گر
اس دل کو حق نے مہرِ منوّر بنا دیا

احسان مجھ پہ ہے مرے پروردگار کا
اپنے حبیب کو مرا رہبر بنا دیا

کس طرح شکریہ نہ کروں رب کا اے حمیدؔ
مجھ کو غلامِ شافعِ محشر بنا دیا

مسلمانو! درِ خیر الوریٰ چھوٹا تو سب چھوٹا
اگر ذکرِ حبیبِ کبریا چھوٹا تو سب چھوٹا

نبی کا تذکرہ کیوں کر نہ ہر وقت ، ہر لمحہ
خدا نا کردہ گر یہ سلسلہ چھوٹا تو سب چھوٹا
سرِ محشر بہت پچھتاؤ گے تم اے گنہ گارو!
جو دامانِ رسولِ کبریا چھوٹا تو سب چھوٹا

رہے وردِ زباں ہر حال میں کلمہ محمدؐ کا
محبت کا یہ پیارا مشغلہ چھوٹا تو سب چھوٹا

نبی کا تذکرہ ہی ذکرِ پاکِ ربِّ اکبر ہے
جہاں والو! جو ذکرِ مصطفیٰ چھوٹا تو سب چھوٹا

صلہ بے شک ملے گا روزِ محشر نعت گوئی کا
جو وصفِ شافعِ روزِ جزا چھوٹا تو سب چھوٹا

مصیبت میں نہ گھبرا اے فدائے شافعِ محشر
اگرچہ دامنِ صبر و رضا چھوٹا تو سب چھوٹا

مسلمانوں پہ بے شک پیروی سنت کی لازم ہے
اگر پیارے نبی کا راستہ چھوٹا تو سب چھوٹا

غمِ عشقِ نبی میں صبر ہی سے کام لیتا جا
حمیدِ زار دامن صبر کا چھوٹا تو سب چھوٹا

کس طرح خوف ہو مجھے یومِ النشور کا
دامن جو میرے ہاتھ میں ہوگا حضور کا

میرے تصوّرات میں ہے روئے مصطفٰے
جلوہ مری نگاہ میں ہے کوہِ طور کا

دیدارِ مصطفٰے کے لئے مضطرب ہے یہ
کیا حشر ہوگا میرے دلِ ناصبور کا

احکامِ مصطفٰے میں جو ہم کار بند ہیں
قائل ہے اک جہان ہمارے شعور کا

میری نظر کو شاہِ مدینہ کی ہے تلاش
جنّت کی ہے تلاش نہ خواہاں ہوں حور کا

جو یا ہے جو کوئی بھی مدینے کی راہ کا
کب اس کو امتیاز ہے نزدیک و دور کا

الفاظ ان کی شان کے لائق ہی جب نہیں
ممکن کہاں کہ وصف بیاں ہو حضور کا

یہ شان ، یہ بزرگی کسی کو کہاں ملی
محبوب اور کون ہے ربِّ غفور کا

روشن ہے اے حمیدؔ مرے دل کی کائنات
شیدا ہوں دل سے نورِ الٰہی کے نور کا

عشقِ محبوبِ خدا میں جو فنا ہوجائے گا
پوچھنا کیا اس کے رتبے کا ، وہ کیا ہوجائے گا

منزلِ راہ طلب میں کیوں ہو رہبر کی تلاش
جذبۂ عشقِ نبی ہی رہنما ہوجائے گا

جو کرے گا دل سے طاعت سرورِ کونین کی
وہ حقیقت آشنا ، حق آشنا ہوجائے گا

یا نبی ہوجائے مجھ پر بھی اگر چشمِ کرم
بے نیازِ ہر دو عالم دل مرا ہوجائے گا

مستحق ہوگا شفاعت کا وہ بے شک حشر میں
جو فدائے شافعِ روزِ جزا ہوجائے گا

کب میسّر مجھ کو ہوپائے گا دیدارِ نبیؐ
کب مرے دل کا یہ پورا مدّعا ہوجائے گا

مجھ پہ جب چشمِ عنایت آپ کی ہوجائے گی
رنج سے آزاد قلبِ مبتلا ہوجائے گا

شرط یہ ہے دامنِ شاہِ مدینہ تھام لے
جس کے وہ ہوجائیں گے اس کا خدا ہوجائے گا

روزِ محشر کا اسے کھٹکا نہ ہوگا اے حمید
جس کا دل گرویدۂ خیرالوریٰ ہوجائے گا

کرم کی ہو نظر مجھ پر مکینِ گنبدِ خضریٰ
مرے آقا، مرے سرور مکینِ گنبدِ خضریٰ

ستا تا ہے زمانہ ، آپ سے فریاد ہے میری
حبیبِ خالقِ اکبر مکینِ گنبدِ خضریٰ

شرف نبیوں میں سب سے آپ کا ہے افضل و اعلیٰ
خدا کے آپ ہیں دلبر مکینِ گنبدِ خضریٰ

زمانے میں کوئی ثانی نہیں ہے میرے مولیٰ کا
خدا کے بعد ہیں برتر مکینِ گنبدِ خضریٰ

مجھے غم سے چھڑائیں گے، مری بگڑی بنائیں گے
زمانے کے کرم گستر مکینِ گنبدِ خضریٰ

تمنا میں یہی ہے اک تمنا قلبِ مضطر کی
دکھادیتے رخِ انور مکینِ گنبدِ خضریٰ

وہ روشن آپ پر ہے، عرض کرنے کی ضرورت کیا
گزرتی ہے جو کچھ دل پر، مکینِ گنبدِ خضریٰ

ہمارے دامنِ تر کی خدارا لاج رکھ لینا
بچا لینا سرِ محشر ، مکینِ گنبدِ خضریٰ

خدارا آپ اس کو اب مدینے میں بلا لیجے
حمیدِ زار ہے مضطر ، مکینِ گنبدِ خضریٰ

کیا سمجھ پائے کوئی رتبہ رسول اللہ کا
خود خدائے پاک ہے شیدا رسول اللہ کا

در حقیقت ہوگیا ہے اس کو دیدارِ خدا
جس نے دیکھا ہے رخِ زیبا رسول اللہ کا

رحمت للعٰلمین کا آپ نے پایا لقب
کیوں نہ رتبہ سب سے ہو اعلیٰ رسول اللہ کا

چشمِ بینا سے نہ ہے پردہ ، نہ ہے کوئی حجاب
دیکھتی ہر شئے میں ہے جلوہ رسول اللہ کا

امتوں کے سر پہ کیا ہوتا سرِ میدانِ حشر
اس لئے شاید نہ تھا سایہ رسول اللہ کا

آپ ختم المرسلیں ہیں ، آپ ہیں محبوبِ رب
ہے کہاں دنیا میں ہم پایہ رسول اللہ کا

اس کی بخشش ہو ہی جائے گی یقیناً حشر میں
جس نے دل سے پڑھ لیا کلمہ رسول اللہ کا
بے قراری میں مرے دل کو قرار آ ہی گیا
میرے لب پر نام جب آیا رسول اللہ کا

میں غمِ کونین سے آزاد ہو جاؤں حمیدؔ
کاش! مل جائے مجھے صدقہ رسول اللہ کا

نمایاں ہے ہر ایک شئے سے مرے سرکار کا جلوہ
مکاں سے لامکاں تک احمدِ مختار کا جلوہ

خدا جلوہ نما ہے در حقیقت شکلِ احمد میں
خدا کو دیکھا ، جس نے دیکھا ہے سرکار کا جلوہ

حقیقت بیں نظر سے دیکھئے ہر شئے سے ظاہر ہے
جہاں والو! جہاں میں سیدِ ابرار کا جلوہ

کسی شئے کی اسے حاجت نہیں ہے دین ودنیا میں
نظر آیا جسے سرکار کے رخسار کا جلوہ

تمنا میں یہی ہے اک تمنا قلبِ مضطر کی
دکھا دیتے مرے آقا رخِ انوار کا جلوہ

بڑی کوشش سے ملتی ہے یہ دولت صاحبِ دل کو
نظر آنا کوئی آساں نہیں سرکار کا جلوہ
حقیقت بیں نگاہیں دید کی طالب نہ ہوں کیوں کر
خدا کا جلوہ تو ہے احمد مختار کا جلوہ

حمیدؔ اپنی یہ حسرت زندگی میں کاش بر آئے
نظر آئے مجھے اللہ کے دلدار کا جلوہ

یہاں دنیا نہیں ملتی ہے یا عقبیٰ نہیں ملتا
ارے ناداں درِ پاک نبی سے کیا نہیں ملتا

ولی اللہ کا انسان کو رتبہ نہیں ملتا
اگرچہ سرورِ کونین کا صدقہ نہیں ملتا

بہت غم ناک ، غم انگیز اس کی زندگانی ہے
سہارا آپ کا جس کو شہِ بطحیٰ نہیں ملتا

اگر ہوتا نہ تم کو عشق سرکارِ دو عالم سے
تو جینے کا مزہ ہرگز دلِ شیدا نہیں ملتا

نہ آتے رہنمائی کو شہِ کونین دنیا میں
ہدایت کا کبھی انسان کو رستہ نہیں ملتا

ازل کے دن ہی سے وہ امت عاصی کے سر پر ہے
جہاں میں اس لئے سرکار کا سایہ نہیں ملتا

خدا کے بعد گر کونین میں جس کی فضیلت ہے
سوائے آپ کے آقا کوئی ایسا نہیں ملتا

اگر جلوہ نمائی آپ کی ہوتی نہ دنیا میں
سہارا بے سہاروں کو کبھی آقا نہیں ملتا

حمیدؔ اب جستجوئے شاہِ عالم میں یہ عالم ہے
میں ایسا کھو گیا ہوں خود پتہ اپنا نہیں ملتا

کردوں دل و جگر کو میں قربانِ مصطفےٰ
آجائے جو نظر رخِ تابانِ مصطفےٰ

وحدت کا آپ سے ملا پیغام خلق کو
سارے جہان پر ہے یہ احسانِ مصطفےٰ

احمد ، احد کا فرق سمجھنا محال ہے
فرمانِ حق جو ہے وہی فرمانِ مصطفےٰ

معراج کی شب عرشِ بریں پر گئے نبیؐ
یہ ان کا مرتبہ ہے ، یہ ہے شانِ مصطفےٰ

عشقِ رسول عشقِ خدائے کریم ہے
بے شبہ جنّتی ہیں فدایانِ مصطفےٰ

انساں کی کیا مجال، کرے وصفِ ذاتِ پاک
خود ہے خدائے پاک ثنا خوانِ مصطفےٰ

ہے آپ ہی کے قبضہ و قدرت میں کائنات
کیا سمجھے کوئی رتبۂ ذی شانِ مصطفےٰ

کیا مرتبہ ہے ان کا سمجھنا محال ہے
روح الامین جب کہ ہیں دربانِ مصطفےٰ

ان کو حسابِ روزِ قیامت کا خوف کیا
جو لوگ ہیں حمیدؔ غلامانِ مصطفےٰ

حاجیو جا کے تم حال میرا، دونوں عالم کے سرور سے کہنا
ہند میں کوئی بے حد ہے مضطر، شافعِ روزِ محشر سے کہنا

جب میسر ہو تم کو زیارت ، حاجیو جلوہ گاہِ نبیؐ کی
میرا دشمن ہے سارا زمانہ، سارے نبیوں کے افسر سے کہنا

سوئے طیبہ جو تیرا گزر ہو ، اے صبا یہ مری التجا ہے
تشنہ کامی کا شکوہ ہے مجھ کو ، ساقیٔ جامِ کوثر سے کہنا

جب سرِ شام سطحِ فلک پر ، اے ستار و جو تم جلوہ گر ہو
اپنے در پر مجھے بھی بلا لیں ، ربِ اکبر کے دلبر سے کہنا

پیش کرنا درودوں کی ڈالی ، تھام کر ان کے روضے کی جالی
اے فرشتو مری حالتِ دل ، کملی والے پیمبر سے کہنا

آج شرک اور بدعت سمجھ کر، ان کی تعظیم کے جب ہو منکر
تم سرِ حشر اے بد عقیدو ، کچھ نہ محبوبِ داور سے کہنا

گر مقدر سے تیرا گزر ہو ، اے حمیدِ حزیں سوئے طیبہ
ان کے روضے کی جالی پکڑ کر، حالِ دل رو کے سرورؐ سے کہنا

بپا ہوگا ہنگامۂ روزِ محشر تو اس کے سوا اور کیا مانگ لوں گا
وہی ماحصل ہیں میری زندگی کا ، خدا سے حبیبِ خدا مانگ لوں گا

اگر آہ میں میری تاثیر ہوگی ، اگر ہوگئی ان کی چشمِ عنایت
مدینہ پہنچ کر شہِ دوسرا سے ، دوائے دلِ مبتلا مانگ لوں گا

نہ دولت نہ حشمت کی مجھ کو تمنا ، نہ حورانِ جنت کی مجھ کو طلب ہے
کہ مل جائیں جس سے غریبوں کے والی، خدا سے وہی میں دعا مانگ لوں گا

یہی بے قراری کا عالم رہے گا، کمی دل کی دھڑکن میں ہرگز نہ ہوگی
درِ پاک پر سجدہ ریزی سے پیہم، سکونِ دلِ مبتلا مانگ لوں گا

مرا دل ہو کیوں شکوہ سنجِ محبت ، مصیبت کو راحت سمجھنے لگا ہوں
فراقِ شہِ دوسرا میں خدا سے ، فنا ہو کے لطفِ بقا مانگ لوں گا

نہ کس طرح سنبھلے گا یہ قلبِ مضطر ، نہ کس طرح چمکے گا میرا مقدر
مقدر کی تاریکیوں کے لئے میں ، رخِ مصطفےٰ سے ضیا مانگ لوں گا

اگر جذبِ دل میں کشش ہوگی پیدا ، اگر میرا جانا ہوا سوئے طیبہ
حمیدؔ اپنے دل کا جو کچھ مدّعا ہے، پہنچ کر میں وہ مدّعا مانگ لوں گا

بزمِ انسانیت جگمگانے لگی ، ہر بشر میں شعورِ وفا آگیا
جب جہاں میں شہِ ذوالمنن آگئے، زورِ باطل میں اک زلزلہ آگیا

ہجر میں بے قراری کا عالم ہے یہ ، کوئی پہلو مجھے چین آتا نہیں
شوقِ دیدار میں دل تڑپنے لگا ، جب خیالِ رخِ مصطفےٰ آگیا

ہر جگہ رشکِ جلوہ گہہِ طور ہے ، ہر طرف بارشِ نور ہی نور ہے
آپ کے آتے ہی یا شفیع الوریٰ ، بزمِ عالم میں کیا جانے کیا آگیا

ہند میں یوں تو جینے کو جیتا ہوں میں ، آہ و فریاد ہر وقت کرتا ہوں میں
جس کو دیدارِ طیبہ میسر ہوا ، زندگانی کا اس کو مزہ آگیا

لائے دنیا میں تشریف شاہِ امم ، اہلِ دنیا پہ یہ ان کا احسان ہے
آپ سے پاکے پیغام توحید کا ، ہر بشر میں شعورِ بقا آگیا

گر گئی ہے نظر سے فضائے جہاں ، ہوش اتنا نہیں میں کہاں دل کہاں
میرے دل کی عجب کیفیت ہوگئی ، جب خیال شہِ دوسرا آگیا

اے حمیدِ حزیں آئے جب شاہ دیں ، دورِ ظلمت ہوئی، چھاگئی روشنی
جن کو انکار توحیدِ حق سے ہوا ، وقت ان مشرکوں کا بُرا آگیا

دل سے جب یا محمدؐ پکارا
مشکلوں میں ملا ہے سہارا

اک سوا آپ کے یا محمدؐ
اور کوئی نہیں ہے ہمارا

ہجر میں ہوگیا جینا دوبھر
سخت مشکل ہوا ہے گزارا

ہم بھی چشمِ کرم کے ہیں طالب
چشمِ رحمت ہو ہم پر خدارا

ذوقِ دیدار میں مضطرب ہوں
ضبطِ غم کا نہیں دل کو یارا

آپ کی شان کا پوچھنا کیا
آپ پر حق نے قرآن اتارا

اب دکھادیجئے روئے انور
ہجر کا غم نہیں ہے گوارا

رات دن میں یہی سوچتا ہوں
سبز گنبد کا کب ہو نظارا

یہ حمیدؔ آپ ہی کی ہے امت
اس پہ چشمِ کرم ہو خدارا

درِ مولا پہ سر اپنا جھکالے جس کا جی چاہے
خطائیں زندگی میں بخشوالے جس کا جی چاہے

شفیعِ روزِ محشر کو منالے جس کا جی چاہے
مکاں فردوس میں اپنا بنالے جس کا جی چاہے

عبادت سے، ریاضت سے، محمد کی اطاعت سے
اسی دنیا میں جنت کا مزہ لے جس کا جی چاہے

یقیناً عین ایماں ہے محبت کملی والے کی
محبت کا دیا دل میں جلا لے جس کا جی چاہے

وہاں خوفِ خدا ہے تو شرابِ عشق احمدؐ سے
یہیں پر تشنگی دل کی بجھالے جس کا جی چاہے

حمیدِ بے نوا یہ کہہ رہے ہیں اہلِ دنیا سے
ہمارے مصطفٰے سے لو لگالے جس کا جی چاہے

نظر ہے طالبِ دیدار یا رسول اللہ
دکھائیں جلوۂ رخسار یا رسول اللہ

ادھر بھی کیجئے چشمِ کرم خدا کے لئے
اسیرِ غم ہے دلِ زار یا رسول اللہ

خدا ہی جانے کہ انجام اس کا کیا ہوگا
ہے جس کو آپ سے انکار یا رسول اللہ

شبِ الم میں ہے اک اضطراب کا عالم
ہوں اپنی جان سے بیزار یا رسول اللہ

جو ناخدائی کریں آپ میری کشتی کی
تو بحرِ غم میں ہو یہ پار یا رسول اللہ

جو حال ہے مرا، وہ آپ پر عیاں ہے حضورؐ
اگر ہے چپ لبِ اظہار یا رسول اللہ

سوائے آپ کے ممکن نہیں زمانے میں
علاجِ خاطرِ بیمار یا رسول اللہ

ہمارے دستِ طلب کی تو لاج رکھ لیجے
کہ ہم ہیں بے کس و ناچار یا رسول اللہ

حمیدؔ اپنا وسیلہ یہی ہے بخشش کا
ہمارے لب پہ ہے ہر بار یا رسول اللہ

کروں کیا آپ کی مدحت سرائی یا رسول اللہ
فدا ہے آپ پر ساری خدائی یا رسول اللہ

لقب خیرالبشر ، خیرالوریٰ کا آپ نے پایا
جہاں میں کس نے ایسی شان پائی یا رسول اللہ

پریشان حال ہیں ، مجبور ہیں، آزردہ خاطر ہیں
ہماری کیجئے مشکل کشائی یا رسول اللہ

سہا جاتا نہیں اب ظلم مجھ سے چرخِ گرداں کا
مجھے قید الم سے ہو رہائی یا رسول اللہ

کوئی ایسا نہیں جس کو سناؤں حالِ دل اپنا
دہائی یا رسول اللہ ، دہائی یا رسول اللہ

سرِ عرشِ معلّٰی آپ ہی معراج میں پہنچے
خدا تک آپ ہی کی ہے رسائی یا رسول اللہ

جہاں کی بادشاہی کو وہ کب خاطر میں لاتا ہے
جو پاجاتا ہے اس در کی گدائی یا رسول اللہ

پہنچ جائے گی بے شک منزلِ مقصود پر کشتی
کریں گے آپ جس کی ناخدائی یا رسول اللہ

خدا کے واسطے بلوایئے مجھ کو مدینے میں
نہیں ہے دل کو اب تابِ جدائی یا رسول اللہ

مفصل آپ سے میں عرض حالِ زار کر دیتا
ادب دیتا جو اذنِ لب کشائی یا رسول اللہ

حمیدِ بے نوا یہ دست بستہ عرض کرتا ہے
خدارا کیجئے حاجت روائی یا رسول اللہ

سہارا دیجئے ، ہیں بے سہارا یا رسول اللہ
زمانے میں نہیں کوئی ہمارا یا رسول اللہ

مجھے دنیا ستاتی ہے ، مرا دشمن زمانہ ہے
بہت مشکل ہوا میرا گزارا یا رسول اللہ

نہ میرا کوئی رہبر ہے، نہ میں منزل سے واقف ہوں
بھٹکتا پھر رہا ہوں غم کا مارا یا رسول اللہ

مدینے میں بلا لیجے ، مجھے جلوہ دکھا دیجے
غمِ فرقت نہیں دل کو گوارا یا رسول اللہ

ہوا ٹکڑے قمر، ڈوبا ہو سورج پلٹ آیا
کیا ہے آپ نے جس دم اشارا یا رسول اللہ

خدا کے فضل سے مشکل کشائی ہوگئی اس کی
کہ جس نے آپ کو دل سے پکارا یارسول اللہ

مرے دل کو نہ ہوگی آرزو گلزارِ جنت کی
میسر ہوجو روضے کا نظارا یارسول اللہ

کوئی مشکل نہیں ہے میرے بگڑے کام کا بننا
اگر چشمِ کرم کا ہو اشارا یا رسول اللہ

حمیدؔ زار کی ہے التجا سرکار عالی میں
مدد کر دیجئے میری خدارا یارسول اللہ

اے ذوقِ طلب میں طیبہ میں پہنچوں گا کبھی انشاء اللہ
اور چشمِ تمنا کو ہو گا دیدارِ نبیؐ انشاء اللہ

دل ضبطِ الم کا عادی ہے، منزل ہے اپنی صبر و رضا
میں ہجرِ محمدؐ کا شاکی ہوں گا نہ کبھی انشاء اللہ

مایوس ہوں کیوں، مغموم ہوں کیوں، دل اپنا فدائے حضرت ہے
بر آئے گا ان کے صدقے میں ارمانِ دلی انشاء اللہ

دل اپنا اگر ہے صدق طلب، آئے گا نظر گلزارِ عرب
مل جائے گا مجھ کو لطفِ بقا، ہوگی وہ خوشی انشاء اللہ

فرقت میں شہِ بطحیٰ کی جو میں رورو کر رات گزاروں گا
بخشش کا سبب ہوجائے گی آنکھوں کی نمی انشاء اللہ

پروانۂ شمعِ رسالت ہوں ، کیوں خوف ہو نارِ جہنم کا
کردے گی سرد جہنم کو یہ دل کی لگی انشاء اللہ

فریاد حمیدؔ اپنی ہے یہی ، سرکار ہماری سن لیں گے
مل جائے گی مدفوں ہونے کو طیبہ کی گلی انشاء اللہ

ہیں میرے نبیؐ محبوب خدا سبحان اللہ سبحا ن اللہ
سرکارِ دوعالم صلِّ علیٰ سبحان اللہ سبحان اللہ

احمد اور احد میں حائل تھا ، جو میم کا پردہ دنیا میں
معراج میں وہ پردہ نہ رہا سبحان اللہ سبحا ن اللہ

. مداحِ رسولِ اکرمؐ ہوں ، کیوں خوف ہو روزِ محشر کا
آقا ہیں شفیعِ روزِ جزا سبحان اللہ سبحا ن اللہ

کیا وصفِ شہِ کونین کرے انسان کی زباں ، ممکن ہی نہیں
مدّاحِ نبیؐ جب خود ہے خدا سبحان اللہ سبحان اللہ

اوروں کا عقیدہ اور سہی ، میرا تو عقیدہ ہے اس پر
ہے شانِ محمدؐ بعدِ خدا سبحان اللہ سبحا ن اللہ

ہر شعر و سخن میں ہے میرے سرکارِ دوعالم کی مدحت
کیا اور کہوں میں اس کے سوا سبحان اللہ سبحان اللہ

دل اپنا حمیدؔ ان پر شیدا ، دنیا میں نہیں ثانی جن کا
نبیوں میں جو ہیں سب سے اعلیٰ سبحان اللہ سبحان اللہ

❀

مدینے کی دلکش فضا اللہ اللہ
دیارِ حبیبِ خدا اللہ اللہ

اسی سرزمینِ عرب میں ملے ہیں
زمانے کے حاجت روا اللہ اللہ

نہ ہونا زکیوں اپنی قسمت پہ مجھ کو
ملے راہبر حق نما اللہ اللہ

جھکی ان کی چوکھٹ پہ ساری خدائی
درِ پاکِ خیر الوریٰ اللہ اللہ

صفت جن کی قرآن میں جابجا ہے
وہی ہیں مرے پیشوا اللہ اللہ

جو غم دل کو ہجرِ نبیؐ میں ملا ہے
وہ غم بھی ہے راحت فزا اللہ اللہ

سلام ان پہ بھیجا ہے ربِ جہاں نے
یہ ہے شانِ خیرالوریٰ اللہ اللہ

جو خیرالبشر بن کے تشریف لائے
وہی ہیں شہِ انبیا اللہ اللہ

حمیدؔ ان کے در سے حقیقت میں مجھ کو
ملا مانگنے سے سوا ، اللہ اللہ

مبارک ہو اے زائرو ہو مبارک ، تمہیں خانۂ کبریا کی زیارت
مرا حالِ دل میرے سرور سے کہنا ، کرو جب درِ مصطفیٰ کی زیارت

بہت روح پرور ، بہت جاں فزا ہے ، جہاں خواب گاہِ حبیبِ خدا ہے
ذرا دیکھو چشمِ حقیقت نگر سے ، زمیں پر ہے عرشِ علیٰ کی زیارت

وہ محبوبِ رب ، مالکِ دو جہاں ہیں ، وہی مظہرِ ذاتِ ربِ العلیٰ ہیں
ہوئی نارِ دوزخ حرام اس پہ بے شک ، ہوئی جس کو شاہِ ھدیٰ کی زیارت

یہی اک تمنا میں زندہ ہوں اب تک ، یہی آرزو زندگانی ہے میری
مجھے زندگانی میں ہو جائے یارب ، مزارِ رسولِ خدا کی زیارت

نہ پہنچے حمیدؔ آج تک ہم مدینہ ، تمنا تو مدت سے دل میں ہے لیکن
خدا جانے کب آئے ہم کو میسر ، مزارِ شہِ انبیا کی زیارت

نورِ ذاتِ خدا ، خاتم الانبیا ہیں مرے مصطفٰے مرحبا مرحبا
بعدِ ربّ العلیٰ صاحبِ مرتبہ ہیں مرے مصطفٰے مرحبا مرحبا

نہ یہ ارض و سما ، نہ یہ لوح وقلم ، نہ یہ ہوتی خدائی خدا کی قسم
خلق کی ابتدا ، حاصلِ مدّعا ہیں مرے مصطفٰے مرحبا مرحبا

یہ شجر ، یہ حجر اور یہ خشک وتر، کچھ نہ ہوتا نہ ہوتے جو خیرالبشر
مظہرِ کبریا ، مالکِ دوسرا ہیں مرے مصطفٰے مرحبا مرحبا

شاہِ کون ومکاں،مونس بے کساں،سب کے راحت رساں،سارے عالم کی جاں
دردِ دل کی دوا ، دافعِ ہر بلا ہیں مرے مصطفٰے مرحبا مرحبا

جس نے مانگا اسے دے دیا باخوشی ،کوئی محروم در سے نہ لوٹا کبھی
شاہِ جو دو عطا ، ایسے حاجت روا ہیں مرے مصطفٰے مرحبا مرحبا

مشکلوں میں جو دل سے کہا یا نبیؐ، مشکلیں ٹل گئیں اور راحت ملی
رحمتِ کبریا، سب کے مشکل کشا ہیں مرے مصطفٰے مرحبا مرحبا

اے حمیدِ حزیں کوئی شک ہی نہیں میری ہوگی شفاعت ہے مجھ کو یقیں
رہبرِ حق نما ، جب شفیع الوریٰ ہیں مرے مصطفٰے مرحبا مرحبا

گلِ باغِ جنت سے بہتر ہے بے شک ، ہماری نگاہوں میں خارِ مدینہ
بہت روح پرور ، نہایت ہی دلکش فضائے مدینہ ، بہارِ مدینہ

جہاں چھایا رہتا ہے رحمت کا بادل، جہاں نور کی ہوتی رہتی ہے بارش
جہاں ہر گھڑی نور ہی کا ہے منظر ، وہ ہے دنیا والو دیارِ مدینہ

نزولِ سروش ہے اسی جا پہ پیہم ، یہیں جلوہ افروز ہیں سرورِ دیں
بنائیں بہ شوق اس کو کحل البصر ہم جو ہاتھ آئے گرد و غبارِ مدینہ

نہ ہے فکرِ دنیا ، نہ عقبیٰ کا غم ہے، جسے دیکھئے مست ہے یادِ حق میں
عجب کیفیت ہے وہاں اللہ اللہ، ہے پر کیف لیل ونہارِ مدینہ

ہے شاید یہی آرزوؤں کی منزل ، کہ ہونے لگا بُعد میں قرب حاصل
تصوُّر میں ہر سو نظر آرہا ہے مجھے جلوۂ شہسوارِ مدینہ

بیاں کیا کروں میں مدینے میں کیا ہے، حقیقت میں جلوہ گہہِ کبریا ہے
جو ہیں اہل ایماں ،جو ہیں صاحبِ دل وہی جانتے ہیں وقارِ مدینہ

یہی التجا ہے حمیدؔ حزیں کی، یہی جاں گزیں اک تمنا ہے دل میں
سفر اپنا بھی ہو کبھی سوئے طیبہ بلائیں مجھے تاجدارِ مدینہ

کیا بتاؤں میں کیا ہے مدینہ ، خلد سے بھی سوا ہے مدینہ
ہر طرف نور ہی کا ہے عالم ، مسکنِ مصطفیٰ ہے مدینہ

کعبہ حج کے لئے ہے مقرر ، کعبہ بیتِ خدائے جہاں ہے
لطفِ نظّارہ پوچھو اسی سے ، بعد حج جو گیا ہے مدینہ

خواب گاہِ شہِ دو جہاں پر ہوتی رہتی ہے رحمت کی بارش
اس سے شرمندہ خلدِ بریں ہے ، اس قدر خوشنما ہے مدینہ

یہ حقیقت ہے ایمان والو! دنیا مانے اسے یا نہ مانے
آتے رہتے ہیں ہر دم فرشتے ، قربت حق کی جا ہے مدینہ

دنیا والو چلو چل کے دیکھو ، تم اگر دیکھنا چاہتے ہو
چین ملتا ہے بے چین دل کو ، ایسا راحت فزا ہے مدینہ

سبز گنبد کا کرکے نظارا ، چین پائے گا یہ دل ہمارا
ہم ہیں بیمارِ ہجرِ شہِ دیں ، دردِ دل کی دوا ہے مدینہ

اے حمید اس مقدس زمیں کا وصف جتنا بیاں ہو وہ کم ہے
ذرّوں میں تابشِ مہر و مہ ہے ، اس قدر پُر ضیا ہے مدینہ

حالِ دل میرا بے حد ہے ابتر ، مجھ پہ ہو اک نظر یا محمدؐ
جھیلتا ہی رہوں گا میں شاید ، رنج و غم عمر بھر یا محمدؐ

دل مرا رشکِ عرشِ معلّٰی ، آپ کا نور آنکھوں میں پنہاں
میری آنکھوں میں اور میرے دل میں آپ ہیں جلوہ گر یا محمدؐ

اک زمانے سے ہے حال ابتر ، کوئی ہمدم نہ ہے کوئی یاور
آپ کی کاش ہوجائے مجھ پر ، چشمِ راحت اثر یا محمدؐ

آپ سے تو چھپا کچھ نہیں ہے ، میرا ایماں ہے ، میرا یقیں ہے
زندگی آجکل کس طرح میں ، کر رہا ہوں بسر یا محمدؐ

آپ ہیں سروروں کے بھی سرور ، آپ ہیں رہبروں کے بھی رہبر
آپ سا کوئی بھی راہِ حق میں ، نہ ہوا راہ بر یا محمدؐ

ہو کرم مجھ پہ محبوبِ یزداں ، بُعدِ منزل سے میں ہوں پریشاں
التجا ہے یہی سوئے طیبہ ، میرا بھی ہو گزر یا محمدؐ

یہ حمیدؔ آپ ہی کا ہے شیدا ، اب دکھادیجئے اس کو جلوہ
کرچکا آپ ہی پر تصدق ، اپنا قلب و جگر یا محمدؐ

شہرت کی تمنا ہے نہ کچھ نام سے مطلب
مجھ کو ہے فقط بانئ اسلام سے مطلب

اس درجہ حسیں ہوتا ہے آغازِ محبت
ہوتا ہی نہیں عشق میں انجام سے مطلب

کیفِ مئے توحید ہو جس جام و سبو میں
ہم بادہ کشوں کو ہے اسی جام سے مطلب

جو ذکر میں مشغول ہوا شاہِ رسل کے
اس کو نہیں دنیا کے کسی کام سے مطلب

یہ دردِ محبت ہی عجب لطف فزا ہے
ہو تا نہیں عُشاق کو آرام سے مطلب

دل عشقِ نبیؐ میں ہے مرا خوگرِ ایذا
راحت کی طلب ہے نہ ہے آرام سے مطلب

جس نام کے صدقے میں یہ خلقت ہوئی پیدا
مجھ کو ہے جہاں والو اسی نام سے مطلب

زلف و رخِ انور کا تصور ہے جو دل کو
مجھ کو ہے حمیدؔ اس سحر و شام سے مطلب

محبوبِ ربِّ اکبر صلِّ علیٰ محمدؐ
دونوں جہاں کے سرور صلِّ علیٰ محمدؐ

مجھ تشنہ کام پر بھی ہوجائے چشمِ رحمت
ساقیٔ جامِ کوثر صلِّ علیٰ محمدؐ

اس آرزو نے دل کو بے چین کردیا ہے
دکھلائیں روئے انور صلِّ علیٰ محمدؐ

ہے پاک نام جن کا درمانِ دردِ عصیاں
تسکینِ قلبِ مضطر صلِّ علیٰ محمدؐ

خوفِ حسابِ محشر ہم عاصیوں کو کیوں ہو
جب ہیں شفیعِ محشر صلِّ علیٰ محمدؐ

ثانی نہیں ہے کوئی دونوں جہاں میں ان کا
بعدِ خدا ہیں برتر صلِّ علیٰ محمدؐ

تعریف جن کی رب کے قرآں میں جا بجا ہے
ہیں آپ وہ پیمبر صلِّ علیٰ محمدؐ

اب کوئی آرزو ہے تو بس یہ آرزو ہے
بلوائیں اپنے در پر صلِّ علیٰ محمدؐ

اپنا حمیدؔ تو ہے بخشش کا یہ وسیلہ
ہر دم ہے میرے لب پر صلِّ علیٰ محمدؐ

مرے دل کو ہے آرزوئے محمدؐ
کھنچا جا رہا ہوں میں سوئے محمدؐ

ستانے لگا ہے مجھے دردِ فرقت
صبا جب سے لائی ہے بوئے محمدؐ

کیا اس نے جنّت کا بے شک نظارا
نظر جس کو آیا ہے کوئے محمدؐ

غریبوں کے حامی ، یتیموں کے والی
زمانے پہ روشن ہے خوئے محمدؐ

خدا کی قسم ، اس نے دیکھا خدا کو
کہ دیکھا ہے جس نے بھی روئے محمدؐ

ہے عشقِ نبی عشقِ خلّاقِ عالم
کلامِ خدا گفتگوئے محمدؐ

خدا کی محبت ہے ان کی محبت
مجھے کیوں نہ جستجوئے محمدؐ

یہی آرزو ہے ، یہی ہے تمنا
نظر آئے رویا میں روئے محمدؐ

بنائیں حمیدؔ اس کو کحل البصر ہم
میسر جو ہو خاکِ کوئے محمدؐ

آجائے نظر جلوۂ رخسارِ محمدؐ
مدت سے ہوں میں طالبِ دیدارِ محمدؐ

اللہ کا دیدار ہے اس دید کا حاصل
کیوں دل کو نہ ہو حسرتِ دیدارِ محمدؐ

موسیٰ بھی خریدار ہیں، عیسیٰ بھی خریدار
اللہ غنی گرمئ بازارِ محمدؐ

زاہد ہو تمنا مجھے کیوں باغِ ارم کی
بہتر ہے کہیں خلد سے گلزارِ محمدؐ

دل کیوں نہ منور ہو مرا نورِ خدا سے
سینہ ہے مرا مرکزِ انوارِ محمدؐ

فرمانِ محمدؐ تو ہے فرمانِ الٰہی
جو قول خدا کا وہی اقرارِ محمدؐ

کرتی ہے جبیں سائی یہاں آکے خدائی
یہ شان ہے، یہ عظمتِ دربارِ محمدؐ

ہوجائے گا آزاد وہ ہر رنج والم سے
ہو جائے گا جو دل سے گرفتارِ محمدؐ

کچھ فائدہ ہوگا نہ اسے چارہ گروں سے
یہ دل تو حمید اپنا ہے بیمارِ محمدؐ

کیا بتاؤں میں کیا ہیں محمدؐ
نورِ ذاتِ خدا ہیں محمدؐ

ان کی شانِ نبوت نہ پوچھو!
مظہرِ کبریا ہیں محمدؐ

وہ نہ ہوتے ، نہ ہوتی خدائی
خلق کی ابتدا ہیں محمدؐ

بعدِ خالق ہے ان کی فضیلت
سرورِ انبیا ہیں محمدؐ

یہ حقیقت ہے ، مانو نہ مانو
رہبرِ حق نما ہیں محمدؐ

منکرو! یہ ہے میرا عقیدہ
دافعِ ہر بلا ہیں محمدؐ

در حقیقت حمیدؔ حزیں کا
حاصلِ مُدعا ہیں محمدؐ

حبیبِ خدا بن کے آئے محمدؐ
زمانے کی بگڑی بنائے محمدؐ

کروں کیوں نہ خود کو فدائے محمدؐ
خدا کی رضا ہے رضائے محمدؐ

خدا کی قسم اپنی امت کی خاطر
ہزاروں مصیبت اٹھائے محمدؐ

جو محبوبِ رب ہو، جو روحِ جہاں ہو
کہاں کوئی ایسا سوائے محمدؐ

کرے کیا کوئی ان کی مدحت سرائی
خدا جب ہے محوِ ثنائے محمدؐ

زمانے میں جو بھولے بھٹکے ہوئے تھے
انہیں سیدھا رستہ دکھائے محمدؐ

کہاں یہ حمیدؔ، اور کہاں نعت گوئی!
کہ اس پہ ہے نظرِ عطائے محمدؐ

زمانے کے حاجت روا ہیں محمدؐ
مرے دردِ دل کی دوا ہیں محمدؐ

شرف آپ نے پایا محبوبیت کا
فضیلت میں بعدِ خدا ہیں محمدؐ

کریں بحرِ عصیاں میں جو نا خدائی
حقیقت میں وہ ناخدا ہیں محمدؐ

کرینگے وہی امتوں کی شفاعت
کہ شافعِ روزِ جزا ہیں محمدؐ

مصیبت میں ہرگز نہ گھبراؤں گا میں
کہ جب میرے مشکل کشا ہیں محمدؐ

مجھے اب کوئی شۓ کی حاجت نہیں ہے
مری آرزو ، مدّعاء ہیں محمدؐ

انہیں سے تو روشن ہے سارا زمانہ
ہر اک شۓ میں جلوہ نما ہیں محمدؐ

شریعت میں تو وہ نبی بن کے آئے
حقیقت میں کیا جانے کیا ہیں محمدؐ

حمیدؔ ان کا دامن نہ چھوڑوں گا ہرگز
مرے پیشوا ، رہنما ہیں محمدؐ

آپ ہیں دلبرِ خدا صلِّ علیٰ محمدؐ
دونوں جہاں کے پیشوا صلِّ علیٰ محمدؐ

سرورِ کائنات آپ ، ختم رسالت آپ پر
آپ ہیں فخرِ انبیا صلِّ علیٰ محمدؐ

آپ کے ذکرِ پاک سے دل کو ملی ہے روشنی
دینِ مبیں کے رہنما صلِّ علیٰ محمدؐ

وصفِ شہِ امم کروں ، میری یہ کیا مجال ہے
اس کے سوا کہوں میں کیا صلِّ علیٰ محمدؐ

آپ کے جسم پاک کا ، سایہ نہ تھا جہان میں
مظہرِ ذاتِ کبریا صلِّ علیٰ محمدؐ

وجہِ سکونِ قلب ہے اور ہے وجہِ نجات
لب پر ہے میرے برملا صلِّ علیٰ محمدؐ

چارۂ دردِ معصیت ، چارہ گروں سے ہوگا کیا
آپ جب اس کی ہیں دوا صلِّ علیٰ محمدؐ

اس کا خدا کو علم ہے ، سمجھے گا کوئی کیا بھلا
شانِ رسولِ کبریا صلِّ علیٰ محمدؐ

کثرتِ رنج و یاس سے دل کو سکون مل گیا
میں نے حمید جب کہا صلِّ علیٰ محمدؐ

نہ دیں آپ جس کو سہارے محمدؐ
وہ دن اپنا کیسے گزارے محمدؐ

منور نہ ہو کس طرح میری دنیا
کہ ہیں میری آنکھوں کے تارے محمدؐ

سرِ حشر ہرگز ندامت نہ ہوگی
کہ ہیں امتوں کے سہارے محمدؐ

انہیں تیس دن یاد کرتے ہیں مومن
کہ قرآں کے ہیں تیس پارے محمدؐ

مرا دین و ایماں نہ کیوں ہو تصدّق
کہ ہیں آپ رب کے دلارے محمدؐ

زمانے میں جب ناخدا بن کے آئے
لگی کشتیِ غم کنارے محمدؐ

حمیدؔ اب ہمیں کیوں ہو محشر کا کھٹکا
محمدؐ کے ہم ہیں ، ہمارے محمدؐ

گزرتی ہے جو کچھ خدا جانتا ہے ، اسے کیا کروں میں بیاں یا محمدؐ
مجھے بے کس و بے سہارا سمجھ کر ، ستانے لگا ہے جہاں یا محمدؐ

بیاں بھی اسے کرنا چاہوں اگر میں ، بیاں ہو یہ ممکن کہاں یا محمدؐ
بہت غم فزا ہے، بہت غم اثر ہے، غمِ ہجر کی داستاں یا محمدؐ

نہیں دل کو اب تابِ صبر و تحمل ، ہیں آنکھوں میں آنسو لبوں پر ہیں نالے
خدا کے لئے میری دنیا بدل دیں ، بہت ہو چکا امتحاں یا محمدؐ

تجسس میں ہے اک کشا کش کا عالم ، نہ منزل سے واقف نہ ہے کوئی رہبر
خدا جانے پہنچے گا کب تک مدینہ، مرے شوق کا کارواں یا محمدؐ

یہ ارض و سما عرش و کرسی کا باعث ، فقط آپ ہی کی ہے ذاتِ مقدس
اگر آپ ہوتے نہ مبعوثِ عالم ، نہ ہوتا یہ کون و مکاں یا محمدؐ

فلک ظلم پر ظلم ڈھاتا ہے مجھ پر ، نہ ہمدرد کوئی نہ ہے کوئی یاور
مری آپ امداد فرمائیں آکر ، مٹا دے نہ دورِ جہاں یا محمدؐ

حمیدؔ اب مجھے خوفِ محشر نہیں ہے ، شفاعت سرِ حشر ہوگی یقیناً
کہ بخشش کا مجھ کو وسیلہ ملا ہے ، کہ ہر دم ہے وردِ زباں یا محمدؐ

کوئی پہنچا نہ پہنچے گا وہاں تک
رسائی ہے شہِ دیں کی جہاں تک

کوئی دیکھے تو عظمت کی بلندی
مرے سرکار پہنچے لامکاں تک

نظر آئے گا ہر سو ان کا جلوہ
نگاہِ شوق جائے گی جہاں تک

دکھائیں اب رخِ انور خدارا
جدائی کا اُٹھائیں غم کہاں تک

عجب اک کیفیت ہوتی ہے دل کی
نبیؐ کا نام آتے ہی زباں تک

خدا بھی ہے ثنا خوانِ محمدؐ
نہیں محدود انساں کے بیاں تک

وہ ہیں مختارِ کل ، محبوبِ داور
ہے ذکر ان کا زمیں سے آسماں تک

اسی کو ہے خدا کا قرب حاصل
گیا ہے جو درِ شاہِ زماں تک

حمیدؔ استاد کا ہے یہ مقولہ
ہے لطفِ شاعری لطیفِ بیاں تک

دل سے محبوبِ یزداں پہ لاکھوں سلام
عرشِ اعظم کے مہماں پہ لاکھوں سلام

ظلِّ رب ، نور ایماں پہ لاکھوں سلام
رحمتِ خاص رحماں پہ لاکھوں سلام

جن سے روشن ہوا ہے یہ ظلمت کدہ
ایسے مہرِ درخشاں پہ لاکھوں سلام

عرصۂ حشر میں لاج رکھ لیں گے جو
امتوں کے نگہباں پہ لاکھوں سلام

ان کی فرماں روائی ہے کونین میں
دونوں عالم کے سلطان پہ لاکھوں سلام

جن کو حق نے شرف بخشا معراج کا
ایسے شاہِ رسولاں پہ لاکھوں سلام

خود ثنا گر ہے جن کا خدائے جہاں
ایسے سلطانِ خوباں پہ لاکھوں سلام

ان پہ خالق نے قرآن نازل کیا
منبعِ علم و عرفاں پہ لاکھوں سلام

جن سے مردہ دلوں کو ملی زندگی
ایسے عیسیٰ دوراں پہ لاکھوں سلام

رہبرِ راہِ حق پر کروڑوں درود
دافعِ دردِ عصیاں پہ لاکھوں سلام

روز و شب ، صبح و شام اے حمیدِ حزیں
روحِ دیں ، جانِ ایماں پہ لاکھوں سلام

❁

حکمِ خدا فرمانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
سارا جہاں قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

راہِ خدا انساں کو دکھائے ، جام مئے توحید پلائے
یہ ہے بڑا احسانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صبر و رضا کی حد تو دیکھو ، ہاتھ کا تکیہ ، خاک کا بستر
یہ سب تھے سامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آپ پہ صدقے ساری خدائی ، آپ نے ایسی شان ہے پائی
روح الامیں دربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خود ہی خدا ہے جن کا ثنا گر ، وصف ہو ان کا مجھ سے کیونکر
سب سے برتر شانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خالق سے یہ اپنی دعا ہے ، جس دم ہو ہنگامۂ محشر
ہاتھ آئے دامانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوفِ حسابِ روزِ محشر حمیدؔ زار ہو کیونکر
دل ہے مرا قربانِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہے عقل وفہم سے باہر مقامِ شاہِ اممؐ
زمیں پہ ایک قدم ، آسماں پہ ایک قدم

جو آپ آئے تو ظلمت مٹی زمانے کی
خدا شناس ہوئے ہم یہ آپ کا ہے کرم

حضور سجدۂ تعظیم میں کروں گا ادا
جہاں بھی آپ کا مل جائے گا نشانِ قدم

فلک کے جور سے ناشاد ودل شکستہ ہوں
اسیرِ پنجۂ غم ہوں، ہلاکِ ظلم وستم

سکون ہم کو میسر ہو یہ کہاں ممکن
فراقِ سرورِ عالم میں بے قرار ہیں ہم

بہارِ خلد تصدّق ہے باغِ طیبہ پر
نثار ہوتی ہے آکے بہارِ باغِ ارم

بہت دنوں سے پریشاں ہیں یا رسول اللہ
دلِ غریب پہ کر دیجئے نگاہِ کرم

یہ آرزو ہے کہ وقتِ اخیر جب آئے
ہو میرے وردِ زباں نامِ سرورِ عالم

پہنچ سکا نہ حمیدؔ آج تک مدینے میں
اسی کا اس کو ہے صدمہ، اسی کا اس کو ہے غم

سر کے بل جانبِ طیبہ جائیں گے ہم
حالِ دل ان کو جا کر سنائیں گے ہم

ذوقِ دیدار میں شاہِ کونین کے
ہر مصیبت خوشی سے اٹھائیں گے ہم

یاد میں آپ کی یاشہِ مرسلیں
دل سے دونوں جہاں کو بھلائیں گے ہم

جس میں نورِ الٰہی کی ہو روشنی
وہ چراغِ تمنا جلائیں گے ہم

ہیں مدد گار اپنا شہِ دو جہاں
اہلِ دنیا سے کیا خوف کھائیں گے ہم

آرزو ہے یہی ، مدّعا ہے یہی
عشقِ احمد میں خود کو مٹائیں گے ہم

پڑھ کے صلِّ علیٰ چوم لیں گے قدم
حشر میں جس گھڑی ان کو پائیں گے ہم

اب تو جلوہ دکھادیجئے یا نبیؐ
غم جدائی کا کب تک اٹھائیں گے ہم

اے حمیؔدِ حزیں سجدۂ شوق میں
اپنا سر ان کے در پر جھکائیں گے ہم

ان کے ملنے سے ملے گا حشر میں کوثر کا جام
ہے لقب جن کا جہاں میں حضرتِ خیرالانام

جن کی الفت میں خدا نے خلق کو پیدا کیا
لاکھ بار ان پر درود اور لاکھ بار ان پر سلام

باعثِ تخلیقِ عالم آپ ہی کی ذات ہے
آپ ہی محبوبِ رب ہیں سرورِ عالی مقام

ان کی طاعت ہے یقیناً طاعتِ پروردگار
ہر گھڑی ، ہر لمحہ ہے میری زباں پر ان کا نام

آپ نے روشن کیا ہے آ کے وحدت کا چراغ
آپ ہی کی معرفت آیا ہے وحدت کا پیام

ختم ہے ساری فضیلت آپ ہی کی ذات پر
آپ ہیں ختم الرسل اس میں نہیں کوئی کلام

طاعتِ شاہِ مدینہ دل سے جو کرتا رہا
کیوں نہ ہو پھر جنت الفردوس میں اس کا مقام

ہاتھ جس کو ساقیٔ کوثر کا دامن آ گیا
حشر کی گرمی سے ہوگا وہ نہ ہر گز تشنہ کام

آپ کا انسان سے ہو وصف، ممکن ہی نہیں
دو جہاں کے آپ مالک، آپ نبیوں کے امام

بخشوائیں گے جو امت کو سرِ میدانِ حشر
نامِ نامی ان کا میرے لب پہ ہے ہر صبح و شام

اے حمیدؔ اپنی دعا ہے یہ خدائے پاک سے
لب پہ ہو نامِ محمدؐ جب ہو کام اپنا تمام

❁

عرب کی سر زمیں اللہ اکبر | رہِ خلدِ بریں اللہ اکبر
عرب کی سر زمیں پر ہی ہوا ہے | ظہورِ شاہِ دیں اللہ اکبر
گئے ہیں آپ ہی معراج کی شب | سرِ عرشِ بریں اللہ اکبر

کہاں وہ حضرتِ عیسیٰ و موسیٰ کہاں سلطانِ دیں اللہ اکبر
ثنا خوانِ حبیبِ روزِ محشر ہے رب العالمیں اللہ اکبر
عجب انداز سے دنیا میں آئے وہ بطحیٰ کے مکیں اللہ اکبر
بڑا احسان ہے ان کا زمیں پر وہ آئے تو یہیں اللہ اکبر
ملائک روضۂ اقدس پہ آکر جھکاتے ہیں جبیں اللہ اکبر
حمید ان کا کوئی ثانی نہیں ہے
وہ ہیں ایسے حسیں اللہ اکبر

یقیناً ہے اسی کو عشق میں قربِ خدا حاصل
جسے بھی ہوگیا عشقِ رسولِ دوسرا حاصل

عبادت گار ہو، زاہد ہو، ذاکر ہو کہ واعظ ہو
اگر عشقِ محمدؐ ہی نہیں دل میں تو کیا حاصل!

خدا کے فضل سے اس کی شفاعت ہو ہی جائے گی
ہوئی جس کو رضائے شافعِ روزِ جزا حاصل

اگر میں زندگانی میں پہنچ جاؤں مدینے تک
تو سمجھوں گا ہوا ہے زندگی کا مدعا حاصل

نظارہ سبز گنبد کا نہیں اب تک کیا میں نے
مرے یہ نالہ و فریاد سب کے سب ہیں لاحاصل

خدائے پاک کو دیکھا اسی نے، شک نہیں اس میں
کیا جس نے نظارۂ جمالِ مصطفےٰ حاصل

یقیناً دل مرا مستغنی کونین ہوجائے
اگر ہوجائے دل کو عشقِ ختم الانبیا حاصل

اگر قربِ الٰہی چاہتے ہو اے مسلمانو!
کرو پہلے غمِ عشقِ حبیبِ کبریا حاصل

حمیدؔ اپنا یہ دل ہو کیوں نہ شاہِ دیں کا دیوانہ
محبت ہی میں ہے انسان کو لطفِ بقا حاصل

❀

حق شناس، حق آشنا، حق بیں ہوا جاتا ہے دل
عشقِ شاہِ دیں میں کیا سے کیا بنا جاتا ہے دل

لطف کچھ جینے کا ملتا ہے تو ملتا ہے اسے
یاد میں شاہِ عرب کی جس کو تڑپاتا ہے دل

رحم اب فرمایئے یا سرورِ کون ومکاں
رفتہ رفتہ یاس کا پتلا بنا جاتا ہے دل

بے قراری کا شبِ غم میں مداوا ہے یہی
نامِ احمدؐ لب پہ آتے ہی سکوں پاتا ہے دل

غرق کیوں رہتا ہے ذکرِ سیّدِ کونین میں
یہ تو دل ہی جانتا ہے لطف کیا پاتا ہے دل

عشق میں تکلیف کو راحت سمجھنا چاہیے
دل کو سمجھاتا ہوں میں اور مجھ کو سمجھاتا ہے دل

بے نیازی اس کو ہو جاتی ہے روزِ حشر سے
آپ پر شاہِ مدینہ جس کا آجاتا ہے دل

لب پہ ہوتا ہے وظیفہ آپ ہی کے نام کا
جب کبھی شامِ الم میں میرا گھبراتا ہے دل

اللہ اللہ وہ کشش پیدا ہوئی ہے اے حمیدؔ
جانبِ شاہِ مدینہ ہی کھنچا جاتا ہے دل

خوشی سے اہلِ محشر سب مچل جائیں گے محشر میں
شفیعِ روزِ محشر جس گھڑی آئیں گے محشر میں

کبھی تو ساقیِ کوثر ملیں گے حوضِ کوثر پر
کبھی تو امتی کو اپنے سمجھائیں گے محشر میں

ہر اک مرسل کے لب پر نفسی نفسی حشر میں ہوگا
مگر محبوبِ رب کچھ اور فرمائیں گے محشر میں

پریشاں حال حضرت امتی کو ڈھونڈتے ہوں گے
بلاکر جامِ کوثر سب کو پلوائیں گے محشر میں

انہیں کے سر پہ ہوگا حشر میں سہرا شفاعت کا
انہیں کے پاس اہلِ حشر سب جائیں گے محشر میں

بچالیں گے گنہگارانِ امت کو سرِ محشر
خدا سے اپنی امت کو بخشوائیں گے محشر میں

سرِ میدانِ محشر دیں گے تسکیں سرورِ عالم
گنہگار انِ امت جب کہ گھبرائیں گے محشر میں

پئے بخشش گنہگار انِ امت شان و شوکت سے
خدا کے پاس محبوبِ خدا جائیں گے محشر میں

حمیدؔ بے نوا ہم تو لپٹ جائیں گے قدموں سے
سراپا رحمتِ عالم کو جب پائیں گے محشر میں

❀

ہے خواب گاہِ شہِ بحر و بر مدینے میں
لگی ہوئی ہے جہاں کی نظر مدینے میں

میں ہر قدم پہ درود و سلام پڑھتا چلوں
نصیب سے جو ہو میرا گزر مدینے میں

کروں نثار دل وجاں کو ان کے روضے پر
کبھی نصیب سے پہنچوں اگر مدینے میں

یہی دعا ہے خدا سے ، یہی تمنا ہے
یہ زندگی ہو ہماری بسر مدینے میں

علاجِ دل کے لیے جاؤں گا سوئے طیبہ
کہ میرے درد کے ہیں چارہ گر مدینے میں

حضور کو مری حالت پہ رحم آئے گا
اگر میں پہنچوں گا باچشم تر مدینے میں

زمانہ کھنچ کے کیوں آئے نہ ان کی چوکھٹ پر
ہیں دوجہان کے جب راہبر مدینے میں

تڑپ رہا ہوں میں فرقت میں شاہِ والا کی
صبا سنا دے یہ جاکر خبر مدینے میں

چلو حمیدؔ مدینے کو سوچتے کیا ہو
ملے گا چارۂ دردِ جگر مدینے میں

زمیں سے عرش کا زینہ تلاش کرتا ہوں
محمدی ہوں مدینہ تلاش کر تا ہوں

دل و دماغ معطر ہوں جس کی خوشبو سے
وہ مشکبار پسینہ تلاش کر تا ہوں

جو عاصیوں کو کرے پار بحرِ عصیاں سے
وہ ناخدا ، وہ سفینہ تلاش کر تا ہوں

مجھے بھی لیتے چلو ساتھ قافلے والو
کہ میں بھی راہِ مدینہ تلاش کر تا ہوں

جلا سے جس کی ملی روشنی دو عالم کو
وہ بے مثال نگینہ تلاش کر تا ہوں

جو عشقِ شاہِ رسل سے نہ ہو کبھی غافل
وہ زندگی ، وہ قرینہ تلاش کر تا ہوں

حمیدؔ بس یہ مری زندگی کا حاصل ہے
میں روئے شاہِ مدینہ تلاش کر تا ہوں

ثنائے حبیبِ خدا کر رہا ہوں
میں دردِ جگر کی دوا کر رہا ہوں

میں بیمارِ ہجرِ شہِ انبیا ہوں
تلاشِ درِ مصطفیٰ کر رہا ہوں

ملک مرحبا مرحبا کہہ رہے ہیں
میں وصفِ شفیع الوریٰ کر رہا ہوں

رہِ عشق میں اپنے دل کو، جگر کو
فدائے شہِ دوسرا کر رہا ہوں

ستم سہہ کے دنیا کا ہجر نبیؐ میں
میں دل کو الم آشنا کر رہا ہوں

غمِ شاہ میں اپنے دل کو پھنسا کر
زمانے کے غم سے رہا کر رہا ہوں

مجھے قربتِ شاہِ دیں ہو میسر
خدا سے یہی میں دعا کر رہا ہوں

حمیدِؔ حزیں لکھ کے نعتِ پیمبرؐ
میں سامانِ روزِ جزا کر رہا ہوں

میں کیا بتاؤں کیا ہے حلیمہ کی گود میں		اللہ کا پتا ہے حلیمہ کی گود میں
کتنا بلند ہے یہ حلیمہ کا مرتبہ		محبوبِ کبریا ہے حلیمہ کی گود میں
روشن ہے جس کے روئے منوّر سے کائنات		وہ نور آگیا ہے حلیمہ کی گود میں
جبریل کہہ رہے ہیں یہ سدرا سے بر ملا		مہمان عرش کا ہے حلیمہ کی گود میں
کہتے ہیں جس کو باعثِ تخلیقِ دو جہاں		وہ میرا مصطفےٰ ہے حلیمہ کی گود میں
بعدِ خدا ہے جس کی فضیلت جہان میں		وہ شاہِ دوسرا ہے حلیمہ کی گود میں
جس کے جمالِ پاک پہ شیدا ہے خود خدا		پیکر وہ حسن کا ہے حلیمہ کی گود میں
جس کی مثال تھی نہ تو جس کی مثال ہے		وہ فخر انبیا ہے حلیمہ کی گود میں
سایہ نہیں ہے جس کے قدِ بے مثال کا		وہ مظہرِ خدا ہے حلیمہ کی گود میں
کشتی نوح جودی سے کہتی ہے بار بار		عالم کا ناخدا ہے حلیمہ کی گود میں
آدمؑ ہو یا کلیمؑ ہو یا حضرت مسیحؑ		ہر اک کا پیشوا ہے حلیمہ کی گود میں
کہتا ہے دیکھ دیکھ کے مکےّ کا ہر فصیح		قدرت کا فلسفہ ہے حلیمہ کی گود میں
پیتے ہیں جس میں بیٹھ کے اصحاب باوقار		وحدت کا میکدہ ہے حلیمہ کی گود میں

اک میرا ہی نہیں ہے زمانے میں اے حمیدؔ
ہر اک کا آسرا ہے حلیمہ کی گود میں

جو ہیں نبیوں میں معراج والے نبی ، مجھ کو ان کے سہارے ملے ہیں
جن پہ قرآن نازل ہوا ہے ، مجھ کو حق کے وہ پیارے ملے ہیں

ان کے آتے ہی اصنام الٹے، حکم پا تے ہی سورج بھی پلٹا
چاند بھی تو دو ٹکڑے ہوا ہے ، آپ کے جب اشارے ملے ہیں

وہ بتوں کی خدائی مٹانے، رحمتوں کے خزانے لٹانے
بزم عالم میں آئے ہیں حضرت ، بے کسوں کے سہارے ملے ہیں

کفر و بدعت سے سب کو بچاتے ، راہ بھولے ہوؤں کو بتاتے
رہنماؤں کے جو رہنما ہیں ، ہم کو وہ رب کے پیارے ملے ہیں

بحرِ ظلمت میں تھا زورِ طوفاں ، کھا رہی تھی جھولے یہ کشتی
ناخدا بن کے آئے جو احمدؐ ، بحرِ غم کے کنارے ملے ہیں

جن کے در کے ہیں جبریل درباں، جن پہ صدقے ہے ساری خدائی
خوش نصیبی ہے اپنی کہ ہم کو ، آمنہ کے وہ پیارے ملے ہیں

اے حمیدؔ اب نہ کر فکرِ محشر ، تو ہے مدِح سرائے پیمبرؐ
تیری ہوگی شفاعت یقیناً ، تجھ کو رب کے دلارے ملے ہیں

کوئی بھی خلقِ خدا میں آپ سے بڑھ کر نہیں
یا محمدؐ آپ کا ثانی نہیں ، ہم سر نہیں

کوئی روح اللہ ہوئے ، کوئی کلیم اللہ ہوئے
یا رسول اللہ کوئی شافعِ محشر نہیں

یوں تو ہیں سارے نبی اللہ کے پیغامبر
یا نبیؐ کوئی حبیبِ خالقِ اکبر نہیں

فکرِ دنیا ہے نہ اب عقبیٰ ہی کا ہے غم مجھے
آپ جب ہمدرد محسن ہیں تو کوئی ڈر نہیں

جس درِ اقدس پہ جھکتی ہے فرشتوں کی جبیں
وہ درِ خیرالوریٰ ہے اور کوئی در نہیں

اے جہاں والو، فضائے باغِ طیبہ کی طرح
چشمِ حق بیں میں جہاں کا کوئی بھی منظر نہیں

کیا نہیں گزری فراقِ سیدِ کونین میں
لائقِ ضبطِ فغاں اب تو دلِ مضطر نہیں

ہجر میں مدِ نظر ہے شیوۂ صبر و رضا
مضطرب دل ہے مگر آہ و فغاں لب پر نہیں

وہ سرِ محشر پریشاں حال ہوگا اے حمید
جس کسی کے دل کو عشقِ ساقیِ کوثر نہیں

یارب یہ التجا ہے تری بارگاہ میں
رکھنا ہمیشہ مجھ کو تو اپنی نگاہ میں

جب سے ترے حبیب کا سودا ہوا ہمیں
جلوے ہیں دو جہاں کے ہماری نگاہ میں

جو نور ان کے روئے منوّر سے ہے عیاں
ہر گز نہیں ہے ایسی ضیا مہر و ماہ میں

بولیں گے اہلِ حشر دہائی ہے آپ کی
تشریف آپ لائیں گے جب حشر گاہ میں

فریاد میری سنتے دو عالم کے بادشاہ
اتنا اثر تو ہوتا مری آہ آہ میں

دیکھی ہے جس نے روضۂ پر نور کی بہار
باغِ بہشت ہیچ ہے اس کی نگاہ میں

یہ آرزہ ہے میری ، یہ ہے میرا مدعا
موت آئے مجھ کو عشقِ رسالت پناہ میں

تعظیمِ مصطفٰے کے جو کو ئی خلاف ہے
منکر وہی ہے، غرق وہی ہے گناہ میں

اللہ کی پناہ جسے چاہئے حمیدؔ
جانا پڑے گا اس کو رسالت پناہ میں

نازاں ہے جن پہ عرشِ بریں آپ ہی تو ہیں
سرکار ، لامکاں کے مکیں آپ ہی تو ہیں

جن سے ملی ہے راہِ ہدایت جہان کو
وہ رہنمائے دینِ متین آپ ہی تو ہیں

نازاں ہے جن کی ذاتِ مقدس پہ کائنات
وہ فخرِ آسماں و زمیں آپ ہی تو ہیں

معراج کی شب عرشِ بریں پر گئے ہیں آپؐ
یاشاہ رازِ حق کے امیں آپ ہی تو ہیں

دنیا میں یوں تو لاکھوں نبی آئے ہیں لیکن
محبوب حق ہیں، رب کے قریں آپ ہی تو ہیں

دنیا میں سایہ جن کے قدِ پاک کا نہ تھا
یا شاہِ دو جہاں وہ حسین آپ ہی تو ہیں

عرشِ بریں پہ آپ ہی تشریف لے گئے
جن کی کوئی مثال نہیں آپ ہی تو ہیں

روشن ہوا ہے جن کی تجلّی سے دو جہاں
وہ بے مثال ماہِ مبیں آپ ہی تو ہیں

دن رات جن کی یاد میں مضطر حمیدؔ ہے
وہ مدعائے قلبِ حزیں آپ ہی تو ہیں

لاکھ سجدے کرو بھی تو کیا فائدہ ، جب میسر تمہیں حق کی قربت نہیں
جس میں نامِ نبیؐ کا نہ ہو تذکرہ ، وہ عبادت تو کوئی عبادت نہیں

جس کی لو آپ ہی سے ہے ہر دم ، اہلِ ایماں وہی ہے، مسلماں وہی
مردِ مومن بھلا ہوگا وہ کس طرح ، آپ سے جس کے دل کو محبت نہیں

عظمتِ مصطفےٰ سے جو منکر ہوا ، کفر و بدعت میں وہ مبتلا ہوگیا
نہ ہوئی جس سے تعظیم خیرالوریٰ ، اس کی خاطر خدا کی بھی رحمت نہیں

آرزو ہے یہی یا حبیبِ خدا ، التجا ہے یہی یا شہِ انبیا
اپنے در کی گدائی مجھے دیجئے ، بادشاہی کی مجھ کو ضرورت نہیں

آپ ہیں وجہِ تخلیقِ کون ومکاں ، آپ کا عشق ہے عشق ربِ جہاں
آپ سے عشق جس کو نہیں یا نبیؐ ، حشر میں مستحقِ شفاعت نہیں

زہد و تقویٰ میں ہی گو رہے مبتلا ، سجدے پہ سجدہ کرتا رہے وہ ادا
اس سے راضی نہ ہوگا کبھی کبریا ، جس کے دل میں نبی کی محبت نہیں

سر گروہِ پیمبر کہاں ہیں ، دلبرِ ربِ اکبر کہاں ہیں
حشر میں اہلِ محشر کہیں گے ، شافعِ روزِ محشر کہاں ہیں

جب سنے گا نہ کوئی کسی کی ، نفسی نفسی کا جب ہوگا عالم
ہر لبِ انس وجاں پر یہ ہوگا ، کملی والے پیمبر کہاں ہیں

المدد ناخدائے دو عالم ، المدد پیشوائے دو عالم
میری امداد کو اب تو آئیں ، میرے ہمدرد و یاور کہاں ہیں

شیث کوئی ہوئے کوئی عیسیٰ ، کوئی یوسف ہوئے کوئی موسیٰ
یا شفیع الوریٰ دو جہاں میں ، کوئی محبوب داور کہاں ہیں

بے سہاروں کے جو ہیں سہارا ، جن کے سر ہے شفاعت کا سہرا
ہر نظر آج انہیں ڈھونڈتی ہے ، رہبروں کے وہ رہبر کہاں ہیں

آج مطلب ہے خیر الوریٰ سے ، مظہرِ ذاتِ پاکِ خدا سے
تشنہ کامِ محبت کہیں گے ، ساقیٔ جامِ کوثر کہاں ہیں

اے حمیدِ حزیں ہر پیمبر ، کہہ کے یہ ڈھونڈیں گے روزِ محشر
ہے سرِ عرش جن کی رسائی ، دو جہاں کے وہ سرور کہاں ہیں

فلک پر شور ہے خیرالوریٰ تشریف لاتے ہیں
خدا کے پاس محبوبِ خدا تشریف لاتے ہیں

لقب شمس الضحیٰ ، بدرالدجیٰ ، قرآں میں ہے جن کا
شبِ معراج ہے ، وہ مصطفےٰ تشریف لاتے ہیں

ملائک ، حور و غلماں ، انبیا آپس میں کہتے ہیں
زہے قسمت حبیبِ کبریا تشریف لاتے ہیں

کہا رضواںؔ نے آ کر ساکنانِ باغِ جنّت سے
غریبوں ، بے کسوں کے آسرا تشریف لاتے ہیں

خدا کے بعد جن کا مرتبہ ہے دونوں عالم میں
وہ فخرِ انبیا ، شانِ خدا تشریف لاتے ہیں

دیا روح الامیں نے مژدہ آ کر چرخ والوں کو
فلک پر رحمتِ خاصِ خدا تشریف لاتے ہیں

منور کائناتِ دل ہوئی جن کی تجلّی سے
فلک پر آج وہ نور الھدیٰ تشریف لاتے ہیں

سرِ محشر کریں گے جو شفاعت اپنی امّت کی
سرِ عرشِ بریں وہ پیشوا تشریف لاتے ہیں

حمیدؔ ان کو کہیں گے اہلِ محشر دیکھ کے پیہم
وہ دیکھو! شافعِ روزِ جزا تشریف لاتے ہیں

وہ ہرگز مل نہیں سکتا کبھی عیش و مسرت میں
مزہ ملتا ہے جو دل کو غمِ عشقِ رسالت میں

فنا جو ہوگیا شاہِ مدینہ کی محبت میں
حیات دائمی اس کو میسر ہے حقیقت میں

نبی کے عشق میں اے مومنو کیا کچھ نہیں ملتا
اگر ہے دیکھنا خود کو مٹا دو عشقِ حضرتؐ میں

محبت جس کے دل کو ہوگئی شاہِ رسولاں سے
یقیناً حشر کے دن ہوگا وہ دامانِ رحمت میں

کوئی شانِ رسولِ پاک کو سمجھے تو کیا سمجھے
خدا کے بعد جب ہیں شاہِ دیں افضل فضیلت میں

خدا کو ڈھونڈ نے والو ، نبی کے عشق میں ڈھونڈو
نہاں رازِ خدا ہے در حقیقت عشقِ حضرتؐ میں

رسولِ پاک کو جو اپنے جیسا ہی سمجھتا ہے
مقام اس شخص کا نارِ جہنم ہے حقیقت میں

ابھی دنیا میں اپنی مثل تم جن کو سمجھتے ہو
ارے ناداں! انہیں کی بادشاہی ہوگی جنت میں

حمیدؔ زار جو تعظیم احمد کا نہیں قائل
شفاعت ہو نہیں سکتی کبھی اس کی حقیقت میں

خدا کے ساتھ محمدؐ کا نام ہے کہ نہیں؟
بتاؤ سب سے یہ اونچا مقام ہے کہ نہیں؟

خدا کا حکم رسولِ خداؐ کی اطاعت ہے
خدا کا بندہ نبی کا غلام ہے کہ نہیں؟

خدا کا ، اور فرشتوں کا ، اہل ایماں کا
مرے نبی پہ درود و سلام ہے کہ نہیں؟

زمیں ہو یا کہ فلک ہو کہ عرشِ اعظم ہو
مرے حضور کا چرچا تمام ہے کہ نہیں؟

یہ بزمِ شاہِ رسولاں ہے با ادب آؤ
تمہارے دل میں ادب احترام ہے کہ نہیں؟

بتاؤ رحمتِ عالم کی دیکھ کر تفسیر
نبی کا فیض زمانے میں عام ہے کہ نہیں؟

خدائے پاک کا جب نور ہے یہاں موجود
جناں سے بڑھ کے مدینے کی شام ہے کہ نہیں؟

یہ نعت گوئی جو کرتا ہوں تو مری جانب
نگاہِ شافعِ روزِ قیام ہے کہ نہیں؟

نبیؐ کے عشق میں جس نے بھی جان دی اپنی
حمید اس پہ جہنم حرام ہے کہ نہیں؟

شورِ صلِّ علیٰ ہے فلک پر ، آج خیرالانام آرہے ہیں
عرش پر آج ملنے خدا سے ، دو جہاں کے امام آرہے ہیں

سنتا ہوں ذکر شاہِ مدینہ ، مرحبا مرحبا ہے لبوں پر
فرض تعظیم ہوتی ہے مجھ پر ، اب ادب کے مقام آرہے ہیں

بولے جبریل شاہِ عربؐ سے ، اپنے آقا سے ، محبوبِ رب سے
حق نے بخشا شرف ہمرہی کا ، دل کے ارمان کام آرہے ہیں

اللہ اللہ وہ شان ان کی ، آتے ہی نامِ احمدؐ زباں پر
لب پہ لاکھوں درود آرہے ہیں ، لب پہ لاکھوں سلام آرہے ہیں

ذوقِ دیدار میں کبریا بھی ، حورو غلماں ملک ، انبیا بھی
آج کی رات سب منتظر ہیں ، شاہِ عالی مقام آرہے ہیں

بعدِ خالق ہے جن کی فضیلت ، جن کی نسبت ہے وجہِ شفاعت
جن کی خاطر سجی عرش و کرسی ، وہ شہِ ذوالکرم آرہے ہیں

اے حمیدؔ حزیں روزِ محشر ، حکم دے گا یہی ربِّ اکبر
اے فرشتو! ہٹو ، راہ دے دو ، مصطفٰے کے غلام آرہے ہیں

کیا بتاؤں تمہیں، کیا نگاہوں میں ہے
کملی والے کا جلوہ نگاہوں میں ہے

جس پہ شیدا ہوا خالقِ دو جہاں
ہاں وہی روئے زیبا نگاہوں میں ہے

بعدِ حق سارے عالم میں سب سے بڑا
مرتبہ پانے والا نگاہوں میں ہے

مجھ کو چھیڑو نہ اے ہم نشینو ابھی
سبز گنبد کا نقشہ نگاہوں میں ہے

حشر کی دھوپ کا اب کوئی غم نہیں
کالی کملی کا سایہ نگاہوں میں ہے

اے حمید اپنی بخشش بھی ہوجائے گی
نسبتِ شاہِ بطحیٰ نگاہوں میں ہے

طالبِ رحم ہوں سرکار مدینے والے
میرے مالک، مرے مختار مدینے والے

آپ چاہیں تو سنور جائے مقدر میرا
ہو نظر مجھ پہ بھی اک بار مدینے والے

طالبِ دید ہیں مدت سے نگاہیں میری
ہو میسر مجھے دیدار مدینے والے

سختی ہجر سے جان آئی پہنچ کر لب پر
زندگی ہوگئی دشوار مدینے والے

آپ کی چارہ گری کی ہے ضرورت مجھ کو
دل جو ہے آپ کا بیمار مدینے والے

جس درِ پاک سے محروم نہ لوٹا کوئی
وہ تو ہے آپ کا دربار مدینے والے

دین و دنیا کی ہر اک فکر سے آزاد ہے وہ
آپ ہیں جس کے مددگار مدینے والے

رحم فرمایئے! مجبور ہیں، ناچار ہیں ہم
ہے فلک در پئے آزار مدینے والے

خوفِ محشر سے حمیدؔ آپ ہراساں ہیں عبث
آپ کے جب ہیں مددگار مدینے والے

خدا سے مخاطب حبیبِ خدا ہے
زباں پر فرشتوں کے صلِّ علیٰ ہے

نبی وہ ملا ، جو حبیبِ خدا ہے
خدا بھی ہے شیدا ، زمانہ فدا ہے

نظر آئے مجھ کو جمالِ محمدؐ
یہی آرزو ہے ، یہی مدعا ہے

نہیں فرق احمد، احد میں ہے کوئی
فقط "میم" کا ایک پردہ پڑا ہے

حرام اس پہ بے شک ہے نارِ جہنم
فراقِ نبی میں جو دل مبتلا ہے

غمِ دو جہاں سے ملی ہے رہائی
مرا دل فدائے شہِ دوسرا ہے

تصدق ہے ان پر مرا دین وایماں
جہاں میں لقب جن کا خیرالوریٰ ہے

مری لاج رکھ لیجئے یا محمدؐ
زمانہ مرے نام پر ہنس رہا ہے

جہاں بگڑی تقدیر بنتی ہے سب کی
حمیدِ حزیں وہ درِ مصطفےٰ ہے

سر کے بل جاؤں گا میں، اگر لے گیا سوئے طیبہ مقدر، ارادہ تو ہے
دیکھنے کے لئے اے مرے ہمدمو! سبز گنبد کا منظر ارادہ تو ہے

عشقِ شاہِ رسل میں ہے پاسِ ادب، آہ و فریاد سے مجھ کو کیا ہے غرض
غم شناسِ محبت جو پایا ہے دل، جبر کرلوں گا دل پر ارادہ تو ہے

اپنے روضے پہ بلوائیے یا نبیؐ ، یہ کرم مجھ پہ فرمائیے یا نبیؐ
دیکھ لیتا مدینے کی دلکش فضا ، شافعِ روزِ محشر ارادہ تو ہے

کوئی پہلو مجھے چین آتا نہیں ، یا حبیبِ خدا ذوقِ دیدار میں
میری چشمِ تمنا ہے مضطر بہت ، دیکھ لوں روئے انور ارادہ تو ہے

اپنا بگڑا مقدر بنانے کو میں ، دامن دل مرادوں سے بھرنے کو میں
حالتِ زار اپنی بنانے کو میں ، جاؤں گا ان کے در پر ارادہ تو ہے

انقلابِ زمانہ جو راس آگیا ، زندگی میں جو موقع کبھی مل گیا
میں کروں گا بیاں جا کے سرکار سے ، حالتِ قلبِ مضطر ارادہ تو ہے

ایک مدت سے دل میں یہ ہے آرزو ، میں بہارِ مدینہ کبھی دیکھ لوں
حالتِ دل اگر اپنی بہتر نہیں ، اے حمید اپنا بہتر ارادہ تو ہے

شفیع المذنبیں آئے ، حبیبِ کردگار آئے
مبارک ہو جہاں کو ، دو جہاں کے تاجدار آئے

سبق توحید کا دینے کی خاطر اہلِ دنیا کو
سراپا بن کے رحمت سرورِ عالی وقار آئے

بجا اسلام کا ڈنکا زمانے میں ہر اک جانب
پہن کر تاجِ رحمت جب رسولِ کردگار آئے

نبی اس شان و شوکت کے کہاں آئے زمانے میں
زمانے میں یوں آنے کو نبی تو بے شمار آئے

درِ اقدس سے اب تک دور ہوں میں یا رسول اللہ
جدائی میں دلِ بیتاب کو کیوں کر قرار آئے

مٹا یا کفر کو ، لہرا دیا اسلام کا جھنڈا
کہ بن کر رحمت للعالمیں عالی وقار آئے

اگر قابو نہ ہو دل پر فراقِ شاہِ والا میں
مرے لب پر نہ کیوں کر نالۂ بے اختیار آئے

سفر ہو جانبِ طیبہ مرا ، اس زندگانی میں
تری رحمت سے وہ دن بھی کبھی پروردگار آئے

بہ وقت جاں کنی یہ آرزو ہے اے حمیدؔ اپنی
محمدؐ مصطفےٰ کا نام لب پر بار بار آئے

تصدق مرا ان پہ دل اور جگر ہے بشر میں لقب جن کا خیرالبشر ہے
مدینہ پہنچ جاؤں گا میں یقیناً مرا شوقِ دل جب مرا راہ بر ہے
اگر کوئی چشمِ حقیقت سے دیکھے درِ کبریا ہی محمدؐ کا در ہے
ہے دل جس کا قربانِ شاہِ مدینہ اسے خوفِ دنیا نہ محشر کا ڈر ہے

فراقِ نبیؐ میں جو آنکھوں سے ٹپکے   وہ قطرہ حقیقت میں کوئی گہر ہے
بلا لیجئے مجھ کو آقا مدینہ   مری زندگی اب چراغِ سحر ہے
بجھاؤں گا دل کی لگی کو اسی سے   بڑے کام کی شئے مری چشم تر ہے
عجب حال ہے عشقِ حضرت میں اپنا   نہ جنت کی حسرت، نہ دوزخ کا ڈر ہے

حمیدؔ ان کا جلوہ ہے ہر شئے سے ظاہر
مگر شرط چشمِ حقیقت نگر ہے

بحمداللہ دنیا میں انیسِ بے کساں آئے
مبارک ہو جہاں والو! شفیعِ عاصیاں آئے

خدا سے بخشوانے کو گنہگار انِ امت کو
سراپا بن کے رحمت سرورِ کون و مکاں آئے

پہنچ جاؤں گا اپنی منزلِ مقصود پر بے شک
محمدؐ مصطفےٰ جب بن کے میرِ کارواں آئے

شرف محبوبیت کا آپ ہی کو حق نے بخشا ہے
نبی اس شان وشوکت کے زمانے میں کہاں آئے

کہا جب یا رسول اللہ دل کو ہوگئی تسکیں
وہ مومن کے لئے بن کے سکونِ قلب وجاں آئے

ہوا صدمرحبا صلِ علیٰ کا شور ہر جانب
زمیں پر جس گھڑی عرشِ بریں کے میہماں آئے

پہنچ جانا خدا وندِ جہاں تک کون مشکل ہے
ہماری رہبری کو رہبرِ ہر دوجہاں آئے

جہاں نا آشنا تھا جلوۂ معبود بر حق سے
جہاں میں جلوۂ حق کو نبیؐ کرنے عیاں آئے

حمیدؔ ان کے کرم کا آج تک مشکور ہے دنیا
رسول اللہ بن کے دافعِ دردِ نہاں آئے

ذاتِ پاکِ حبیبِ خدا سے، خلق میں کوئی بڑھ کر نہیں ہے
بعد خالق ہے رتبہ انہیں کا، کوئی بھی ان کا ہم سر نہیں ہے

جس پہ ساری خدائی ہو صدقے، خود خدا جس پہ شیدا ہوا ہو
بزمِ عالم میں یا شاہِ بطحیٰ، کوئی ایسا پیمبر نہیں ہے

وہ مدینے کی دلکش فضا ہے، رشک ہے جس پہ باغِ جناں کو
رونقِ باغِ خلدِ بریں تو، باغِ طیبہ سے بہتر نہیں ہے

کیجئے دل سے ان کی اطاعت، رکنِ ایماں ہے ان کی محبت
مردِ مومن نہیں ہے وہ ہرگز، جس کو حُبِّ پیمبر نہیں ہے

شمعِ وحدت ہوئی ہے فروزاں ، آپ آئے جو بزمِ جہاں میں
یا حبیبِ خدا راہِ حق کا آپ سا کوئی رہبر نہیں ہے

طعنِ ناداری دیتی ہے دنیا ، حالِ دل میرا بے حد ہے ابتر
اک نگاہِ کرم کا ہوں طالب ، خواہشِ لعل و گوہر نہیں ہے

جس کی خوشبو ہے ہر دو جہاں میں ، جس سے ہیں دونوں عالم معطّر
آپ کے اس پسینے سے بڑھ کر ، یا نبی مشک و عنبر نہیں ہے

المدد تاجدارِ مدینہ ، بحرِ غم میں پھنسا ہے سفینہ
کیجئے رحم للہ مجھ پر ، کوئی دمساز و یاور نہیں ہے

دل حمیدؔ حزیں کا بھرا ہے ، آپ کے عشق سے یا محمدؐ
اب کسی شئے کی اس کو ضرورت ، شافعِ روزِ محشر نہیں ہے

یوں ہونے کو سرِ محشر ہزاروں پیشوا ہوں گے
مگر محبوبِ رب العالمیں پیشِ خدا ہوں گے

اسی جانب نظر ہوگی گنہگارانِ امت کی
کہ جس جانب غریبوں بے کسوں کے آسرا ہوں گے

مجھے اب خوف کیوں ہو تشنگی روزِ محشر کا
کہ محشر میں لبِ کوثر حبیبِ کبریا ہوں گے

ہر اک مرسل کے لب پر نفسی نفسی حشر میں ہوگا
مگر کچھ اور فرماتے ہوئے خیرالوریٰ ہوں گے

نہ ہوگا حشر میں کوئی کسی کا اے جہاں والو!
گنہگاروں کے حامی شافعِ روزِ جزا ہوں گے

محبت جن کے دل کو ہوگئی آلِ محمدؐ سے
وہ بے شک جنّتی ہوں گے، وہی حق آشنا ہوں گے

وہی آنسو کے قطرے سرد کردیں گے جہنم کو
فراقِ شاہِ دیں میں ہم اگر گرم بکا ہوں گے

گنہگارانِ امت کہہ اٹھیں گے پیشوا آئے
شفیعِ روزِ محشر جس گھڑی جلوہ نما ہوں گے

حمیدِؔ بے نوا سب ہوں گے پیچھے پیچھے محشر میں
اور آگے آگے سرکارِ دو عالم مصطفٰے ہوں گے

❀

نہ مجھے دعا کی تلاش ہے، نہ مجھے دوا کی تلاش ہے
میں مریضِ عشقِ رسول ہوں، درِ مصطفٰے کی تلاش ہے

وہ نبی جو امّی لقب ہوا، وہ نبی جو دلبرِ رب ہوا
وہ نبی جو ماہِ عرب ہوا، اسی مہ لقا کی تلاش ہے

جو ہے شمعِ محفلِ اولیں ، جو ہے شمعِ محفلِ مرسلیں
جو ہے شمعِ محفلِ عالمیں ، اسی دلربا کی تلاش ہے

یوں نبی تو لاکھوں ہوئے مگر ، نہیں ان پہ میری کوئی نظر
ہوئی جس سے خلق کی ابتدا ، اسی انتہا کی تلاش ہے

مجھے فکرِ بحرِ الم نہ ہو ، مجھے خوفِ موجِ بلا نہ ہو
جو بھنور سے کشتی نکال دے ، اسی نا خدا کی تلاش ہے

میں تری تلاش میں کھوگیا ، مجھے خود نہیں ہے مرا پتہ
مجھے اب تو تیری تلاش میں ، دلِ مبتلا کی تلاش ہے

مرا دل مریضِ گناہ ہے ، مجھے چارہ ساز و نہ چھیڑو تم
وہ درِ رسول پہ پاؤں گا مجھے جس دوا کی تلاش ہے

تجھے کیا بتاؤں میں ہم سفر ، ہوں اسیرِ ذوقِ طلب مگر
رہِ عشق سے ہوں میں بے خبر ، مجھے رہنما کی تلاش ہے

نہ ہے کعبے کی مجھے جستجو ، نہ ہے قبلے کی مجھے آرزو
حمیدؔ اپنے فرقِ نیاز کو درِ مصطفٰے کی تلاش ہے

ہے ادھر باغِ خلدِ بریں منتظر ، عاشقانِ حبیبِ خدا کے لئے
اور ادھر نارِ دوزخ بھی ہے مضطرب ، دشمنانِ شہِ دوسرا کے لئے

واقعہ یہ ہے معراج کی رات کا ، رب سے محبوبِ رب کی ملاقات کا
منتظر سب کھڑے اہلِ افلاک تھے ، یعنی دیدارِ خیرالوریٰ کے لئے

کیوں نہ ہوں ان پہ صدقے مرے قلب وجاں، جو ہوئے وجہِ تخلیقِ کون ومکاں
مختصر یہ ہے تو صیفِ خیرالبشر، ساری خلقت نبی مصطفٰے کے لئے

آپ ہیں دونوں عالم کے فرماں روا ، آپ ہیں مظہرِ ذاتِ پاکِ خدا
آپ سے عاجزا نہ یہ ہے التجا ، اب کرم کردیں مجھ پر خدا کے لئے

آپ شمس الضحیٰ ، آپ بدرالدجیٰ ، آپ خیر البشر، آپ خیرالوریٰ
ختم ساری فضیلت ہوئی آپ پر، وصف کب ہے یہ اور انبیا کے لئے

مردِ مومن ہوں میں عاشقِ مصطفٰے ، بارگاہِ خدا میں یہ ہے التجا
میں مروں بھی تو ان کی رضا کے لئے، میں جیوں بھی تو ان کی رضا کے لئے

ان کی شان ان کی رفعت کا کیا پوچھنا، حق نے بخشا شرف ان کو معراج کا
بہرِ دیدار تھا منتظر خود خدا ، عرش پر خاتم الانبیا کے لئے

میرے دل کو ہے عشقِ شفیع الوریٰ، میرے ہاتھوں میں ہے دامنِ مصطفٰے
میری بخشش کا ذریعہ یہی کم ہے کیا، فکر کیوں کر ہو روزِ جزا کے لئے

شورِ صلِّ علیٰ تھا فلک در فلک ، اے حمیدِ حزیں فرش سے عرش تک
عرش و کرسی قلم سب سجائے گئے ، صرف تعظیم نورالھدیٰ کے لئے

کرم یہ خاص ہے ان کا جو وہ سوئے زمیں آئے
جہاں والو! جہاں میں رحمت للعالمیں آئے

وہ ہر عالم کے رحمت ہیں، کسی عالم میں رہ جاتے
یہ کم احسان ہے ان کا وہ آئے تو یہیں آئے

اسی سے ان کی عالی شان کا اندازہ کر لیجے
سلامِ ربِ اکبر لے کے خود روح الامیں آئے

کیا روشن جہاں کو آپ نے اپنی تجلّی سے
عجب انداز سے دنیا میں وہ ماہِ مبیں آئے

زمیں سے عرش تک صلِّ علیٰ کا شور برپا تھا
جہاں میں جس گھڑی رازِ دو عالم کے امیں آئے

ملی مہر نبوت آپ کو، قرآں ہوا نازل
نبی اس شان وشوکت کے زمانے میں نہیں آئے

خدا نازاں ہے ان پر اور خدائی ناز کرتی ہے
بحمداللہ رحمت بن کے وہ سوئے زمیں آئے

حمیدؔ ان سا کسی میں وصف ہو، یہ غیر ممکن ہے
کوئی ثانی نہیں ہے جن کا، وہ ایسے حسیں آئے

اس کو ہر مشکل سے مشکل کام بھی آسان ہے
جو فدا ہے آپ پر ، جو آپ پر قربان ہے

مظہرِ ذاتِ خدا ہیں آپ اس میں شک نہیں
جو خدا کا حکم ہے وہ آپ کا فرمان ہے

آپ نے روشن کیا ہے آکے وحدت کا چراغ
آپ کا اہلِ جہاں پر یہ بڑا احسان ہے

رحمت للعالمیں کا آپ نے پایا لقب
جس کی نسبت غیر ممکن آپ کی وہ شان ہے

ڈوبا سورج بھی پلٹ آیا ، ہوا شق القمر
معجزہ یہ دیکھ کر سارا جہاں حیران ہے

حشر میں رکھ لیں گے آقا امتِ عاصی کی لاج
میں عقیدت مند ہوں ، میرا یہی ایمان ہے

یا شفیع المذنبیں ہم پر کرم کی ہو نظر
ایک مدت سے دلِ حسرت زدہ حیران ہے

آپ نے کفر وضلالت کا بجھایا ہے چراغ
یہ کرم ہے آپ کا، یہ آپ کا احسان ہے

یا رسول اللہ مدت سے حمیدؔ زار کو
آپ کا دیدار ہوجائے ، یہی ارمان ہے

بحمداللہ کرم گستر کا دامن ہاتھ آیا ہے
حبیبِ خالقِ اکبر کا دامن ہاتھ آیا ہے

مقدر کیوں نہ اپنا اوج پر ہو اے جہاں والو!
مکینِ گنبدِ اخضر کا دامن ہاتھ آیا ہے

خدا شاہد! اسے دونوں جہاں میں سرفرازی ہے
جسے اللہ کے دلبر کا دامن ہاتھ آیا ہے

سرِ میدانِ محشر تشنگی کا خوف کیا مجھ کو
مجھے جب ساقیٔ کوثر کا دامن ہاتھ آیا ہے

پہنچ جانا خدا تک اس کا آخر کون مشکل ہے
کہ جس کو حق نما رہبر کا دامن ہاتھ آیا ہے

شفاعت ہوگی اس کی بالیقیں میدانِ محشر میں
کہ جس کو شافعِ محشر کا دامن ہاتھ آیا ہے

مرا دل کیوں نہ رشکِ جلوہ گاہِ طور ہو جائے
مجھے جب اس مہِ انور کا دامن ہاتھ آیا ہے

حمیدؔ اس کو حقیقت میں ملی کونین کی دولت
جسے کونین کے سرور کا دامن ہاتھ آیا ہے

شرک و بدعت سمجھ کر جو تم نے ، مصطفٰے کو پکارا نہیں ہے
کل سرِ حشر اے بدعقیدو ! بے پکارے گزارا نہیں ہے

ہم کو بے حد ستاتی ہے دنیا ، اپنا دشمن ہے سارا زمانہ
اب سوا آپ کے یا محمدؐ ، اور کوئی سہارا نہیں ہے

دل کو تڑپاتا ہے ہجر کا غم ، خوں بہانے لگی چشمِ پرنم
ہر طرح کا ستم ہے گوارا ، دردِ فرقت گوارا نہیں ہے

تم اسے بے سہارا سمجھ کر ، چھیڑتے ہو عبث دنیا والو
جو فدائے شہِ مرسلیں ہے ، وہ کبھی بے سہارا نہیں ہے

ہو کرم مجھ پہ شاہِ مدینہ ، بحرِ غم پھنسا ہے سفینہ
دور ساحل سے ہے میری کشتی ، نزد اب تک کنارا نہیں ہے

یہ خدا نے کہا مصطفٰے سے ، اپنے محبوب ، خیرالوریٰ سے
آپ کا جو نہیں شاہ بطحیٰ ، اصل میں وہ ہمارا نہیں ہے

میں بھی ہوں آپ کا نام لیوا ، میں بھی ہوں آپ ہی پر تصدق
میری جانب نگاہِ کرم کا ، یا نبیؐ کیوں اشارا نہیں ہے

بعدِ خالق ہے جن کی فضیلت ، جو سراپا ہیں رحمت ہی رحمت
دو جہاں میں حمیدؔان سے بڑھ کر کوئی بھی رب کا پیارا نہیں ہے

رحمتوں کے خزینے کی کیا بات ہے دو جہاں میں مدینے کی کیا بات ہے
یادِ حضرت میں جو زندگی ہو بسر زہدو! ایسے جینے کی کیا بات ہے
اس کی خوشبو سے عالم معطّر ہوا مصطفٰے کے پسینے کی کیا بات ہے
لائے تشریف دنیا میں جب شاہِ دیں اس گھڑی ، اس مہینے کی کیا بات ہے
جس نے آتے ہی چمکایا اسلام کو مومنو! اس نگینے کی کیا بات ہے
یوں تو جینے کو دنیا میں جیتے ہیں سب غم میں مر مر کے جینے کی کیا بات ہے
جلوہ گر جس کے دل میں ہیں شاہِ اممؐ اس کے دل،اس کے سینے کی کیا بات ہے
شاہِ بطحیٰ کا کوئی ہے شیدا اگر اس میں بغض اور کینے کی کیا بات ہے

ناخدائی کریں جس کی خیرالوریٰ
اے حمیدؔ اس سفینے کی کیا بات ہے

ہیں محبوبِ خدا ، خیر الوریٰ ، یہ بھی حقیقت ہے
ہے ان کی شان بھی شانِ خدا ، یہ بھی حقیقت ہے

صفت میں ،شان میں ،شہرت میں ،عظمت میں ،فضیلت میں
خدا کے بعد ہی ہیں مصطفٰے ، یہ بھی حقیقت ہے

سوائے آپ کے شاہِ دو عالم ، دونوں عالم میں
کوئی دلبر نہیں اللہ کا ، یہ بھی حقیقت ہے

دعا مقبول ہوتی ہے شہِ دیں کے وسیلے سے
ہوئی مقبول آدمؑ کی دعا ، یہ بھی حقیقت ہے

غلط ہرگز نہیں ہے ، یا نبیؐ راہ حقیقت کا
کوئی رہبر نہیں ہے آپ سا ، یہ بھی حقیقت ہے

کسی کا تو نہیں ہے ، یا محمدؐ آپ ہی کا ہے
لقب شمس الضحیٰ ، بدرالدجیٰ ، یہ بھی حقیقت ہے

زمانہ جن کو کہتا ہے مکینِ گنبدِ خضریٰ
وہی ہیں شافعِ روزِ جزا ، یہ بھی حقیقت ہے

یہی ہے مختصر توصیف سرکارِ دو عالم کی
کہ وہ ہیں رحمتِ خاصِ خدا ، یہ بھی حقیقت ہے

کھڑے تھے منتظر اہلِ فلک معراج کی شب میں
پئے دیدِ حبیبِ کبریا یہ بھی حقیقت ہے

خدا نے کہہ دیا جن کو ورفعنا لك ذكرك
بشر سے ہوگا ان کا وصف کیا ! یہ بھی حقیقت ہے

حمیدؔ اپنا عقیدہ ہے شہِ کونین کا ثانی
زمانے میں نہیں ہے دوسرا یہ بھی حقیقت ہے

یا حبیبِ کبریا یہ آپ سے فریاد ہے
آپ کے ہوتے ہوئے دنیا مری برباد ہے

ہوگیا ہے عشق جس دل کو رسول اللہ سے
اصل میں قیدِ غمِ دنیا سے وہ آزاد ہے

یا رسول ا للہ اب میری مدد فرمایئے
در پئے آزار یہ چرخِ ستم ایجاد ہے

میرے حالِ زار پر ہے اک زمانہ خندہ زن
طعنِ ناکامی ہے اور میرا دل ناشاد ہے

پیس ڈالا ہے مجھے چرخِ ستم ایجاد نے
یا حبیب اللہ غم افزا مری روداد ہے

مضطرب یہ ہے فراقِ سیّدِ کونین میں
کس طرح خوش بخت میری خاطرِ ناشاد ہے

روضۂ اقدس سے اب تک دور ہوں میں اے حمید
نالۂ دل بے اثر ہے، بے اثر فریاد ہے

عشقِ محبوبِ خدا دل میں چھپا رکھا ہے ‏ دولتِ دیں کو کلیجے سے لگا رکھا ہے
اے شہِ کون ومکاں میرے دلِ محزوں نے ‏ آپ کی یاد میں دنیا کو بھلا رکھا ہے
یہ وسیلہ ہی تو کافی ہے شفاعت کے لئے ‏ دل جو سرکارِ دو عالم سے لگا رکھا ہے
دردوغم، رنج والم، داغ قلق، داغ فراق ‏ دلِ مغموم میں کیا اس کے سوا رکھا ہے
یاد میں سرورِ کونین کی ہم نے دل کو ‏ رشکِ صد جلوہ گہہِ طور بنا رکھا ہے
عشقِ محبوبِ خدا میں تو خدا ملتا ہے ‏ زاہدوں کے لئے جنّت ہی صلہ رکھا ہے
اشک آنکھوں میں ہے اور لب پہ ہیں آہیں تیرے
تو نے کیا حال حمید اپنا بنا رکھا ہے

دنیا سے جاؤں گا یہی تحفہ لئے ہوئے ‏ یادِ مکینِ گنبدِ خضریٰ لئے ہوئے
معراجِ مصطفےٰ کا معمہ نہ حل ہوا ‏ الجھی ہوئی اسی کو ہے دنیا لئے ہوئے
اللہ کے حبیب کو، رحمت کو، نور کو ‏ طیبہ ہے اپنی گود میں کیا کیا لئے ہوئے
ہے دیکھنا تو چشمِ عقیدت سے دیکھئے ‏ روئے نبیؐ ہے جلوۂ مولا لئے ہوئے
میں ان کا امتی ہوں مقدر پہ ناز ہے ‏ ارماں تھے جس کا حضرت موسیٰ لئے ہوئے
رخسارِ بے مثال کا صدقہ لٹائیے ‏ ارمانِ دید آیا ہوں آقا لئے ہوئے
سرکار اک نگاہِ کرم میری سمت بھی ‏ آیا ہوں در پہ میں بھی تمنا لئے ہوئے
رحمت کی کیا کمی ہے مدینے میں اے حمید
رحمت کا ہے خزینہ، مدینہ لئے ہوئے

بھیک دیتے ہوئے رحمتوں کی، آمنہؓ کے دلارے ملیں گے
جا کے دیکھو درِ مصطفیٰ پر ، کتنے دامن پسارے ملیں گے

جب سنے گا نہ کوئی کسی کی ، نفسی نفسی کا جب ہو گا عالم
مبتلا فکر امت میں اس دم ، ربِّ اکبر کے پیارے ملیں گے

بعدِ خالق ہے جن کی فضیلت ، دیکھنا ان کو روزِ قیامت
سب سے آگے صفِ انبیا میں، کملی والے ہمارے ملیں گے

واں ہر اک چیز ہی دل نشیں ہے، ہر جگہ رشکِ خلدِ بریں ہے
مومنو جا کے طیبہ میں دیکھو، نور ہی کے نظارے ملیں گے

ہر طرف یہ انہیں کی ضیا ہے، ان کے جلوے کا کیا پوچھنا ہے
پرتوِ روئے شاہِ مدینہ ، چاند، سورج، ستارے ملیں گے

خوب کرتے رہو ان کی مدحت، دل میں ہر دم ہے ان کی الفت
اے حمید حشر میں اس کے بدلے، رحمتوں کے سہارے ملیں گے

حاجیوں نے کعبے کو ہر طرف سے گھیرا ہے
مصطفےٰ کی گلیوں میں قدسیوں کا پھیرا ہے

مصطفےٰ کی کملی میں نور کا بسیرا ہے
مومنو! حقیقت میں رحمتوں کا ڈیرا ہے

آسماں پہ رحمت کی ہر طرف گھٹا چھائی
مصطفےٰ نے جب اپنی زلف کو بکھیرا ہے

عظمتِ محمدؐ کے منکروں کے حصے میں
ٹھوکر و ندامت ہے، کفر ہے، اندھیرا ہے

لیجئے خبر آقا اب مرے سفینے کی
آج موجِ طوفاں نے ہر طرف سے گھیرا ہے

خالقِ دو عالم کا نور ہے مدینے میں
اس لئے مدینے کی شام بھی سویرا ہے

ناز ہو نہ کیوں مجھ کو اے حمیدؔ قسمت پر
میں غلامِ احمد ہوں، یہ مقام میرا ہے

کیوں مرے دل ہی پہ الزامِ تمنائی ہے
آپ کے رخ کا خدا خود بھی تو شیدائی ہے

اجڑا صحرا تھا، وہاں قحط کا اک عالم تھا
آپ آئے تو مدینے میں بہار آئی ہے

کیا عبادت نہ کہیں گے اسے دنیا والے
درِ حضرت پہ اگر شوقِ جبیں سائی ہے

جس کی تمثیل جہاں میں نہیں ملتی اب تک
ایسی شان آپ نے اللہ غنی پائی ہے

کیوں نہ دل اپنا ہو قربان ان کے قدموں پر
عشقِ حضرت میں نہ ذلت ہے نہ رسوائی ہے

مجھ سے ہو مدحِ شہِ ختمِ رُسل ناممکن
نہ زباں ایسی، نہ ایسی مری گویائی ہے

آپ سے پہلے تھا کچھ اور نظامِ عالم
آپ آئے ہیں تو دنیا نے امان پائی ہے

جلوۂ پاک ہمیں خواب میں دکھلائیں حضورؐ
ذوقِ دیدار میں اب جان پہ بن آئی ہے

عاشقِ شاہِ رُسل تو جو نہیں ہوگا حمیدؔ
تجھ کو دنیا یہ کہے گی کہ تو سودائی ہے

بانیٔ دینِ وحدت کی کیا بات ہے
مصطفٰے کی صداقت کی کیا بات ہے
ظلمتیں کفر کی دہر سے مٹ گئیں
شمعِ بزمِ ہدایت کی کیا بات ہے
جس کی طاعت سے راضی ہے ربِّ جہاں
اس نبی کی اطاعت کی کیا بات ہے
مشکلیں جو تھیں میری وہ حل ہوگئیں
ان کی چشمِ عنایت کی کیا بات ہے
جن کے در سے نہ محروم لوٹا کوئی
ان کی شانِ سخاوت کی کیا بات ہے
جس کو چاہے رجوع کرلے اپنی طرف
جذبۂ دل کی طاقت کی کیا بات ہے
ہجرِ خیر البشر تو ہے راحت رساں
اس میں شکوہ شکایت کی کیا بات ہے
جو نبیؐ کے تصور میں ہوگی ادا
زاہدو اس عبادت کی کیا بات ہے
شان جن کی ہے بعدِ خدا خلق میں
اے حمیدؔ ان کی عظمت کی کیا بات ہے

بیخودیٔ شوق سے یہ کام لینا چاہئے
دامنِ شاہِ مدینہ تھام لینا چاہئے
تشنگیٔ حشر سے محفوظ رہنے کے لئے
ساقیٔ کوثر کا ہر دم نام لینا چاہئے
فرقتِ شاہِ اممؐ میں لب کشائی ہے عبث
ضبط سے کام اے دلِ ناکام لینا چاہئے
قلب روشن ہوتا ہے ذکرِ رسول اللہ سے
ان کا نامِ پاک صبح و شام لینا چاہئے
جس کے پینے سے حقیقت خود بہ خود ہو آشکار
ساقیٔ میخانہ سے وہ جام لینا چاہئے
ذکرِ حضرت بھی حقیقت میں عبادت ہے حمیدؔ
ہر گھڑی، ہر لحمہ ان کا نام لینا چاہئے

دل کی محفل سجائے بہت دن ہوئے ، ان کو اپنا بنائے بہت دن ہوئے
جانے کب ہوگی دیدِ رسولِ خدا ، یہ تمنا بسائے بہت دن ہوئے

آپ سے بس یہی مری التجا ، دونوں عالم کے آقا ، حبیبِ خدا
اپنے روضے پہ مجھ کو بلا لیجئے ، یا نبی لو لگائے بہت دن ہوئے

صدمۂ ہجر ایسا ہوا جاں گسل ، اشکباری سے آنکھوں کو فرصت نہیں
رحم فرمایئے حالتِ زار پر ، یا نبیؐ مسکرائے بہت دن ہوئے

بجھ نہ جائے چراغِ تمنا کہیں ، رحم فرمایئے خاتم المرسلیں
اپنا روئے منور دکھا دیجئے ، دل میں ارماں بسائے بہت دن ہوئے

جانے کب ہوگی ہم پر نگاہِ کرم ، یا شفیع الوریٰؐ ، یا شفیع الاممؐ
جانے کب جانبِ طیبہ جائیں گے ہم ، شمعِ حسرت جلائے بہت دن ہوئے

جو ہوئے وجہِ تخلیقِ کون ومکاں ، جن پہ شیدا ہوا خالقِ دو جہاں
جن کے ہاتھوں شفاعت کا سامان ہے ، ان کو تشریف لائے بہت دن ہوئے

اب ہمارے مقدر کا کیا پوچھنا ، جب کہ آقا ملے ہیں شفیع الوریٰ
گوشۂ دامنِ شاہِ کون ومکاں اے حمید ، ہاتھ آئے بہت دن ہوئے

وہاں کی زمیں خلد سے بھی سوا ہے جہاں خواب گاہِ حبیبِ خدا ہے
جہاں جس کے پرتو سے روشن ہوا ہے وہ دراصل روئے نبی کی ضیا ہے
اسے زندگی کا مزہ مل گیا ہے جو بیمارِ ہجرِ شفیع الوریٰ ہے
یہی مختصر شانِ خیرالوریٰ ہے خدا محوِ وصفِ شہِ انبیا ہے
قرار آگیا جس سے عرش بریں کو وہ نعلینِ پاکِ شہِ دوسرا ہے
کوئی دیکھے چشمِ حقیقت نگر سے درِ مصطفیٰ ہی درِ کبریا ہے
بہشت بریں جس کو کہتی ہے دنیا وہ دراصل عشقِ نبی کا صلہ ہے
فنا ہوگیا ہے جو عشقِ نبیؐ میں بھلا اس کے رتبے کا کیا پوچھنا ہے
سدا ذکرِ حضرتؐ میں مشغول رہنا عبادت نہیں ہے تو پھر اور کیا ہے
نہ پوچھو غمِ مصطفیٰ کی حقیقت دلِ مبتلا کیا سے کیا ہوگیا ہے
اسے مل گئی دونوں عالم کی نعمت جسے شاہِ کونین کا غم ملا ہے
ندامت نہ ہو دامنِ تر سے مجھ کو یہی التجا یا شفیع الوریٰ ہے
لکھوں کیا میں وصفِ رسولِ مکرمؐ خدا ان کی صورت پہ شیدا ہوا ہے

جہاں حبہ سائی کی حسرت ہے دل کو
حمیدِ حزیں وہ درِ مصطفیٰ ہے

ضبط کی بھی کوئی انتہا ہے ، ضبط کا کوئی یارا نہیں ہے
اب دکھا دیجئے روئے انور ، دردِ فرقت گوارا نہیں ہے

ہو کرم مجھ پہ شاہِ دو عالم ، کوئی مونس نہ ہے کوئی ہمدم
اپنے در پر خدارا بلالیں ، ہند میں اب گزارا نہیں ہے

فکرِ دنیا میں دل مبتلا ہے ، چارۂ معصیت کا ہوں طالب
بے سہارا ہوں میں یا محمدؐ ، میرا کوئی سہارا نہیں ہے

وجہِ تخلیقِ کون ومکاں ہیں ، آپ محبوبِ ربّ جہاں ہیں
آپ کے جیسا ہردوجہاں میں ،کوئی بھی رب کا پیارا نہیں ہے

روضۂ پاک سے دور ہوں میں، مضطرب میرا قلب و جگر ہے
میری نظروں کو اب تک میسر، روح پر ور نظارا نہیں ہے

ایسا کوئی نہیں ہے جہاں میں ، حالِ دل جس کو اپنا سناؤں
اب سوا آپ کے یا محمدؐ ، اور کوئی ہمارا نہیں ہے

جان مشکل میں میری پڑی ہے، کملی والے مدد کی گھڑی ہے
آپ ہی کا ہے مجھ کو سہارا ، اور کوئی سہارا نہیں ہے

دردِ فرقت بہت جاں گسل ہے ، جاں بلب ہوں میں ، بیتاب دل ہے
ہجرِ خیرالوریٰ میں حمیدؔ اب ، مجھ کو جینا گو ارا نہیں ہے

کفر و ظلمت کو زمانے سے مٹانے آگئے
نورِ حق بن کر جہاں کو جگمگانے آگئے

میرے آقا پیاس پیاسوں کی بجھانے آگئے
ساری دنیا کو مئے وحدت پلانے آگئے

مرحبا صد مرحبا وہ رہبرِ دنیا و دیں
اہلِ دنیا کو پیامِ حق سنانے آگئے

صاحبِ قرآں ، حبیبِ کبریا ، ختم الرسل
راستہ سیدھا زمانے کو دکھانے آگئے

ناخدائے ہر دو عالم آمنہ کی گود میں
کشتیِ امت کو ساحل سے لگانے آگئے

یک بہ یک اصنام کعبہ گر پڑے سب منہ کے بل
خاک میں جھوٹے خداوں کو ملانے آگئے

کہہ اٹھا دل مصطفےٰ کا آستانہ دیکھ کر
آتے آتے آج ہم اپنے ٹھکانے آگئے

حق و باطل کا جہاں میں جب ہوا ہے معرکہ
مردِ مومن راہِ حق میں سر کٹانے آگئے

اس لئے نازاں ہوں میں اپنے مقدر پر حمید
شافعِ محشر مری بگڑی بنانے آگئے

سرورِ کونین، ختم المرسلیں پیدا ہوئے
رب کے دلبر، رحمت للعالمیں پیدا ہوئے

ناخدائے دو جہاں، فخرِ زمیں پیدا ہوئے
رہبرِ اعظم، شہِ دنیا و دیں پیدا ہوئے

جن کی آمد کی خبر دیتے رہے سارے نبی
وہ رسولِ حق، شفیع المذنبیں پیدا ہوئے

کفر و ظلمت کو زمانے سے مٹانے کے لئے
نورِ یزداں، حاصلِ دنیا و دیں پیدا ہوئے

صاحبِ قرآں، انیسِ بے کساں، روحِ جہاں
شاہِ خوباں، زینتِ عرش بریں پیدا ہوئے

دیکھ کر حسنِ محمدؐ، حسنِ یوسفؑ نے کہا
سارے عالم کے حسینوں سے حسیں پیدا ہوئے

لوریاں گا گا کے کہتی تھیں یہ حورانِ جناں
سارے عالم کی انگوٹھی کے نگیں پیدا ہوئے

آیئے مل کر منائیں جشنِ میلاد النبیؐ
آج کے دن مالکِ خلدِ بریں پیدا ہوئے

کیوں نہ ہو ہر سو زمانے میں چراغاں اے حمید
جب کہ محبوبِ خدا، ماہِ مبیں پیدا ہوئے

ہر شئے پہ حکومت ہے، کیا فرماں روائی ہے
سرکارِ دو عالم کے قبضے میں خدائی ہے

کیا حسنِ محمدؐ کی تعریف کرے کوئی
شیدا وہ ہوا جس نے خود شکل بنائی ہے

حضرت کی محبت میں خلاقِ دو عالم نے
عقبیٰ بھی سجایا ہے، دنیا بھی سجائی ہے

جس در کی بدولت ہے دربارِ خدا حاصل
شاہی سے کہیں بڑھ کر اس در کی گدائی ہے

ایماں کے لٹیروں سے بچنا ہے بہت مشکل
سرکار دہائی، ہے سرکار دہائی ہے

یہ مدحِ سرائی تو شیوہ ہے حمید اپنا
پونجی ہے یہی میری، یہ میری کمائی ہے

شمعِ بزمِ دو عالم مدینے میں ہے
زینتِ عرشِ اعظم مدینے میں ہے

نور و رحمت کا سنگم مدینے میں ہے
کتنا پُر کیف موسم مدینے میں ہے

فخرِ آدمؑ ، دعائے خلیلِ خدا
نازشِ ابنِ مریم مدینے میں ہے

کیوں نہ پر نور ہو سرزمینِ حرم
نور ہی نور ہر دم مدینے میں ہے

جس کو خالق نے محبوب اپنا کہا
ہاں وہی فخرِ آدم مدینے میں ہے

کیوں نہ شہرِ مدینہ ہو دارالشفا
زخمِ عصیاں کا مرہم مدینے میں ہے

بے سہارا نہ سمجھو زمانہ مجھے
میرا غم خوار و ہمدم مدینے میں ہے

جن و انسان ہی کیا اے حمیدؔ حزیں
قدسیوں کا بھی سرخم مدینے میں ہے

کیا بتائیں درِ سرکار سے کیا ملتا ہے
راہِ جنت کے لئے راہ نما ملتا ہے

ذکر میں احمدؐ مرسل کے جو رہتا ہے مدام
یہ حقیقت ہے کہ بندے کو خدا ملتا ہے

دردِ دل، دردِ جگر، آہ و فغاں، اشکِ الم
اہلِ دل کو یہ محبت کا صلہ ملتا ہے

مل ہی جائے گی تجھے راہِ مدینہ اے دل
ڈھونڈنے والے کو منزل کا پتا ملتا ہے

ذکرِ حضرتؐ وہ عبادت ہے کہوں کیا زاہد
اس وسیلے ہی سے بندے کو خدا ملتا ہے

عشقِ سرکارِ دو عالم میں ہے جو مست مدام
در حقیقت اسے جینے کا مزہ ملتا ہے

ذوقِ دیدار میں اب زیست کی امید نہیں
ہر نفس سے مجھے پیغامِ فنا ملتا ہے

کیوں نہ بن جاؤں درِ احمدِ مرسل کا گدا
مانگنے والے کو اس در سے سوا ملتا ہے

ہیچ ہے اس کے لئے دولتِ کونین حمیدؔ
جس کے دل کو غمِ محبوبِ خدا ملتا ہے

آپؐ کے جلوے سے مانوس نظر ہو جائے
آہِ دل جو کبھی پابندِ اثر ہو جائے

مجھ کو ناکامیٔ تقدیر کا شکوہ کیوں ہو
سوئے طیبہ جو کبھی میرا گزر ہو جائے

میرے دل کو غم و آلام سے فرصت ہی نہیں
چشمِ رحمت کبھی للہ ادھر ہو جائے

مجھ کو بلوائیں گے سرکارِ مدینہ بے شک
میری آہوں میں اگر رنگِ اثر ہو جائے

یہ کرم ہے غمِ حضرت کا شبِ فرقت میں
اشک آنکھوں سے جو ٹپکے وہ گہر ہو جائے

آپ کی شانِ مقدس کا بھلا کیا کہنا
آپ رخ کر دیں جدھر خلق ادھر ہو جائے

آپ کے دست کرم کو یہ گوارا ہوگا
آپ کا بندہ اگر دستِ نگر ہو جائے

مجھ خطا کار کی دنیا ہی بدل جائے گی
مجھ پہ لطفِ شہِ کونین اگر ہو جائے

ہے یہی عرض مری شاہِ مدینہ سے حمیدؔ
آپ کی یاد میں یہ عمر بسر ہو جائے

زمانہ جن کو کہتا ہے حبیبِ کبریا ، سمجھے!
انہیں کی ذات پر شیدا ہوئی ذات خدا ، سمجھے!

کوئی ثانی نہیں ہے سرورِ کونین کا ، سمجھے!
خدا کے بعد ہی سب سے بڑا ہے مرتبہ ، سمجھے!

مرے آقا نے چل کے جس پہ خود دکھلا دیا ، سمجھے!
وہی ہے سب سے آساں، سب سے سیدھا راستہ ، سمجھے!

بتاؤں کیا تمہیں اے منکرو کیا ہیں شہِ بطحیٰ
خدا کے نور ہیں ، رحمت ہیں، میرے مصطفیٰ ، سمجھے!

بڑی تقدیر ہے میری ، بڑا ہے مرتبہ میرا
جہاں والو ، مرے آقا ہیں محبوبِ خدا ، سمجھے!

سدا تم کھیلتے رہتے ہو جن کی شان و عظمت سے
ارے ناداں ، وہی ہیں شافعِ روزِ جزا ، سمجھے!

وہی وجہِ دو عالم ہیں، وہی ختمِ رسالت ہیں
ہوا ہے ختم ان پر انبیا کا سلسلہ ، سمجھے!

نہ ہوگی کس طرح بخشش مری میدانِ محشر میں
مرے دل میں ہے عشقِ شافعِ روزِ جزا ، سمجھے!

نہ کیوں ہو ناز مجھ کو اے حمیدؔ اپنے مقدر پر
خدا کے فضل سے میں ہوں غلامِ مصطفٰے ، سمجھے!

فراقِ نبیؐ میں دلِ مضطرب کو ، مزہ زندگانی کا آنے لگا ہے
اسے شکوۂ بے قراری ہو کیوں کر، تڑپنے ہی میں چین پانے لگا ہے

خدارا یہ فرمایئے یا محمدؐ ، مجھے چین آئے تو کس طرح آئے
اگر یادِ پیہم ستانے لگی ہے ، اگر ہجرِ پیہم ستانے لگا ہے

خدا بھی ہے شیدا، خدائی بھی شیدا، ہوئے آپ ایسے حسین اللہ اللہ!
درِ پاک پر آج آکر زمانہ بصد شوق دل کو جھکانے لگا ہے

نہ رہبر ہے کوئی نہ ہے کوئی ہمدم ، مدد میری فرمایئے شاہِ عالمؐ
ہر اک موڑ پر دشمنِ دین وملّت ، رہِ عاشقی سے ہٹانے لگا ہے

نہ چھوڑوں گا نامِ نبیؐ کا وظیفہ ، بلا سے مری جان جائے تو جائے
ستم پر ستم ڈھا کے قلبِ حزیں پر ، زمانہ مجھے آزمانے لگا ہے

ہے فرزانہ یہ قلب دیوانہ میرا، ذرا دیکھئے ہوش مندی تو اس کی
فراقِ رسولِ مکرمؐ میں مٹ کر ، یہ ہستی کو اپنی بنانے لگا ہے

نہ دوزخ کا کھٹکا نہ محشر کا غم ہے، سہارا مرا عشقِ شاہِ اممؐ ہے
اسے کیا ڈرانے سے ڈر جاؤں گا میں، زمانہ جو مجھ کو ڈرانے لگا ہے

مجھے آرزوئے حبیبِ خدا ہے، نہیں آرزو کوئی اس کے سوا ہے
فلک کا بھلا کیا بگاڑا ہے میں نے، فلک مجھ پہ کیوں ظلم ڈھانے لگا ہے

تصور میں ہر دم ہے گلزار طیبہ، حمیدؔ ہے یہ حبِ محمدؐ کا صدقہ
جسے دیکھ کر روح ہوتی ہے شاداں، وہ منظر نظر مجھ کو آنے لگا ہے

کیوں نہ ہو جاؤں میں قربانِ رسول عربیؐ — حکمِ خالق ہی ہے فرمانِ رسولِ عربیؐ
میں ہی شیدا نہیں مجھ پر ہی نہیں ہے موقوف — دونوں عالم ہیں فدایانِ رسولِ عربی
فکرِ دنیا ہے نہ عقبیٰ کا مجھے کھٹکا ہے — جب سے ہاتھ آیا ہے دامانِ رسولِ عربی
یہ حقیقت ہے سلاطین جہاں سے بے شک — ہیں کہیں بڑھ کے گدایانِ رسولِ عربی
علم ہے اس کا خدا ہی کو، خدا جانتا ہے — کیا بشر جانے، ہے کیا شانِ رسولِ عربی
ان کی توصیف بشر سے ہو، یہ ممکن ہی نہیں — جب خدا خود ہے ثنا خوانِ رسولِ عربی
ساری دنیا کو ملا آپ سے وحدت کا پیام — سارے عالم پہ ہے احسانِ رسولِ عربی
ایک مدت سے ہے ارمان دلِ مضطر کا — دیکھ لوں میں رخِ تابانِ رسولِ عربی

سرخرو ہوگا دو عالم میں وہی شخص حمیدؔ
دل سے مانے گا جو فرمانِ رسولِ عربی

جب ہوئی فخرِ انساں کی جلوہ گری، قلبِ انساں میں انسانیت جاگ اٹھی
لات وعزیٰ، ہبل سب گرے منہ کے بل، دیکھو کعبے میں وحدانیت جاگ اٹھی

چھاگئی ہر طرف رحمتوں کی گھٹا، جبکہ تشریف لائے حبیبِ خدا
بارشِ نور ہونے لگی ہر طرف، خلق میں شانِ ربانیت جاگ اٹھی

کلیاں چٹکیں، گلوں پر نکھار آگیا، لوٹ کر دورِ فصلِ بہار آگیا
بزمِ ہستی میں جب آئے شاہِ اممؐ، قلبِ انساں میں روحانیت جاگ اٹھی

چھٹ گئی کفر وظلمت کی کالی گھٹا، چھاگیا ساری دنیا پہ نورِ خدا
آپ کے آتے ہی شاہِ کون ومکاں، باغِ ہستی میں حقانیت جاگ اٹھی

دیدۂ کور میں روشنی آگئی، جسمِ بے جان میں زندگی آگئی
جب نبیؐ جان سے بھی قریب آگئے، قلبِ مومن میں نورانیت جاگ اٹھی

سخت مشکل میں ہر اک مسلمان ہے، یعنی خطرے میں ہر وقت ایمان ہے
آپ ہی کی دہائی ہے یا مصطفیٰ، ہر طرف آج شیطانیت جاگ اٹھی

کفر واسلام کا ہوتے ہی امتحاں نعرۂ حق سے گونجی فضائے جہاں
اے حمیدِ حزیں ہر مسلمان میں غیرتِ شانِ مردانیت جاگ اٹھی

قیدِ ہستی سے اس کو رہائی ملی ، دونوں عالم کی فرماں روائی ملی
دامنِ مصطفےٰ جس کے ہاتھ آگیا، اصل میں اس کو ساری خدائی ملی

آپ خیرالاممؐ آپ خیرالوریٰ ، یا شفیع الاممؐ یا شفیع الوریٰ
دونوں عالم کی وہ نعمتیں پاگیا ، آپ کے در کی جس کو گدائی ملی

ساری مخلوق میں آپ سب سے سوا ، آپ ہیں مظہرِ ذاتِ پاکِ خدا
دو جہاں میں مری بہتری کے لئے ، یا نبیؐ آپ کے پیشوائی ملی

کہہ رہے تھے یہ روح الامیں بر ملا ، یا حبیبِ خدا یا حبیبِ خدا
آپ کیا مل گئے یا شہِ انبیا ، قدسیوں کو صحیح رہنمائی ملی

چاند، سورج، ستاروں میں جن کی ضیا، جن کی مدحت سرائی کرے خود خدا
جب کبھی مشکلوں میں پکارا انہیں ، قیدِ مشکل سے مجھ کو رہائی ملی

جب سنوں گا یہ پیغامِ راحت فزا ، چل سوئے خواب گاہِ حبیبِ خدا
سر کے بل سوئے طیبہ چلا جاؤں گا ، گر صبا سے نویدِ رسائی ملی

مل گیا ، مانگنے سے سوا مل گیا ، جب نبیؐ مل گئے تو خدا مل گیا
اب کسی شئے کی مجھ کو ضرورت نہیں ، اے حمیدؔ ان کے در کی گدائی ملی

حسابِ حشر سے سمجھوں گا میں نجات ملی
جو زندگی میں مدینے کی ایک رات ملی

نہیں ہے شکوہ کسی سے، میں شکر کرتا ہوں
غمِ نبیؐ میں مجھے لذّتِ حیات ملی

ہم عشقِ شاہِ امم سے بہت ہی شاداں ہیں
ہمارے دل کو محبت کی کائنات ملی

کرم ہے ان کا، یہ احسان مجھ پہ ہے ان کا
کہ ان کے ملنے سے مجھ کو خدا کی ذات ملی

وہ رازدارِ خدا ہیں، وہ ہیں حبیبِ خداؐ
کب ان کی بات سے اہلِ جہاں کی بات ملی

کرم سے آپ کے ہم عاصیوں کی بخشش کو
مہِ صیام ملا، لیلۃ البراۃ ملی

شفیعِ حشر پہ کیوں کر نہ دل نثار کروں
کہ ان کے ملنے سے مجھ کو رہِ نجات ملی

غمِ حبیبِ خدا میں جو مبتلا ہے حمید
جہاں کے رنج والم سے اسے نجات ملی

بحمدِ اللہ زمیں پر آسماں کی بات آ پہنچی
جہاں میں رحمت للعالمیں کی ذات آ پہنچی

کیا قرآن نازل آپ ہی پر ربِّ اکبر نے
نبی کی معرفت ہی تو خدا کی بات آ پہنچی

ملک صَلِّ علیٰ پڑھتے ہوئے آپس میں کہتے تھے
ظہورِ احمدِ مختار کی وہ رات آ پہنچی

ہوئی ہے بارشِ نورِ خدا ہر سمت ، ہر جانب
زمانے میں جب ان کی ذاتِ بابرکات آ پہنچی

نبی کے عشق کی توہین ہوگی اے دلِ مضطر
اگر تیری زباں پر تیرے دل کی بات آ پہنچی

کہا روح الامیں نے چلئے اب یا سرورِ عالم
شبِ معراج کہتے ہیں جسے وہ رات آ پہنچی

مٹا کفر و ضلالت اے حمیدؔ اس دہر سے یکسر
جہاں میں جب حبیبِ کبریا کی ذات آ پہنچی

❀

دینِ فطرت کی لذّت ملے گی، رونقِ باغِ جنّت ملے گی
یہ دیارِ حبیبِ خدا ہے ، ہر سو رحمت ہی رحمت ملے گی

یہ نہ شرمندۂ احساں ہوگا ، درد ہی درد کا درماں ہوگا
یہ غمِ عشقِ خیرالوریٰ ہے ،دل کو اس غم میں راحت ملے گی

ان کا دیدار آساں نہیں ہے ، ان کا دیدار دیدِ خدا ہے
ہوگا دیدار سے وہ مشرف، جس کو چشمِ بصیرت ملے گی

چھائے رہتا ہے رحمت کا بادل ،نور کی ہوتی رہتی ہے بارش
یہ جگہ ہے وہی دنیا والو ، ہر قدم پر ہی جنّت ملے گی

ہے ادب مانع کیوں لب کشا ہوں ، ہوگی چشمِ عنایت کبھی تو
عرض حالِ زبوں میں کروں گا ، عرض کی جو اجازت ملے گی

ہے جھکی در پہ ساری خدائی ، دیکھیے شان خیرالوریٰ کی
ان کے ملنے ہی سے دنیا والو، دونوں عالم میں راحت ملے گی

آپ ہی تو ہیں شمعِ رسالت، آپ ہی تو ہیں نورِ الٰہی
عشق جس کو نہیں آپ سے ہے، اس کو ظلمت ہی ظلمت ملے گی

ہجر میں جو گزرتی ہے دل پر، اس کا شکوہ نہیں ہے کسی سے
اس کو راحت سمجھنا پڑے گا ، دل کو جو کچھ بھی کلفت ملے گی

اے حمیدؔ عشقِ شاہِ مدینہ ، اصل میں یہ تو عشق خدا ہے
سرخرو دو جہاں میں وہ ہوگا ، جس کسی کو یہ دولت ملے گی

جب شہِ بحر و بر کا خیال آ گیا، زندگی میں نئی اک بہار آ گئی
زندگانی کا مجھ کو مزہ مل گیا ، جب تخیّل پہ یادِ نبیؐ چھا گئی

میرا بگڑا مقدر سنور جائے گا ،دامنِ دل مرا دوں سے بھر جائے گا
عشق میں میری دیوانگی کی ادا ، ان کی چشمِ کرم کو اگر بھا گئی

جس کی خوشبو ہے پھیلی ہوئی چار سو، صحرا صحرا، چمن در چمن، کو بہ کو
یا نبیؐ آپ کے اس پسینے کی بو ، جو کہ ساری خدائی کو مہکا گئی

لب پہ آتے ہی ذکرِ شہِ دوسرا ، اور بھی الجھنوں میں اضافہ ہوا
چین ملتا تو ملتا مجھے کس طرح ، یاد فرقت میں آ آ کے تڑپا گئی

قافلے والے گر چھوڑ کر چل دیے ، جستجو سے مجھے نا امیدی نہیں
مل ہی جائے گا منزل کا مجھ کو پتہ ، میری قسمت اگر راہ پر آ گئی

حادثاتِ جہاں کا نشانہ ہوں میں ، ہے مصائب کا ہر دم مجھے سامنا
آرزو مجھ کو جینے کی ہو کس طرح ، جب طبیعت ہی جینے سے اکتا گئی

کامیابِ اثر ہوگی میری دعا، ایسی امید قسمت سے مجھ کو نہیں
موت آئے جو طیبہ میں سمجھوں گا میں ، زندگی اے حمید اپنی کام آ گئی

جب جہاں میں حبیبِ خدا آ گئے ، روح پرور جہاں کی فضا ہوگئی
جس پہ شاہِ امم کا کرم ہوگیا ، اس کی دنیائے دل کیا سے کیا ہوگئی

چین ملتا نہیں کوئی پہلو مجھے ، بے قراری کا عالم نہ کچھ پوچھیے
ہجر میں میرا اب جینا دشوار ہے ، یا نبیؐ ضبط کی انتہا ہوگئی

سخت مشکل میں ہوں میرے مشکل کشا ، رحم فرمایئے سرورِ انبیا
میری حالت پہ ہو اک نگاہِ کرم ، زندگانی مری غم فزا ہوگئی

دونوں عالم میں پھیلی ہے جن کی ضیا ، وہ ہیں محبوبِ ربِ ، دلبرِ کبریا
جس کے دل میں ہے یادِ نبی جلوہ گر ، اس کی دنیائے دل پر ضیا ہوگئی

سبز گنبد تصور میں ہر وقت ہے، اشکباری سے آنکھوں کو فرصت نہیں
آپ کے ہجر میں یا رسولِ خدا، حالتِ دل مری کیا سے کیا ہوگئی

دھڑکنیں دل کی دیتی ہیں مجھ کو پتہ، سبز گنبد کا ہوگا نظارا مجھے
سوئے طیبہ گزر اپنا ہونے کو ہے، مستجاب اپنی شاید دعا ہوگئی

ان کی شان، ان کی عظمت کا کیا پوچھنا، اے حمیؔد ان کی رفعت کا کیا پوچھنا
ان پہ شیدا ہے خود خالقِ دو جہاں، یعنی ان پر خدائی فدا ہوگئی

سارے نبیوں سے جدا شانِ نبوت تیری | تو ہے محبوبِ خدا ذات ہے رحمت تیری
راہِ حق سے ہے الگ آج یہ امت تیری | رہنمائی کے لئے پھر ہے ضرورت تیری
اس حقیقت کو کوئی مانے نہ مانے لیکن | باعثِ راحتِ عقبیٰ ہے محبت تیری
تیرا ثانی نہ ہوا دونوں جہاں میں کوئی | بعدِ خالق ہی جہاں میں فضیلت تیری
راہِ ظلمت سے زمانے کو بچانے کے لئے | مثلِ خورشید درخشاں ہے صداقت تیری
تو نہ ہوتا، نہ خدا کی یہ خدائی ہوتی | تو خدا کا ہے، خدا تیرا ہے، جنت تیری
تیرے نعلین کے نیچے ہی رہا عرشِ بریں | اللہ اللہ شبِ معراج یہ رفعت تیری

اپنے مقصد کو پہنچ جائے حمیؔدِ مضطر
اس پہ ہو جائے اگر چشمِ عنایت تیری

اپنے رب کا دلارا ہمارا نبیؐ عرشِ اعظم کا تارا ہمارا نبیؐ
آمنہ بی کا پیارا ہمارا نبیؐ بے کسوں کا سہارا ہمارا نبیؐ
سارے عالم کو جس نے منور کیا ایسا روشن ستارا ہمارا نبیؐ
شمس آیا پلٹ کر، قمر شق ہوا کردیا جب اشارا ہمارا نبیؐ
کل جہاں ملک، لیکن فقیری کیا اس طرح دن گزارا ہمارا نبیؐ
اپنی امت کی خاطر ہزاروں ستم کر لیا ہے گوارا ہمارا نبیؐ

اے حمید اپنی قسمت نہ کیوں خوب ہو
جب خدا کا ہے پیارا ہمارا نبیؐ

دونوں عالم کے سرور ہیں میرے نبیؐ
دلبرِ ربّ اکبر ہیں میرے نبیؐ

روزِ محشر کا کھٹکا ہو کیوں کر مجھے
شافعِ روزِ محشر ہیں میرے نبیؐ

تشنہ کامِ محبت نہ گھبرایئے
ساقیِ جامِ کوثر ہیں میرے نبیؐ

ان کے جلوؤں سے عالم منور ہوا
آفتابِ منور ہیں میرے نبیؐ

ان کا ہم سر ہوا ہے نہ ہوگا کوئی
سر گروہِ پیمبر ہیں میرے نبیؐ

جو خدا کی رضا ہے، وہ ان کی رضا
مظہرِ ربِّ اکبر ہیں میرے نبیؐ

ان کی طاعت گزاری پہ نازاں خدا
سب سے اعلیٰ و برتر ہیں میرے نبیؐ

بارہا فکرِ امت میں رویا کیے
ایسے ہمدرد و یاور ہیں میرے نبیؐ

اے حمیدؔ اپنی قسمت پہ نازاں ہوں میں
سارے نبیوں کے افسر ہیں میرے نبیؐ

❀

پورا ہوجائے ارمان دل کا، دیکھ لوں میں بہارِ مدینہ
اپنے در پر کبھی تو بلائیں، مجھ کو بھی تاجدارِ مدینہ

پوری کر دیجیے میری حسرت، ذوقِ دیدار میں مضطرب ہوں
جلوہ دکھلایئے خواب ہی میں، مجھ کو یا تاجدارِ مدینہ

ایسی دلکش فضائیں کہاں ہیں ، روح پرور ہوائیں کہاں ہیں
رشکِ باغِ جناں کو ہے جس سے، وہ ہے دلکش بہارِ مدینہ

خواب گاہِ رسولِ خدا ہے ، اس کے رتبے کا کیا پوچھنا ہے
ہوتی رہتی ہے رحمت کی بارش ، وہ جگہ ہے دیارِ مدینہ

نامِ خاکِ شفا بھی یہی ہے ، دردِ دل کی دوا بھی یہی ہے
کیمیا اس کو کہتی ہے دنیا ، یہ ہے گرد و غبارِ مدینہ

قربتِ حق کا یہ راستہ ہے ، یہ دیارِ حبیبِ خدا ہے
ہر گلِ تر سے بہتر ہے بے شک، چشمِ حق بیں میں خارِ مدینہ

درِ مصطفےٰ پہ جاتے تو کچھ اور بات ہوتی
کبھی لوٹ کر نہ آتے تو کچھ اور بات ہوتی

اسے کیا صبا کہے گی ، جو ہے حال اپنے دل کا
انہیں ہم اگر سناتے تو کچھ اور بات ہوتی

یہی آرزو ہے دل کی ، کہ ان آنسوؤں کا گوہر
درِ شاہ پر لٹاتے تو کچھ اور بات ہوتی

مئے جامِ عشقِ حضرت تمہیں پی کے ہوش کیوں ہے
کبھی ہوش میں نہ آتے تو کچھ اور بات ہوتی

مجھے چین آئے کیونکر مرے عشق غائبانہ
نظر آپ مجھ کو آتے تو کچھ اور بات ہوتی

مرا مدعا ہے جانا درِ مصطفٰے پہ ، لیکن
مجھے وہ اگر بلاتے تو کچھ اور بات ہوتی

یہ دلِ ملول اپنا تو ہے رشکِ طورِ سینا
جو وہ جلوہ دیکھ پاتے تو کچھ اور بات ہوتی

غمِ ہجرِ شاہِ دیں میں ہوا رونا نا مناسب
جو فغاں نہ لب پہ لاتے تو کچھ اور بات ہوتی

اے حمیدؔ جی رہے ہیں غمِ مصطفٰے میں ، لیکن
اسی غم میں مر ہی جاتے تو کچھ اور بات ہوتی

اے جلوۂ رخسارِ پیمبر ترے آگے
شرمندہ ہے یہ مہرِ منوّر ترے آگے

سب جھک گئے یہ کہہ کے ستمگر ترے آگے
اے خلقِ نبی موم ہے پتھّر ترے آگے

اے قوتِ پروازِ شہنشاہِ دو عالم
جبریل نظر آتے ہیں بے پر ترے آگے

اے حیدرِ کرّار ترا دیکھ کے جو ہر
سب جھک گئے دنیا کے بہادر ترے آگے

نعتِ شہِ کونین حمیدؔ ان کو سنانا
جب آئیں نبی قبر کے اندر ترے آگے

کب میں دیر و حرم چاہتا ہوں، کب میں باغِ ارم چاہتا ہوں
دل فدائے شہِ دوسرا ہے، لطفِ شاہِ امم چاہتا ہوں

ہو کرم مجھ پہ شاہِ مدینہ، ہند میں اب تو مشکل ہے جینا
اپنے قدموں میں مجھ کو بلا لیں، صرف خاکِ قدم چاہتا ہوں

کب مجھے چاہئے عیش و عشرت، بادشاہی ہو یا مال و دولت
جو مرے دل کی دنیا بدل دے، وہ نگاہِ کرم چاہتا ہوں

چین پاتا نہیں قلبِ مضطر، ہجر میں ہوگیا جینا دوبھر
ہے مرا دل مریضِ محبت، داروئے درد و غم چاہتا ہوں

کوئی شئے کی نہیں ہے ضرورت، حور و غلماں ہوں یا باغِ جنت
آپ ہی کی فقط یا محمدؐ، اک نگاہِ کرم چاہتا ہوں

جس گھڑی وقت ہو جاں کنی کا، اس گھڑی لب پہ ہو یا محمدؐ
اے حمیدؔ اپنی یہ التجا ہے، دیدِ شاہِ اممؐ چاہتا ہوں

ہے دیوانہ دلِ محزوں مرا ، اس جانِ رحمت کا
سرِ محشر رہے گا جس کے سر سہرا شفاعت کا

وہی تو ہیں مرے ہمدرد و مونس دونوں عالم میں
کہ جن پر ہوگیا ہے خاتمہ مہرِ نبوت کا

شبِ معراج میں بھی بخششِ امت کا ذکر آیا
خیال ان کو بھلا رہتا تھا کتنا اپنی امت کا

جلائے گی مجھے نارِ جہنم ، غیر ممکن ہے
ازل کے دن سے پروانہ ہوں میں شمعِ رسالت کا

خدا نے خود کہا ہے رحمت للعالمین جن کو
جہاں میں ہر طرف ہے تذکرہ ان کی صداقت کا

محبت جس کے دل کو ہوگئی اس جان رحمتؐ سے
قیامت میں نہ ہوگا سامنا اس کو ندامت کا

یقیناً میرا دل مستغنی کونین ہوجائے
اگر مل جائے صدقہ آپ کی چشمِ عنایت کا

مجھے اے زاہدو ! کیوں ہو تمنا باغِ جنت کی
نظر آتا ہے طیبہ ہی میں منظر باغِ جنّت کا

مدینے میں مجھے بلوایئے یا سرورِ عالمؐ
بہت بے چین رکھتا ہے مجھے ارمان فرقت کا

اگر مجھ کو نہ بلوائیں گے تو اے رہبرِ اعظمؐ
وہی ہوگا جو ہونا چاہئے انجام فرقت کا

حمیدؔ زار ہے امت میں اس شاہِ رسولاں کی
خدا کا حکم ہے قرآن میں جس کی اطاعت کا

شہنشاہی سے بڑھ کر آپ کے در کی گدائی ہے
خدا کے آپ ہیں اور آپ کی ساری خدائی ہے

پریشاں حال ہوں میں ، در پئے آزار ہے دنیا
مدد فرمایئے میری ، دمِ مشکل کشائی ہے

سہا جاتا نہیں اب ہجر کا غم یا رسول اللہ
مرے دل کی طلب اب داروئے دردِ جدائی ہے

چہارم چرخ تک کوئی گئے اور طور تک کوئی
حبیبِ کبریا کی عرشِ اعظم تک رسائی ہے

کوئی مونس نہیں ، ہمدم نہیں ، یاور نہیں اپنا
وفورِ رنج و غم سے جان کھنچ کر لب پہ آئی ہے

حسینانِ جہاں کے حسن کی کیا قدر ہو ان سے
کہ جن آنکھوں میں آقا آپ کی صورت سمائی ہے

حقیقت بیں نگاہوں سے ہی کوئی دیکھ سکتا ہے
ہر اک شئے میں مرے سرکار کی جلوہ نمائی ہے

جہاں میں مالکِ کل بن کے آئے سرورِ عالمؐ
دو عالم میں رسول اللہ کی فرماں روائی ہے

حرام اس پر حمیدؔ زار ہوگی آتشِ دوزخ
وہ بے شک جنّتی ہے، جس کا دل ان کا فدائی ہے

افسرِ انبیا آرہے ہیں ، مالکِ دوسرا آرہے ہیں
شورِ صلِ علیٰ ہے فلک پر ، دلبرِ کبریا آرہے ہیں

دھوم جن کی فلک در فلک ہے، سرزمیں سے سرِ عرش تک ہے
ساتھ جبریل کے شاہِ بطحیٰ، سوئے عرش علیٰ آرہے ہیں

نور سے جن کو اپنے بنایا ، کہہ کے محبوب جن کو بلایا
جن کی خاطر خدا منتظر ہے ، وہ حبیبِ خدا آرہے ہیں

آج جنّت سجائی گئی ہے ، نارِ دوزخ بجھا گئی ہے
آج معراجِ خیرالوریٰ ہے، عرش پر مصطفیٰ آرہے ہیں

جن پہ قرآن نازل ہوا ہے ، جو ہوئے وجہِ تخلیقِ عالم
ختم ہے جن پہ ساری فضیلت ، وہ شہِ انبیا آ رہے ہیں

رہنماؤں کے جو رہنما ہیں، پیشواؤں کے جو پیشوا ہیں
جن کے سر ہے شفاعت کا سہرا، وہ شفیع الوریٰ آ رہے ہیں

آج بابِ اجابت کھلا ہے ، مانگ لیجے دعا مغفرت کی
اے حمیدؔ آج ملنے خدا سے ، چرخ پر مصطفیٰ آ رہے ہیں

سرورِ انبیا ہیں محمدؐ ، رہبرِ حق نما ہیں محمدؐ
کیوں نہ ہو ان پہ شیدا زمانہ ، جب رسولِ خدا ہیں محمدؐ

وصف کوئی کرے تو کہاں تک ، جب رسائی نہیں ہے وہاں تک
مختصر ہم یہی جانتے ہیں ، مالکِ دوسرا ہیں محمدؐ

رحمتِ خاصِ رب العلیٰ ہیں ، مظہرِ ذاتِ پاکِ خدا ہیں
بعدِ خالق ہی سب سے سوا ہیں ، دلبرِ کبریا ہیں محمدؐ

جو ہوئے رہبروں کے بھی رہبر، جو ہوئے سروروں کے بھی سرور
جو ہوئے شافعِ روزِ محشر ، وہ مرے پیشوا ہیں محمدؐ

مختصر ہے یہ مدحت سرائی ، وہ نہ ہوتے نہ ہوتی خدائی
یہ حقیقت ہے اے دنیا والو ، خلق کی ابتدا ہیں محمدؐ

شرطِ اوّل ہے جن کی اطاعت ، عینِ ایماں ہے جن کی محبت
جن کا دیدار دیدِ خدا ہے ، وہ مرے مصطفٰے ہیں محمدؐ

جانِ عالم ہیں ، روحِ مسلماں ، اور ہیں مظہرِ ذاتِ رحماں
اے حمیدِ حزیں در حقیقت حاصل مدّعا ہیں محمدؐ

ناز ہے اپنی قسمت پہ مجھ کو ، میری عظمت کا کیا پوچھنا ہے
میں غلامِ شہِ انبیا ہوں ، دل فدائے شہِ دوسرا ہے

میری تقدیر بے شک بڑی ہے ، میرا بے شک بڑا ہے مرتبا ہے
میرے ہاتھوں میں اے دنیا والو ، گوشۂ دامنِ مصطفٰے ہے

جس نے جو مانگا ہے مصطفٰے سے ، مصطفٰے نے اسے دے دیا ہے
میرے آقا کے لطف و کرم کی ، کوئی حد ہے نہ تو انتہا ہے

جس کی تابش ہے شمس و قمر میں ، اور تاروں میں ، لعل و گہر میں
جس سے روشن ہے سارا زمانہ ، وہ رخِ مصطفٰے کی ضیا ہے

آپ کا کوئی ثانی نہیں ہے ، آپ ہیں آپ ہی اپنا ثانی
آپ کا عشق ہے عشقِ باری ، یہ حقیقت نہیں ہے تو کیا ہے

کوئی مانے اسے یا نہ مانے ، میرا ایماں ہے ، مجھ کو یقیں ہے
ہو ہی جائے گی اس کی شفاعت ، جو فدائے شفیع الوریٰ ہے

چین پاتا نہیں قلبِ مضطر ، ان دنوں حال بے حد ہے ابتر
کیجئے مجھ پہ چشمِ عنایت ، آپ سے یہ مری التجا ہے

جن پہ ساری خدائی ہے صدقے ، جن پہ شیدا ہے خود ربِّ اکرم
بے شبہ بادشاہوں سے بڑھ کر ، اے حمید ان کے در کا گدا ہے

کیا بتاؤں میں کیا ہیں مرے مصطفےٰ
مظہرِ کبریا ہیں مرے مصطفےٰ

اپنے رب کا پتا ہیں مرے مصطفےٰ
نورِ ذاتِ خدا ہیں مرے مصطفےٰ

کچھ نہ ہوتا ، نہ ہوتے جو خیرالبشر
خلق کی ابتدا ہیں مرے مصطفےٰ

جن کے جلوے سے روشن ہے سارا جہاں
وہ مرے مصطفےٰ ہیں! مرے مصطفےٰ !!

حشر میں کیوں نہ ہوگی شفاعت مری
جب شفیع الوریٰ ہیں مرے مصطفےٰ

ان کے در سے نہ محروم لوٹا کوئی
شاہِ جو دو عطا ہیں مرے مصطفےٰ

اے حمیدؔ اپنی قسمت پہ نازاں ہوں میں
مالکِ دوسرا ہیں مرے مصطفےٰ

❀

رہبرِ حق نما مل گئے ہیں ، سرورِ انبیا مل گئے ہیں
میری تقدیر کا پوچھنا کیا ، جب حبیبِ خدا مل گئے ہیں

ہے لقب جن کا شافعِ محشر ، ہیں وہی سر گروہِ پیمبر
ہوہی جائے گی میری شفاعت ، جب شفیع الوریٰ مل گئے ہیں

ہوگا دیدار ربّ العلیٰ کا ، مجھ کو صدقے میں خیرالوریٰ کے
ہے سرِ عرش جن کی رسائی ، مجھ کو وہ رہنما مل گئے ہیں

ذاتِ پاکِ حبیب خدا پر ، ناز کرتی ہے ساری خدائی
جو ہوئے وجہِ تخلیقِ عالم ، وہ رسول خدا مل گئے ہیں

رحمتِ خاصِ رحماں وہی ہیں، عرشِ اعظم کے مہماں وہی ہیں
خوش نصیبی ہے اپنی کہ ہم کو مالکِ دوسرا مل گئے ہیں

پرسشِ روزِ محشر کا کیا ڈر ، جن کے حامی ہیں محبوبِ داور
خیر ہی خیر ان کے لئے ہے ، جن کو خیرالوریٰ مل گئے ہیں

آپ ہی تو ہیں معراج والے ،ختم ہے آپ ہی پر رسالت
مل گئی ہم کو ساری خدائی ، یا نبیؐ آپ کیا مل گئے ہیں

جن سے ہے میرے دل کو محبت، جو سراپا ہیں رحمت ہی رحمت
کیوں نہ ہو ناز قسمت پہ مجھ کو ، مظہرِ کبریا مل گئے ہیں

اے حمیدؔ حزیں ان کی طاعت ، اصل میں طاعتِ کبریا ہے
جو شریعت میں خیرالبشر ہیں وہ حبیبِ خدا مل گئے ہیں

تقویٰ نہ مجھ کو زہد و عبادت پہ ناز ہے
مجھ کو شفیعِ روزِ قیامت پہ ناز ہے

ہم عاصیوں کو خوف نہیں روزِ حشر کا
یارب ترے کرم ، تری رحمت پہ ناز ہے

امت کو اپنی حشر میں بخشائیں گے نبیؐ
ہم عاصیوں کو ان کی شفاعت پہ ناز ہے

اپنی بساط کچھ بھی نہیں تو نہیں سہی
تیرے کرم پہ ،تیری کریمی پہ ناز ہے

ہوجائے گی نصیب کبھی دیدِ مصطفیٰ
اس آرزو پہ اور اس حسرت پہ ناز ہے

عشقِ خدا تو اصل میں عشقِ رسول ہے
دل کو رسولِ پاک کی الفت پہ ناز ہے

اس میں نہیں کلام ، وہ بے شک ہے جنّتی
جس کو شفیعِ روزِ قیامت پہ ناز ہے

ہے ناز مجھ کو فخرِ رسالت کے عشق پر
زاہد جو تجھ کو اپنی عبادت پہ ناز ہے

روزِ ازل سے میں ہوں ثنا خوانِ مصطفیٰ
مجھ کو حمیدؔ اپنی طبیعت پہ ناز ہے

جس دل کو مصطفیٰ کی محبت نصیب ہے
اس کو تو دو جہان کی دولت نصیب ہے

دنیا کا اس کو ڈر ہے نہ عقبیٰ کا اس کو خوف
جس کو رسولِ پاک کی نسبت نصیب ہے

عشقِ شہِ اُمم میں جو خود کو مٹا دیئے
ان کو خدائے پاک کی قربت نصیب ہے

نورِ محمدی کی نہیں جس میں روشنی
اس دل کو ہر مقام پہ ظلمت نصیب ہے

کیا کیفیت ہے یہ تو اسی دل سے پوچھئے
روضے کی جس کسی کو زیارت نصیب ہے

للہ رحم کیجئے! للہ رحم ہو!!
مشکل میں یا نبی دلِ آفت نصیب ہے

دل شکوہ سنج ہو نہیں سکتا مرا کبھی
مجھ کو غمِ رسول میں راحت نصیب ہے

اس کو مٹا سکے یہ زمانے میں دم نہیں
جس کو نبی کی چشمِ عنایت نصیب ہے

پھولے نہیں سماتا ہے ذکرِ رسول سے
جب سے حمیدؔ کو یہ عبادت نصیب ہے

مظہرِ ذاتِ پاکِ خدا نور ہے
مرحبا! نور کا تذکرہ نور ہے

آپ نورِ خدا ہیں، خدا کی قسم
یا نبی آپ کی ہر ادا نور ہے

اس لئے جسمِ اطہر کا سایہ نہیں
جسمِ محبوبِ رب العلیٰ نور ہے

جا کے دیکھو مدینے میں اے مومنو!
ذرّے ذرّے میں جلوہ نما نور ہے

الفتِ مصطفیٰ دل میں ہر دم رہے
مومنو! الفتِ مصطفیٰ نور ہے

کوئی مانے نہ مانے مگر خلق کی
ابتدا نور ہے، انتہا نور ہے

آج کے دن ہوئی آمدِ مصطفیٰ
آج کا دن تو نورٌ علیٰ نور ہے

آیئے مل کے خوشیاں منائیں سبھی　　جشنِ میلادِ خیرالوریٰ نور ہے

اے حمیدؔ اس لئے نعت کہتا ہوں میں

نعتِ پاکِ شہِ انبیا نور ہے

یا نبیؐ سارے عالم کی جاں آپ ہیں
وجہِ تخلیقِ کون ومکاں آپ ہیں

شاہِ دیں سب کے راحت رساں آپ ہیں
رحمتِ خاصِ ربِّ جہاں آپ ہیں

کوئی بھی چیز پنہاں نہیں آپ سے
رازِ کونین کے راز داں آپ ہیں

کیوں نہ مدحت سرائی کروں آپ کی
میرے مونس ، مرے مہرباں آپ ہیں

آپ کا جو نہیں ، وہ خدا کا نہیں
ایسے محبوبِ ربِّ جہاں آپ ہیں

خالقِ کل خدا ہے ، خدا کی قسم!
مالکِ کل اے شاہِ زماں آپ ہیں

یہ حمیدؔ آپ ہی کا طلب گار ہے
اس کی تسکینِ قلبِ طپاں آپ ہیں

بعد خالق ہی ہے جب سرکار کا رتبہ شریف
کیا سمجھ پائے کوئی شانِ شہِ بطحیٰ شریف

جس نے بھی دیکھا شہِ ابرار کا جلوہ شریف
ہوگیا وہ دل سے شیدائے رخِ زیبا شریف

آپ ہیں محبوبِ خلاّقِ دوعالم اس لئے
تا ابد ہوتا رہے گا آپ کا چرچا شریف

اللہ اللہ! در کی دربانی کریں روح الامیں
کس قدر ذی شاں ہے دربارِ شہِ طیبہ شریف

جن کو کہتا ہے زمانہ رحمت للعالمیں
ہر طرف جاری ہے ان کے فیض کا دریا شریف

کوئی مانے یا نہ مانے اس حقیقت کو مگر
مسکنِ نورِ خدا ہے گنبدِ خضریٰ شریف

ہوگیا وہ دونوں عالم میں یقیناً کامیاب
جس نے اپنایا نبی کا اسوۂ حسنہ شریف

پاتے ہی حکم نبی ، بوجہل کی مٹھی میں بھی
سنگ ریزوں نے پڑھا سرکار کا کلمہ شریف

ہر گھڑی رحمت ہی رحمت کی یہاں برسات ہے
رشکِ فردوسِ بریں ہے آپ کا طیبہ شریف

جس کو سرکارِ دو عالم کی محبت ہے نصیب
اس پہ تو اللہ کی رحمت کا ہے سایہ شریف

کیا نرالی شان و شوکت ہے شہِ کونین کی
خاک کا بستر لگا ہے ہاتھ کا تکیہ شریف

آئے ہیں بزمِ رسولِ کبریا میں اے حمیدؔ
لائے ہیں نعتِ شہِ کونین کا تحفہ شریف

بزمِ عالم میں یہ شہرت ہے رسول اللہ کی — آمدِ رحمت ولادت ہے رسول اللہ کی
کس قدر محبوب صورت ہے رسول اللہ کی — خالقِ اکبر کو چاہت ہے رسول اللہ کی
بعد خالق ہی فضیلت ہے رسول اللہ کی — اس میں شک کرنا، اہانت ہے رسول اللہ کی!
اس لئے مومن کو چاہت ہے رسول اللہ کی — جاں سے بھی پیاری محبت ہے رسول اللہ کی
میں ہی کیا، نبیوں کو حاجت ہے رسول اللہ کی — واہ کیا شانِ رسالت ہے رسول اللہ کی!
جس کو بھی حاصل زیارت ہے رسول اللہ کی — اس پہ تو واجب شفاعت ہے رسول اللہ کی
کل جہاں ہے ملک، لیکن پیٹ پر پتھر بندھا — دیکھ یہ شانِ قناعت ہے رسول اللہ کی!
ان کی صورت پر ہے شیدا خالقِ کون و مکاں — اللہ اللہ ایسی صورت ہے رسول اللہ کی!

کوئی مانے یا نہ مانے اس حقیقت کو مگر حکمِ خالق ہی اطاعت ہے رسول اللہ کی
جانِ ایماں ہی رسولِ کبریا ہیں اس لئے اہلِ ایماں کو ضرورت ہے رسول اللہ کی
باادب آکر فرشتے پیش کرتے ہیں درود کیا عظیم الشان تربت ہے رسول اللہ کی!
وہ نہیں ہوتے تو کچھ ہوتا نہیں، اے ناسمجھ! رب کی ہر نعمت بدولت ہے رسول اللہ کی
ان کی سیرت کا زمانے میں نہیں کوئی جواب بے مثالِ دہر سیرت ہے رسول اللہ کی
آج تک جس کو کوئی سمجھا نہ سمجھے گا کبھی اے جہاں والو وہ عظمت ہے رسول اللہ کی!
یوں بظاہر سرورِ کونین ہیں خیرالبشر رب ہی جانے کیا حقیقت ہے رسول اللہ کی
بچ کے جاؤ گے کہاں، اے منکرِ شانِ رسول! سارے عالم میں حکومت ہے رسول اللہ کی
جس کو کر سکتا نہیں کوئی کبھی زیر و زبر ایسی مستحکم شریعت ہے رسول اللہ کی
دیکھ کے دراصل جس کو چاند دو ٹکڑے ہوا وہ تو انگشت شہادت ہے رسول اللہ کی
فرش کیا، عرشِ بریں ہے زیرِ پائے مصطفےٰ اے جہاں والو یہ رفعت ہے رسول اللہ کی!
کیا کوئی دعویٰ کرے مدحِ شہِ کونین کا ذات جب رحمت ہی رحمت ہے رسول اللہ کی

نعت گوئی جو میں کرتا ہوں جہاں میں اے حمیدؔ
مجھ پہ یہ چشم عنایت ہے رسول اللہ کی

❁

مومنو کرنا کبھی ایسی نہ بھول تم نہ ہونا منکرِ ذکرِ رسول
عشقِ شاہِ دیں تو ہے عشقِ خدا شیخ کرتا ہے عبث حجت فضول
ذکرِ شاہِ دیں سدا کرتے رہیں ہے یہی بہتر محبت کا اصول

منزلِ مقصد پہ جانا ہے اگر تھام لو بس دامنِ آلِ رسول
بوئے عشقِ شاہ جس دل میں نہیں بس سمجھ لینا وہ ہے کاغذ کا پھول
ہوشیار! اے اہلِ ایماں ہوشیار!! جھونک دے شیطان آنکھوں میں نہ دھول
جو بھی کرنا ہے تجھے وہ جلد کر وقت کو ضائع نہ کر اپنا فضول
اس کی بخشش ہو ہی جائے گی حمیدؔ
جس کسی کے دل کو ہے عشقِ رسول

❁

مرا دل ہے شیدا رسولِ خدا کا مجھے خوف کیوں کر نہ ہو روزِ جزا کا
ثنا خواں ہے جس کا خدائے دو عالم کروں وصف کیا اس شہِ انبیا کا
عرب کا جسے چاند کہتی ہے دنیا مرا دل ہے شیدا اسی مہ لقا کا
فراقِ نبی میں فغاں کیوں ہو لب پر مرا دل ہے پابند صبر و رضا کا
کرم مجھ پہ فرمایئے یا محمدؐ برا حال ہے قلبِ غم آشنا کا
اسے سر فرازی میسر ہوئی ہے سہارا جسے مل گیا مصطفےٰ کا
جدائی کی سختی سے جاں بر نہ ہوگا یہ انجام ہوگا دلِ مبتلا کا
چراغِ تمنا جلانے سے پہلے مناسب تھا رخ دیکھ لینا ہوا کا
حمیدؔ اپنے دل کی تمنا یہی ہے
ہو دیدار مجھ کو رسولِ خدا کا

تم اگر ہو غلامِ رسول
عام کر دو پیامِ رسول

زلف و الّیل، رخ و الضحیٰ
مرحبا صبح و شامِ رسول!

اس کو حاصل ہے قربِ خدا
پی لیا جس نے جامِ رسول

سن کے کافر مسلماں ہوئے
اللہ اللہ کلامِ رسول

مشکلوں میں سکوں مل گیا
لب پہ آتے ہی نامِ رسول

جس کو جو چاہیں کردیں عطا
اللہ اللہ غلامِ رسول

فرش سے عرش تک اے حمیدؔ
ہر جگہ ہے نظامِ رسول

کوئی ثانی نہیں سرکار کا تم کیا سمجھتے ہو
خدا کے بعد ہی ہے مرتبا تم کیا سمجھتے ہو

مرے دل میں ہے عشقِ مصطفےٰ تم کیا سمجھتے ہو
یہی ہے دردِ عصیاں کی دوا تم کیا سمجھتے ہو

نہ ہوتے سرورِ دیں تو خدائی بھی نہیں ہوتی
وہ ہیں خلقِ خدا کی ابتدا تم کیا سمجھتے ہو

سدا تم کھیلتے رہتے ہو جن کی شان و عظمت سے
وہی ہیں شافعِ روزِ جزا تم کیا سمجھتے ہو

زبانِ خلق سے مدحِ نبی ہو، غیر ممکن ہے
خدا کرتا ہے خود ان کی ثنا تم کیا سمجھتے ہو

خدا نے خاص اپنے نور سے ان کو بنایا ہے
سراپا نور ہیں خیرالوریٰ تم کیا سمجھتے ہو

درِ سرکار سے کوئی کبھی خالی نہیں لوٹا
محمدؐ ہیں شہِ جود و عطا تم کیا سمجھتے ہو

مقدر کیوں نہ ہو اعلیٰ سے اعلیٰ اے حمید اپنا
مرے آقا ہیں محبوبِ خدا تم کیا سمجھتے ہو

ہے لقب جن کا دنیا میں خیرالانام، ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام
سارے نبیوں میں ہے جن کا اعلیٰ مقام، ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

جن کی آمد سے عالم میں جان آگئی، سچ تو یہ ہے خدائی میں شان آگئی
جن سے وحدت کا دنیا نے پایا پیام، ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

جن کے واللیل گیسو ہیں رخ والضحیٰ، جن کو کہتی ہے دنیا شفیع الوریٰ
حشر میں جو پلائیں گے کوثر کا جام، ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

بارہا فکر امت میں رویا کیے ، رو رو کر اپنا دامن بھگو یا گئے
فکرِ امت میں رہنا ہی تھا جن کا کام، ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

ذکرِ پاکِ نبیؐ اپنا ہے مشغلہ ، ہم ہیں مدّاحِ سرکارِ ہر دوسرا
ہے ہمارے لبوں پر یہی صبح و شام، ان پہ لاکھوں درود ان پہ لاکھوں سلام

تمنا ہے نورِ خدا دیکھ لیتے
محمد کا جلوہ ذرا دیکھ لیتے

یہی مدّعا ہے مدینہ پہنچ کر
ذرا بابِ رحمت کھلا دیکھ لیتے

یہی آرزو ہے کہ آنکھوں سے اپنی
دیارِ حبیبِ خدا دیکھ لیتے

خدا سے دعا ہے کہ ہم وقتِ آخر
رُخِ سرورِ انبیا دیکھ لیتے

حمیدؔ حزیں موت آنے سے پہلے
بہارِ درِ مصطفیٰ دیکھ لیتے

وہ پرتوِ رخسارِ شہِ جن و بشر ہے
افلاک پہ جو شمس ہے، انجم ہے، قمر ہے

شاید یہ مری مشقِ تصور کا اثر ہے
بیٹھا ہوں یہاں، گنبدِ خضریٰ پہ نظر ہے

جس در پہ جھکاتے ہیں فرشتے بھی جبیں کو
سرکار کا در ہے وہی سرکار کا در ہے

پھر کیوں نہ دو عالم پہ ہو طیبہ کو فضیلت
طیبہ میں جب اللہ کے محبوب کا گھر ہے

مانے اسے چاہے کوئی مانے نہیں لیکن
سرکارِ مدینہ کو ہر اک دل کی خبر ہے

ہم نشینو! دردِ عصیاں کی دوا کرتے رہو
ہر گھڑی وردِ درودِ مصطفیٰ کرتے رہو

دو جہاں کی کامیابی ہے اسی میں مومنو!
طاعتِ محبوبِ داور تم سدا کرتے رہو

ذریعۂ بخشش اگر تم چاہتے ہو اے حمیدؔ
عمر بھر مدحِ حبیبِ کبریا کرتے رہو

دہر میں جس نے جلایا شانِ وحدت کا چراغ
وہ تو ہے شاہِ رسولاں کی رسالت کا چراغ

شان سے روشن رہے گا شانِ قدرت کا چراغ
شاہِ خوباں رحمتِ عالم کی رحمت کا چراغ

کیا بجھائے گا کوئی شانِ نبوت کا چراغ
سرورِ دیں ، شافعِ روزِ قیامت کا چراغ

لاکھ دشمن ہے زمانے کی ہوا تو کیا ہوا
بجھ نہیں سکتا نبی کی شان و شوکت کا چراغ

آگئے جب سے جہاں میں رحمت للعالمیں
ہر طرف جلنے لگا رحمت ہی رحمت کا چراغ

جن کو کہتا ہے زمانہ سرورِ کون و مکاں
عرشِ اعظم پر ہے روشن ان کی عظمت کا چراغ

سارے عالم میں ہے جس کی روشنی پھیلی ہوئی
وہ تو ہے محبوبِ داور کی حکومت کا چراغ

چاند دو ٹکڑے ہوا چودہ صدی پہلے مگر
آج تک روشن ہے انگشتِ شہادت کا چراغ

حشر تک روشن رہے گا میرے دل میں اے حمیدؔ
شاہِ دیں ، محبوبِ یزداں کی محبت کا چراغ

نظمیں

قربِ حق عشقِ محمد کے سوا ملتا نہیں

جس کسی کو راہِ حق کا رہنما ملتا نہیں
منزلِ مقصود کا اس کو پتا ملتا نہیں
در حقیقت زندگانی کا مزا ملتا نہیں
قربِ حق عشقِ محمدؐ کے سوا ملتا نہیں

صرف تقوا سے تو بندے کو خدا ملتا نہیں

عشق میں رنج و مصائب سے اگر گھبراؤ گے
ناشناسِ عاشقی دنیا میں تم کہلاؤ گے
جستجوئے شوق میں جب خود کو تم کھو جاؤ گے
جب نشاں اپنا مٹا دو گے تو اس کو پاؤ گے

مٹ نہیں جاتی خودی جب تک، خدا ملتا نہیں

خیر و برکت کا سبب ہے اصل میں اذکارِ حق
دیدۂ پر شوق کو ہو جاتا ہے دیدارِ حق
اس سے پوشیدہ نہیں ہوتے کبھی اسرارِ حق
قلبِ مومن اصل میں ہے مرکزِ انوارِ حق

اپنے دل میں ڈھونڈ کے دیکھو تو کیا ملتا نہیں

آپ کی ذاتِ مقدس مظہرِ ذاتِ خدا
آپ ہی خیرالبشر ہیں، آپ ہی خیرالوریٰ
آپ ہی نورِ الٰہی، آپ ہی نورالھدیٰ
آپ ہی شمس الضحیٰ ہیں، آپ ہی بدرالدجیٰ

آپ کا ثانی جہاں میں دوسرا ملتا نہیں

دل شہِ بطحیٰ پہ شیدا ہوگیا ہے اے حمیدؔ
دل میں اب عشقِ غمِ خیرالوریٰ ہے اے حمیدؔ
عشق میں مٹنا ہی اپنا مدّعا ہے اے حمیدؔ
عشقِ شاہِ دوسرا عشقِ خدا ہے اے حمید
ان کو جو پاتا نہیں اس کو خدا ملتا نہیں

شبِ معراج

لطفِ خاصِ خدا آج کی رات ہے
ہم کو بھی مانگنا آج کی رات ہے
مستجاب ہر دعا آج کی رات ہے
بابِ رحمت کھلا آج کی رات ہے
جلوہ گر کبریا آج کی رات ہے

مختصر واقعہ یہ ہے معراج کا
رازِ مخفی جو تھا ان پہ ظاہر ہوا
آپ جس دم گئے سوئے عرشِ علیٰ
کوئی پردہ نہیں درمیاں میں رہا
دیدِ ربّ العلیٰ آج کی رات ہے

جن کے جسمِ مبارک کا سایہ نہ تھا
جن کی ذاتِ مقدس ہے نورِ خدا
جن کی تعریف قرآں میں ہے جا بجا
ہے جہاں میں لقب جن کا خیرالوریٰ
ان کو دیدِ خدا آج کی رات ہے

پھیلی ہے ہر طرف نور کی روشنی
خلق کے کل مناظر ہوئے دیدنی
مرحبا کہہ رہے تھے ملا ئک سبھی
د ید سے ہیں مشرف خدا کے نبیؐ
وصلِ خیرالوریٰ آج کی رات ہے

آ کے جبرئیلؑ نے آپ کو دی خبر
انتظار آپ کا ہے شہِ بحر و بر
شور صلیؐ علیٰ کا ہے افلاک پر
آپ تشریف لے چلیئے خیرالبشر
منتظر خود خدا آج کی رات ہے

خلد میں آپ تشریف جب لے گئے
دست بستہ کھڑے سب ملائک رہے
سیرِ جنت سے جب آپ فارغ ہوئے
حق سے امت کی بخشش کے وعدے لئے
حاصلِ مدّعا آج کی رات ہے

کھا گیا غش نظر آئی جس کو جھلک
تھی جمالِ منور میں ایسی چمک
منتظر ان کی آمد کے تھے سب ملک
اے حمیدِ حزیں عرش سے فرش تک
شورِ صلِ علیٰ آج کی رات ہے

سواری آگئی

ہر دلِ مضطر کے ارماں کی سواری آگئی
دافعِ بیمارِ عصیاں کی سواری آگئی
جن کی شہرت ہے وہ مہماں کی سواری آگئی
چرخ پر شاہِ رسولاں کی سواری آگئی
آگئی محبوبِ یزداں کی سواری آگئی

ہے لقب جن کا شفیع المذنبیں وہ آگئے
جو ہوئے نبیوں میں ختم المرسلیں وہ آگئے
جن کی آمد ہے سرِ عرش بریں وہ آگئے
بر ملا کہنے لگے روح الامیں وہ آگئے
رب سے ملنے رب کے مہماں کی سواری آگئی

سیرِ جنت کے ارادے جب کیے محبوبِ ربّ
ہوگئے جبریل کے ہمراہ وہ اُمّی لقب
اہلِ جنت سے کہا رضوان نے یہ با ادب
ہوشیار آئے ہیں محبوبِ خدا ، شاہِ عرب
خلد میں جب شاہِ خوباں کی سواری آگئی

مالکِ کون و مکاں ہیں اور شاہِ بحر وبر
بے خود و حیران تھے روئے منور دیکھ کر
شور تھا صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ کا چرخ پر
سب کے سب کہنے لگے وہ آگئے خیر البشر
عرش پر جب فخرِ انساں کی سواری آگئی

نور کی بارش ہی بارش تھی جہاں میں اے حمید
اک بہار تازہ آئی گلستاں میں اے حمید
تازگی سی آگئی ہر انس و جاں میں اے حمید
بندھ گئی اک آس قلب بے کساں میں اے حمید
خلق میں جب فخرِ انساں کی سواری آگئی

◈☆◈

یا محمد حبیبِ خدا آپ ہیں
سارے عالم کے حاجت روا آپ ہیں
ہم غریبوں کے مشکل کشا آپ ہیں
پیشواؤں کے بھی پیشوا آپ ہیں
جن کو کہتے ہیں خیر الوریٰ آپ ہیں
یا محمدؐ حبیبِ خدا آپ ہیں

آپ خیرالوریٰ ، آپ ہیں شاہِ دیں
آپ کی مدح ہو مجھ سے ممکن نہیں
آپ بُرجِ رسالت کے ماہِ مبیں
آپ ہی تو ہوئے لا مکاں کے مکیں
میری تعریف سے بھی سوا آپؐ ہیں

آپ آئے تو وحدت کا آیا پیام
یہ حقیقت ہے اس میں نہیں ہے کلام
آپ ہی کو تو خالق نے بھیجا سلام
آپ ہی کا لقب تو ہے خیر الانام
بالیقیں مالکِ دوسرا آپ ہیں

جب ہوا ہے جہاں میں ظہور آپ کا
چھا گیا کفر و ظلمت میں نور آپ کا
وصف کوئی کرے کیا حضور آپ کا
خود ثنا گر ہے ربِّ غفور آپ کا
وجہِ تخلیقِ خلقِ خدا آپؐ ہیں

حق نے بخشا شرف کس کو معراج کا
آپ ہی تو ہیں مہمانِ عرشِ علیٰ
ایسا رتبہ کسی کو کہاں ہے ملا
آپ خیر البشر، آپ خیر الوریٰ
مظہرِ ذاتِ پاکِ خدا آپؐ ہیں

دونوں عالم کے سرور حضورؐ آپ ہیں
سر گروہِ پیمبر حضورؐ آپ ہیں
ساقیِ جامِ کوثر حضورؐ آپ ہیں
شافعِ روزِ محشر حضورؐ آپ ہیں
میرے آقا شفیع الوریٰ آپ ہیں

شاہِ دیں پیاس دل کی بجھا دیجئے
اپنا روئے منور دکھا دیجئے
قیدِ غم سے خدارا چھڑا دیجئے
اب حمیدِ حزیں کو شفا دیجئے
اس کے دردِ جگر کی دوا آپؐ ہیں

محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

نہ دنیا بسانے کا سامان ہوتا نہ جن و ملائک نہ انسان ہوتا
نہ اسلام ہوتا نہ قرآن ہوتا جہاں میں نہ کوئی مسلمان ہوتا
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

ابوبکر کی یہ صداقت نہ ہوتی نہ ہوتی عمر کی عدالت نہ ہوتی
یہ عثماں غنیؓ کی سخاوت نہ ہوتی جہاں میں علی کی شجاعت نہ ہوتی
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

کسی کی کبھی رہنمائی نہ ہوتی حقیقت کی جلوہ نمائی نہ ہوتی
زمانے کی حاجت روائی نہ ہوتی خدا کی یہ شانِ خدائی نہ ہوتی
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

بشر کے دلوں میں محبت نہ ہوتی نصیب آج یہ آدمیت نہ ہوتی
شرافت نہ ہوتی، صداقت نہ ہوتی کسی پر خدا کی عنایت نہ ہوتی
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

زمانے میں یہ طور سینا نہ ہوتا یہ کعبہ، یہ حج کا مہینہ نہ ہوتا
یہاں رحمتوں کا خزینہ نہ ہوتا یہ سچ ہے مدینہ، مدینہ نہ ہوتا
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

یہ افلاک، شمس و قمر بھی نہ ہوتے یہ شجر و حجر، خشک و تر بھی نہ ہوتے
مناظر یہ زیبِ نظر بھی نہ ہوتے حقیقت سے ہم باخبر بھی نہ ہوتے
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

زمانے میں ہم محترم بھی نہ ہوتے خدا کے یہ لطف و کرم بھی نہ ہوتے
یہ غلمان و حور ارم بھی نہ ہوتے حمید عرش و لوح و قلم بھی نہ ہوتے
محمدؐ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

آئینۂ جمالِ خدا آپؐ ہی تو ہیں

مہمانِ سرِ عرشِ علیٰ آپ ہی تو ہیں ہر دل کے سکوں، روحِ وفا آپ ہی تو ہیں
ہر دردِ لا دوا کی دوا آپ ہی تو ہیں ہر رازِ کبریا کا پتا آپ ہی تو ہیں
آئینۂ جمالِ خدا آپ ہی تو ہیں

چم چم چمک رہا ہے مکان اور لا مکاں روشن ہے زمیں اور منوّر ہے آسماں
رشکِ مہ و خورشید ہے یہ حضرتِ انساں جس روشنی کے دم سے اجالا ہے دو جہاں
وہ جلوۂ مولا کی ضیا آپ ہی تو ہیں

ہم درد و غمگسار نہیں آپ کے سوا تسکینِ قلبِ زار نہیں آپ کے سوا
نبیوں میں تاجدار نہیں آپ کے سوا محبوبِ کردگار نہیں آپ کے سوا
مولا کی خاص دین و عطا آپ ہی تو ہیں

مولائے کائنات نے رحمت بنا دیا ختمِ رسل و ختمِ رسالت بنا دیا
سر خیلِ بزمِ رشد و ہدایت بنا دیا امت کے لئے وجہِ شفاعت بنا دیا
آقا شفیعِ روزِ جزا آپ ہی تو ہیں

رتبہ بڑا ہے احمدِ مختار آپ کا دیدارِ کردگار ہے دیدار آپ کا
کیا حسنِ بے مثال ہے سرکار آپ کا قلبِ حمیدؔ زار ہے بیمار آپ کا
اللہ جن پہ شیدا ہوا، آپ ہی تو ہیں

قطعات

سارے عالم کا ہے تو پروردگار
تیری رحمت کا نہیں کوئی شمار
ملتجی تجھ سے ہے یہ تیر احمید
ہو کرم اے خالقِ لیل و نہار

☆

خدائے پاک کا فرمان دیکھو
رسول اللہ کی پہچان دیکھو
اگر ہے دیکھنا کیا ہیں محمدؐ
تو جاؤ کھول کر قرآن دیکھو

☆

غلامِ احمدِ مختار ہوں میں
فدائے سیّدِ ابرار ہوں میں
خدائے دو جہاں شیدا ہے جن پر
انہیں کا طالبِ دیدار ہوں میں

☆

ہر دلِ مضطر کے ارماں کی جھلک
دافعِ بیمارِ عصیاں کی جھلک
ہر طرف میں دیکھتا ہوں اے حمید
جلوۂ محبوبِ یزداں کی جھلک

نماز پڑھنے کی فرصت نہیں، تعجب ہے!
ذرا بھی پاسِ شریعت نہیں، تعجب ہے!
بتاؤ حشر میں کیا ساتھ لے کے جاؤ گے
شفیعِ حشر سے الفت نہیں، تعجب ہے!

☆

جس کو سرکار سے الفت ہے ہمیشہ کے لئے
اس پہ اللہ کی رحمت ہے ہمیشہ کے لئے
عشقِ محبوبِ خدا میں جو فنا ہوتا ہے
اس کی تقدیر میں جنت ہے ہمیشہ کے لئے

☆

یہ میلادالنبیؐ ہے ساقیِ کوثر کی محفل ہے
گنہگاروں کے حامی شافعِ محشر کی محفل ہے
یہاں جو کوئی آئے باادب و باوضو آئے
مسلمانو! حبیبِ خالقِ اکبر کی محفل ہے

☆

جو شاہِ مدینہ کا طلب گار نہیں ہے
وہ گلشنِ فردوس کا حق دار نہیں ہے
مانا کہ بڑی شان ہے ہر ایک نبی کی
لیکن کوئی مثلِ شہِ ابرار نہیں ہے

روشنی مجھ کو دکھا ظلمت میں ہوں
رنج میں ، تکلیف میں ، ذلّت میں ہوں
رحم کر مجھ پر مرے ربّ العلیٰ
میں ترے محبوب کی امت میں ہوں

☆

کس طرح عقل سے سمجھے گا کوئی شانِ رسول
حکم اللہ کا جو ہے وہی فرمانِ رسول
روزِ محشر جو شفاعت کے طلب گار ہو تم
اے مسلماں! نہ چھٹے ہاتھ سے دامانِ رسول

☆

آپ ہیں محبوبِ رب، اس میں نہیں کوئی کلام
خود خدا ہے آپ پر شیدا شہِ عالی مقام
آپ کا ثانی زمانے میں کہیں ملتا نہیں
آپ ہیں شمس الضحیٰ ، بدرالدجیٰ، خیرالا نام

☆

نہ عالم ہوں ، نہ تو زردار ہوں میں
یہ مانا بھی بہت ہی خوار ہوں میں
حمیدِ زار جو کچھ بھی ہوں لیکن
فدائے احمدِ مختار ہوں میں

رحمتوں کا خزینہ بنا لیجئے
عرشِ اعظم کا زینہ بنا لیجئے
اے حمیدِ حزیں یادِ سرکار سے
اپنے دل کو مدینہ بنا لیجئے

☆

حسنِ محبوبِ خدا ہے بے مثال
خلقِ شاہِ دوسرا ہے بے مثال
میں غلامِ مصطفےٰ ہوں اے حمید
یہ شرف مجھ کو ملا ہے بے مثال

☆

زندگی بھر کی دعاؤں کا اثر اچھا رہا
جھک گیا جو ان کی چوکھٹ پر وہ سر اچھا رہا
اس پر بڑھ کر خوش نصیبی اور کیا ہوگی حمید
موت سے پہلے مدینے کا سفر اچھا رہا

☆

مجھے عرشِ اعظم کا زینہ ملا ہے
درِ پاکِ شاہِ مدینہ ملا ہے
جلا جس سے ہوتی ہے مومن کے دل کو
وہ بے مثل مجھ کو نگینہ ملا ہے

مناجات

ترے محبوب کا کلمہ ہو یارب مشغلہ اپنا
یہی ہے آرزو اپنی، یہی ہے مدعا اپنا
خداوندا ترے محبوب کا ہے واسطہ تجھ کو
بنا کر یا الٰہی تو مجھے رکھنا سدا اپنا
یہی میرا عقیدہ ہے، یہی ایمان ہے میرا
وہ بے شک ہے ترا، جو ہے ترے محبوب کا اپنا
یہی ہے آرزو تجھ سے، یہی ہے التجا تجھ سے
طفیل پنج تن مجھ کو بنا لے یا خدا اپنا
عطا کر دے سکونِ دائمی اس کو عطا کر دے
بہت بے چین ہے یارب دلِ نا آشنا اپنا
تو ہی داتا ہے سب کا، سب ترے محتاج ہیں مولا
کرم کی بھیک دے یارب کہ ہو جائے بھلا اپنا
عطا کر دے بھلائی کی مجھے توفیق یا مولا
ہدایت بخش دے مجھ کو، دکھا دے راستہ اپنا
تو سب کچھ جانتا ہے تجھ سے پوشیدہ نہیں کچھ بھی
کرم کر، رحم کر اب حال ہے بے حد سے برا اپنا
تو ہی خالق ہے سب کا اور ہے مالک تو ہی سب کا
حمیدِ زار کا کوئی نہیں تیرے سوا اپنا

یہی فریاد ہے تجھ سے، یہی ہے التجا میری
طفیلِ مصطفیٰ تو بخش دے یارب خطا میری

بہت مشکل میں ہوں تکلیف سے کٹتے ہیں دن میرے
کہ اب مشکل کشائی کیجیے مشکل کشا میری

شہِ بطحیٰ کی جو مجھ پر توجہ خاص ہو جائے
تو پابندِ اثر ہو جائے گی بے شک دعا میری

میسر سبز گنبد کی زیارت زندگی میں ہو
تمنا میں یہی ہے اک تمنا اے خدا میری

ہے تجھ کو واسطہ یارب ترے محبوب بندوں کا
جہاں تو سب کی سنتا ہے کبھی سن لے خدا، میری

نبیؐ کے نام کا ہر دم وظیفہ ہو مرے لب پر
یہی ارمان ہے میرا، یہی ہے التجا ہے میری

ترے محبوب کا سایہ ہو سر پر حشر میں یارب!
سرِ میدانِ محشر کام آئے یہ دعا میری

خداوندا! حمیدؔ زار کی بس التجا یہ ہے
زباں پر کلمۂ طیّب ہو جب آئے قضا میری

یہی ارمان ہے یارب، مجھے ایسا نظر آئے
جدھر دیکھوں، ترے محبوب کا جلوہ نظر آئے

نظر ایسی عطا کر اے خدائے دوجہاں مجھ کو
نگاہیں جب اٹھاؤں گنبدِ خضریٰ نظر آئے

زباں پر کلمۂ طیّب ہو، دل میں عشقِ احمدؐ ہو
دمِ آخر محمدؐ کا رخِ زیبا نظر آئے

ترا انعام ہے جس پر، ترا اکرام ہے جس پر
خداوندا مجھے ہر دم وہی رستہ نظر آئے

حمیدؔ بے نوا ہو اور دربارِ محمدؐ ہو
نظر کو بے حجابانہ رخِ زیبا نظر آئے

تمت

جواں سال قلم کار ظفر انصاری ظفر کی روش قلم اور سمت ورفتار نے جو امتیازات قائم کیے ہیں، انہیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ اردو منظومات بالخصوص غزل، رباعی اور دوہے کے حوالے سے ان کی تخلیقی سرگرمیوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ان کے دوہوں کا ایک مختصر سا مجموعہ ''روٹی جیسا چاند'' بہ زبان ہندی حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ ہندی زبان وادب کے میدان میں بھی ان کی پیش رفت خوش آئند مستقبل کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

تحقیق وتنقید اور ترتیب وتدوین کے کاموں میں بھی ان کی خصوصی دلچسپی رہی ہے۔اپنے دیار کے ایک معتبر اور معمر لیکن گوشہ نشین شاعر حمید ویشالوی کا مجموعۂ کلام ظفر نے اپنے مبسوط مقدمے کے ساتھ کئی سال قبل شائع کیا تھا، جب وہ غالباً انٹرمیڈیٹ کے طالب علم تھے۔

ظفر فی الحال جواہر لعل نہرو یونیورسٹی میں جونیر ریسرچ فیلو کی حیثیت سے تحقیقی سرگرمیوں میں لگے ہوئے ہیں۔اس یونیورسٹی کی طالب علمی کے دوران انھوں نے کئی اور اہم کام کیے ہیں جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں۔ان کے علمی وادبی سفر کی یہ ارتقائی صورت حال مستقبل کے روشن امکانات کی نشاندہی کرتی ہے۔

''توشۂ آخرت'' حمید ویشالوی کے نعتیہ کلام کا مجموعہ ہے۔اس کی ترتیب وتدوین اور اشاعت کی سعادت بھی ظفر ہی کے حصے میں آئی ہے۔ترتیب متن اور تدوینِ کلام کے سلسلے میں ظفر کا یہ کارنامہ بھی لائق اعتنا تصور کیا جائے گا اور اس کی خاطر خواہ پذیرائی ہوگی۔ مجھے اس کا پورا یقین ہے۔

ڈاکٹر منظر اعجاز

(صدر شعبۂ اردو، بی-این کالج، پٹنہ)

۲۵/اکتوبر ۲۰۰۶ء